

السنية الانيفه
في

فتاوى الزمر

على حضرت مولانا
شاه محمد احمد رضا قادري بريلوي رحمہ اللہ

مکتبہ نورینہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

السنية الانيفه
في

تلاوي القرآن

على حضرت مولا
شاہ محمد احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ



مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

041-626046 ①

ترجمین و اہتمام
سید حمایت رسول قادری

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ----- فتاویٰ افریقہ
مؤلف ----- اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
کمپوزنگ ----- محمد حسین 0300-9414815
پروف ریڈنگ ----- محمد رب نواز سیالوی فاضل دالال العلوم
نوریہ رضویہ گلبرگ فیصل آباد

صفحات ----- 176
تاریخ اشاعت ----- اگست ۲۰۰۴ء
تعداد ----- 1100
مطبع ----- اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر ----- مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
قیمت ----- 80/- روپے

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11 گنج بخش روڈ، لاہور فون: 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون: 626046

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	مسئلہ	صفحہ	مضمون	مسئلہ
۲۰	تحقیق مسئلہ ۱۱	۱۶	۱	عورت کے دوشوہر کیوں نہ ہوئے اور ایسے سوال کرنے والے کا حکم	۱
۲۱	زانی کا غسل اُترتا ہے	۱۷	۲	زانیہ حاملہ سے نکاح	۲
//	کافر کا غسل کبھی نہیں اُترتا	ف	۳	بے نماز کی نماز جنازہ اور دفن	۳
//	آجکل بہت مسلمانوں کا غسل نہیں اُترتا	ف	۴	لڑکیوں کے ختنہ کا حکم	۴
۲۲	عبدالمصطفیٰ	۱۸	۵	گرم گھی میں مرغی کا بچہ مر گیا کس طرح پاک کیا جائے	۵
۲۳	اللہ عزوجل کو تمہارا رب کہنا	۱۹	۶	حنفی امام شافعی مقتدی کی فاتحہ پڑھنے کو نہ ٹھہرے	۶
	جو ضروری مسائل سے آگاہ نہ ہو اُس کے ہاتھ کا ذبیحہ کیسا	۲۰	۷	ولد الزنا کی ماں کافرہ ہے اور باپ مسلمان اس کی نماز و دفن کا حکم	۷
۲۸	زیور پر زکوٰۃ ہے۔ ضروری اسباب اور مکان پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ رہنے سے زائد ہو۔	۲۱ تا ۲۳	۸	کھڑے ہو کر پیشاب کرنا	۸
۳۰	جو حج کر سکتا ہو اور نہ کرے اُس کا عذاب	۲۴	۹	کاغذ سے استنجا	۹
۳۱	کفن پر کلمہ لکھنا زمزم چھڑکنا سورۃ اخلاص کی مٹی دینا عہد نامہ رکھنا قبر کے گرد حلقہ باندھ کر سورۃ منزل پڑھنا قبر پر اذان و جنازہ کے ساتھ نعت خوانی	۲۵ تا ۳۰	۱۰	سادہ کاغذ کی بھی تعظیم ہے	ف
۳۲	قبر پر پاؤں رکھنا حرام ہے	۳۱	۱۱	مونیچھیں بڑھانا	۱۰
۳۳	دو شخصوں کا ایک ساتھ با واز قرآن پڑھنا منع ہے	۳۲	۱۲	ولد الزنا نابالغ کی ماں مسلمان ہوگئی تو وہ بھی مسلمان ٹھہرے گا یا نہیں	۱۱
//	بھوٹا بھوٹی میں جمعہ کا حکم۔ چار رکعت احتیاطی کا حکم۔ گاؤں میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں مگر جو پڑھتے ہوں انکو منع نہ کرے	۳۳	۱۳	مردوں میں عورت یا عورتوں میں مرد کا انتقال ہو تو غسل کون دے	۱۲
۳۵	غیر اسلامی بستی میں جمعہ جائز نہیں	۳۴	۱۴	زانی کے ہاتھ کا ذبیحہ	۱۳
۳۶	خطبہ میں سلطان کے لئے دعا	۳۵	۱۵	بغیر معائنہ نکاح کے نکاح سمجھنا	ف
۳۷		۳۶	۱۶	نماز عید سے پہلے قربانی کر لی	۱۴
		۳۷	۱۷	قربانی کے تین حصے اور جہاں مسلمان مسکین نہ ہو حصہ مساکین کیا کرے	۱۵

صفحہ	مضمون	مسئلہ	صفحہ	مضمون	مسئلہ
	حربی دارالحرب میں اپنی اولاد بیچ ڈالے ملک نہ ہوگی	ف	۳۵ تا	خطبہ مع ترجمہ پڑھنا اور دو خطبوں کے بیچ میں دعا	۳۶
۵۱	چند برس کی شرط سے نکاح کیا	۴۹	۳۷	وتر کے بعد سجدہ اور اس میں مصنف کی تحقیق	۳۷
۵۲	عورت مسلمان ہوئی اور اس کا باپ کافر ہے تو نکاح میں کس کی بیٹی کہی جائے	۵۰	۳۸	غیر مختون کے ہاتھ کا ذبیحہ۔	۳۸
۵۳	نکاح میں عورت اور اس کے باپ دادا کے نام لینے کی کہاں حاجت ہے۔ اور غلط نام لئے تو کیا حکم ہے	ف	۳۹	کافر مسلمان ہوا اس کی ختنہ کی صورتیں	ف
۵۴	خفی کے نکاح میں شافعی گواہ	۵۱	۴۰	خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ و دفن	۳۹
۵۵	چاروں مذہب والے ہتھی بھائی ہیں	ف	۴۱	جوتا پہنے ہوئے کھانا کھانا کیا	۴۰
۵۶	آج جوان سے خارج ہیں جہنمی ہیں	ف	۴۲	میز کرسی پر کھانا منع ہے	ف
۵۷	مسلمان عورت کے نکاح میں صرف وہابی رافضی اور ان کے مثل گواہ ہوں تو نکاح نہ ہوگا	ف	۴۳	قرآن مجید یا حدیث پڑھنے یا وعظ میں	۴۱
۵۸	وکیل اگر کافر بھی ہو نکاح ہو جائے گا	ف	۴۴	حقہ پینا	۴۱
۵۹	نماز میں کتنے ہی واجب ترک ہوں دو سجدے کافی ہیں	۵۲	۴۵	برہنہ نہانا	۴۲
۶۰	پیشانی پر سجدے کا داغ ہونا کیسا ہے	۵۳	۴۶	فرضوں کے بعد ابار کلمہ طیبہ بآواز پڑھنا	۴۳
۶۱	آیت میں سیما سے کیا مراد ہے اس کی اعلیٰ تحقیق	۵۴	۴۷	میت کو دور لے جانا ہی تو ساتھ والے کھائیں پیئیں یا کیا؟	۴۴
۶۲	بھلائی اور بُرائی سب تقدیر سے اور یہ گناہ کرنے کے لئے غدر نہیں ہو سکتا	۶۲	۴۸	میت کو دور لے جانا منع ہے	ف
۶۳	عورت کا مزارات پر جانا	۵۵	۴۹	جنازے کو سواری پر بار کرنا مکروہ ہے	ف
۶۴	بچے کو مزار پر لے جا کر بال اتارنا	۵۶	۵۰	وہ حکایت کہ جبریل نے پردہ اٹھا کر دیکھا جہاں سے وحی آتی تھی تو خود حضور ہی کو پایا موضوع و باطل ہے اور اس قول کی تاویل	۴۵
۶۵	بچے کے سر پر کسی ولی کے نام کی چوٹی رکھنا بدعت ہے	ف	۵۱	درود شریف کی جگہ ص یا صلعم وغیرہ لکھنا منع اور سخت محرومی ہے	ف
۶۶			۵۲	حضرت غوث پاک وسیلہ قضاے حاجات ہیں اور شب معراج ان کے دوش پر حضور کا پائے اقدس رکھنا	۴۷ تا
۶۷			۵۳	باپ نے روپیہ لے کر لڑکی دے دی ہے نکاح حلال نہیں	۴۸

صفحہ	مضمون	مسئلہ	صفحہ	مضمون	مسئلہ
۹۰	ہاں حج کی ہدایت کرنی واجب ہے		۶۸	مزارات پر روشنی	۵۷
	بے پردگی کے خیال سے عورات کو حج	۷۶	۶۹	مزار پر لوہاں وغیرہ سلگانا	۵۸
۹۱	کے لئے نہ لے جانا جہالت ہے		۷۰	مزارات پر غلاف ڈالنا	۵۹
//	ذبیحہ کا سر جدا ہو گیا تو کیا حکم ہے	۷۷	۷۱	اولیا کے لئے نذر	۶۰
۹۲	عید گاہ کو مع نشان اور ڈھول لے جانا	۷۸		فقیر کو زکوٰۃ دی اور بظاہر قرض کا نام کیا	ف
//	نام اقدس سن کر انگوٹھے چومنا	۷۹	//	زکوٰۃ ادا ہو گئی	
۹۷	غوث پاک کے نام پر انگوٹھے چومنا	۸۰	۸۰	نیک و بد صحبت کا اثر	۶۱
	تمہید ایمان پر جاہلانہ اعتراض اور حاجی	۸۱		حضور اللہ کے نور سے ہیں اور سب حضور	۶۲
۹۸	اسماعیل میاں کے جواب		۸۲	کے نور سے	
۱۰۶	نری کلمہ گوئی اسلام کے لئے کافی نہیں	ف	//	آدمی میں جہاں کی مٹی ہے وہیں دفن ہوگا	۶۳
۱۱۱	پیر دونوں جہان میں مددگار و وسیلہ ہے	۸۲		حضور کا جسم پاک جس خاک پاک سے	ف
	بے پیر افلاح نہ پائے گا بے پیرے کا	۸۳	//	بنا اسی سے صدیق و فاروق بنے	
	پیر شیطان ہے اور اس میں مصنف کی	۸۴		کافرہ کا بچہ جو مسلمان کے نطفے سے ہو	۶۴
۱۱۶	تحقیق عظیم		۸۴	مسلمان ہے	
	فلاح دو قسم ہے ابتدا اور بالآخر بالآخر	ف	۸۵	مسلمان و نصرانیہ کا نکاح یا اس کا عکس	۶۵
	فلاح ہر مسلمان بلکہ ہر اس موحد کے		۸۶	چچی اور ممانی سے نکاح	۶۷
	لیے بھی ہے جسے نبوت کی خبر نہ پہنچی اور		//	بہنوئی کی بیٹی سے نکاح	۶۸
	مصنف کی تحقیق کہ ان کی نجات بھی		//	ستر دیکھنے سے وضو نہیں جاتا	۶۹
۱۱۷	حضور کی شفاعت سے ہے		۸۷	اہل کتاب کا ذبیحہ اور اس کی تفصیل	۷۰
۱۱۹	عذاب سے بالکل محفوظ رہنا مشیت پر ہے	ف		مسلمان کی عورت نصرانیہ مر جائے تو اس	۷۱
۱۲۰	فلاح کامل دو قسم ہے اول فلاح ظاہر	ف	۸۸	کے کفن دفن کا حکم	
	فلاح ظاہر کا بیان اور آجکل متقی بننے	ف	//	تنقیح المصنف فی غسل المسلم قریبہ الکافر	ف
۱۲۱	والوں کو تنبیہ		۸۹	مسلمان شرابی حرام خور کا ذبیحہ اور نماز جنازہ	۷۲
	قلب کے چالیس ۴۰ کبیروں کا ذکر جن	ف	//	غیر مختون کا نکاح	۷۳
	کے ساتھ آدمی ظاہری متقی بھی نہیں ہو		//	جھے ہوئے گھی میں چوہا مر گیا	۷۴
//	سکتا اگرچہ کتنا ہی پرہیزگار بنے۔			زن و فرزند کو حج کرانا اس پر واجب نہیں	۷۵

صفحہ	مضمون	مسئلہ	صفحہ	مضمون	مسئلہ
	ہو جاتا ہے		۱۲۳	دوم فلاح باطن	ف
۱۳۴	آئیہ کریمہ و بتغوا الیہ الوسیلۃ کے لطائف	ف	۱۲۳	مرشد دو قسم ہے عام و خاص	ف
۱۳۵	اس مسئلہ میں سات باتیں حاصل تحقیق	ف		مرشد خاص بھی دو قسم ہے شیخ اتصال و	ف
	رافضیوں کے جلانے کو روٹی کے چار	۸۵	//	شیخ ایصال	
۱۳۶	نکڑے کرنا			پیر میں چار شرطیں ضرور ہیں ایک بھی کم	ف
	اس میں رافضیوں کی وہم پرستی کی	ف	//	ہو تو بیعت جائز نہیں	
//	تذلیل		۱۲۴	پیر بننے کے لئے علم کی سخت ضرورت ہے	ف
	گمراہ کی مخالفت جتانے کو مفضل	ف	۱۲۵	شیخ ایصال کی شرطیں	ف
۱۳۷	بات افضل ہو جاتی ہے		//	بیعت دو قسم ہے بیعت تبرک و بیعت ارادت	ف
	وہ حکایت کہ مولیٰ علی نے سو رکعت کا	۸۶		نری بیعت تبرک بھی دارین میں مفید	ف
	ثواب بخشا میت سے عذاب نہ اٹھا		//	ہے خصوصاً سلسلہ قادریہ کی	
	صدیق کی ریش مبارک کا ایک بال ہوا		۱۲۶	بیعت ارادت کا بیان اور یہ کہ شیخ کو کیسا سمجھے	ف
	نے قبر پر ڈالا سارا قبرستان بخشا گیا یہ		۱۲۸	مطلق فلاح کے لئے مرشد عام ضروری ہے	ف
۱۳۸	حکایت صحیح نہ اس میں مولیٰ علی کی توہین		//	مرشد عام سے جدائی دو قسم ہے	ف
	ایک جگہ ۲۹ روزے ہوئے دوسری جگہ ۳۰	۸۷	//	سچائی کبھی بے پیر انہیں نہ شیطان اس کا پیر	ف
	کبھی ۲۹ والوں کو ایک روزہ رکھنا ہوگا کبھی		۱۲۹	ان بارہ فرقوں کا بیان جن کا پیر شیطان ہے	ف
۱۴۰	۳۰ والوں کو کبھی دونوں کو کبھی کسی کو نہیں			مزا میر حلال جاننے والے کو اولیا نے	ف
	ٹیلی گراف ٹیلی فون اخبار جنتریاں افواہ	ف	//	جہنمی بتایا	
۱۴۱	در بار ہلال سب نامعتبر ہیں			فلاح تقویٰ کے لئے مرشد خاص کی	ف
	شرعی طریقے سے ایک جگہ کی رویت	ف	۱۳۰	ضرورت نہیں	
	ثابت ہو جائے تو دوسری جگہ بھی روزہ فرض			سلوک کی عام دعوت نہیں نہ ہر شخص اس	ف
۱۴۲	ہو جائے گا اگرچہ ہزاروں کوں کا فاصلہ ہو		۱۳۱	کا اہل	
	کافر نے کلمہ پڑھا اور معنی نہ سمجھا مگر یہ	۸۸	۱۳۱	بیعت سے منکر کا حکم	ف
	کہا کہ میں نے دین اسلام قبول کیا		۱۳۲	فلاح باطن بے مرشد خاص نہیں ملتی	ف
۱۴۳	مسلمان ہو گیا		//	سلوک میں کیسے پیر کی ضرورت ہے	ف
//	عورت کا بحالت حیض پانچوں کلمے پڑھنا	۸۹	//	سالک کے بغیر اس کے اکثر گمراہ بد دین	ف

صفحہ	مضمون	مسئلہ	صفحہ	مضمون	مسئلہ
۱۵۲	شیر سے پناہ کا عمل	ف		غیر مقلد یا رافضی کو سلام یا اس کے سلام	۹۰
۱۵۵	آسانی درِ روزہ کی دعا	ف	۱۴۳	کا جواب	
//	سانپ کا زہر اتارنا	ف		حنفی امام کو اجازت نہیں کہ شافعی مقتدی	۹۱
//	بچھو سے پناہ	ف	۱۴۴	کی قنوت کے لئے رکے	
۱۵۶	اناج کو گھن سے بچانا	ف		جنبی کا دل میں قرآن مجید پڑھنا اور	۹۲
//	درد سر کا دفع	ف	//	جواب سلام دینا	
//	دفع بد ہضمی	ف		حیض میں عورت کے پیٹ سے مس کر	۹۳
//	شیر کو دفع کرنا	ف	۱۴۵	سکتا ہے ران سے نہیں	
//	مچھروں کا دور کرنا	ف	//	تقدیر کا لکھا بدلتا ہے یا نہیں	۹۴
۱۵۷	ڈوبنے جلنے لوٹ چوری سے پناہ	ف		کچھ مٹھائی بچے کے ساتھ روضہ انور پر حاضر	۹۵
//	مکان سے جن کا دفع کرنا	ف	۱۴۶	کے کے بطور تبرک اپنے وطن لے جانا	
//	بخار کا تعویذ	ف		مدینہ طیبہ کے کنوؤں کا پانی دور دور تبرک	ف
//	لڑکا پیدا ہونے کا عمل	ف	//	کو لے جانا	
//	حاضرات اور اس سے احوال کی دریافت	۱۰۲		یہ منت کہ بیٹا ہو تو مزار پر لے جا کر بال	۹۶
۱۵۹	سفلی عمل اور شیاطین سے استعانت حرام	ف		منڈا کر ان کے برابر چاندی یا لڑکے کو	
//	جن کی خالی خوشامد بھی نہ چاہیے	ف	۱۴۷	تول کر مٹھائی خیرات کروں گا	
	تعظیم آیت و اسمائے الہیہ کے لئے	ف		زریں بوٹوں کے کپڑے پہن کر	۹۷
۱۶۰	نجور سلگانا		۱۴۸	امامت کرنا	
//	جن کی صحبت سے آدمی متکبر ہو جاتا ہے	ف	//	سر پر شال ڈال کر نماز پڑھنا	۹۸
	جن سے وہ بات دریافت کر سکتے ہیں جو	ف		قبر کے پاس اور گھر میں کھانے پر فاتحہ	۹۹
//	ان سے غیب نہیں اور غیب پوچھنا حرام		//	ایک ہی طرح دی جاتی ہے	
//	جن کو یقینی علم غیب جاننا کفر ہے	ف		اکابر کے لئے ثواب بخشنا کہنا بہت بیجا	ف
	کسی سے غیب کی بات پوچھنی کفر نہیں	ف	۱۴۹	ہے بلکہ نذر کرنا کہیں	
۱۶۱	جب کہ اسے غیب کا یقینی علم نہ جانے		//	قرآن مجید سے فال دیکھنا ناجائز ہے	۱۰۰
//	کسی کو ظنی علم غیب جاننا کفر نہیں	ف	۱۵۱	تعویذ کیسا جائز ہے کیسا ناجائز	۱۰۱
			//	محبوبان خدا کے نام کا تعویذ	ف

صفحہ	مضمون	مسئلہ	صفحہ	مضمون	مسئلہ
۱۶۵	جو مکان ہمیشہ نماز مسلمین کے لئے بنایا مسجد ہو گیا اگر چہ اسے مسجد نہ کہانہ محراب بنائی	۱۱۱	۱۶۲	قربانی کی نصاب اور چار شریکوں کا مل کر قربانی کرنا	۱۰۳
۱۶۶	اگر کہا جائے یہ زمین نماز کے لئے وقف کی مگر اسے کوئی مسجد نہ سمجھے جب بھی مسجد ہو گئی مسجد ہونے کے لئے	۱۱۲	۱۶۳	قربانی کے دنوں میں بے ذبح کئے قربانی ادا نہیں ہو سکتی اگر چہ لاکھوں اشرفیاں خیرات کرے	۱۰۵
۱۶۷	زمین میں پانچ صورتوں سے ایک صورت چاہیے ورنہ مسجد نہ ہوگی	۱۱۳	//	خون مطلقاً حرام ہے اگر چہ رگوں کا نہ ہو	۱۰۶
۱۶۹	ف حاجی اسماعیل میاں کی چار خوابیں اور	۱۱۴	۱۶۴	ایک مسجد کی ملکیت دوسری مسجد میں خرچ کرنا	۱۰۷
//	ف تعبیر اچھے خواب کی فضیلت	۱۱۵	//	یا مسجد کا پیسہ مدرسہ میں دینا حرام ہے	۱۰۸
			//	مسجد کی بیکار چیز خرید کر صرف میں لانا	۱۰۹
			۱۶۵	عقیقہ کی ہڈی توڑنے میں حرج نہیں	۱۱۰



السَّيِّئَةُ الْاِيْنَقَه فِي فِتَاوَى اَفْرِيقَه

۱۳۳۶ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

محبت سنت عدو بدعت خادم الاولیاء عبدالمصطفیٰ جناب الحاج زائر اسماعیل میاں بن حاجی امیر میاں شیخ صدیقی حنفی قادری کاٹھیاواری سلمہ الملک الباری نے کچھ مسائل کے سوال بریلی دارالافتائے تمام ہندوستان و دیگر اقطار عالم میں جنوبی افریقہ مقام بھونٹا بھونٹی برٹش باسوٹولینڈ سے تین بار بھیجے جن کے جواب دیے گئے اب حسب فرمائش صاحب موصوف ان کا مجموعہ نفع برادران دینی کے لئے مع ترجمہ طبع کیا جاتا ہے مولیٰ تعالیٰ حاجی صاحب موصوف کو محبت دینی و برکات دینی و دنیوی اور زائد فرمائے آمین۔ سوالات بار اول ۲۳ صفر ۱۳۳۶ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسئلوں میں

مسئلہ اول: زید سوال کرتا ہے کہ خدا نے مرد کو عورتوں کا حکم دیا دو دو تین تین چار چار کا عورت کو کیوں حکم نہیں ملا کہ تم دو دو تین تین چار چار مرد کو یہ سوال کرنے والے کو شرع کیا حکم کرتی ہے۔

الجواب: اللہ عزوجل فرماتا ہے ان اللہ لایأمر بالفحشاء بيشک اللہ عزوجل بے حیائی کا حکم نہیں فرماتا ایک عورت پر دو مردوں کا اجتماع صریح بے حیائی ہے جسے انسان تو انسان جانوروں میں بھی جو سب سے خبیث تر ہو یعنی خنزیر وہی روارکھتا ہے۔ حرمت زنا کی حکمت نسب کا محفوظ رکھنا ہے ورنہ پتانہ چلے کہ بچہ کس کا ہے اگر عورت سے دو مردوں کا

۱۔ صاحب موصوف کی یہ بھی تاکید ہے کہ جو عربی عبارات فتوے میں منقول ہوں ان کا ترجمہ بھی کر دیا جائے اندرجن کا ترجمہ خود فتوے میں تھا وہ تھا ہی جن کا نہ تھا حاشیہ میں زیادہ کیا گیا ترجمہ صرف عبارات منقولہ کا چاہئے عالمانہ تحقیقات جن کی ضرورت عوام بھائیوں کو نہیں نہ ہر ایک کی سمجھ کے لائق وہ یونہی بہتر ہیں۔ خریزہ بخور تر ابغالیز چہ کار ۱۲

نکاح جائز ہو تو وہی قباحت کہ زنا میں تھی یہاں بھی عائد ہو۔ معلوم نہ ہو سکے کہ بچہ دونوں میں سے کس کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ایسا سوال صریح گمراہی ہے زید اگر نرا جاہل بے ادب نہیں تو بد دین ہے بد دین نہیں تو نرا جاہل بے ادب ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲: ایک شخص زانی نے عورت کافرہ کو اسلام قبول کروا کے نکاح کیا وہ مرد مسلمان ہے اب وہ عورت حاملہ ہے مگر اسی مرد کا جس کے ساتھ نکاح ہوا ہے آیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں زید کہتا ہے کہ اگرچہ حاملہ اسی مرد سے ہے جب بھی نکاح جائز نہیں ہے اور شاہد و گواہ و حاضران محفل کے نکاح ٹوٹ جاتے ہیں۔ مجموعہ خانی جلد ثانی ص ۳۹ در ہدایہ و کافی آوردہ است عورتیں حربیہ در دار اسلام آمد بران عورت عدت لازم نشود خواہ اسلام آورد در دار حرب آوردہ باشند خواہ نیاوردہ باشند و ایں قول امام اعظم ست رحمۃ اللہ علیہ و نزدیک امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ عدت لازم شود و باتفاق علما بر کنیز کے کہ در تاخت گیرند عدت لازم نیست فاما استبرال لازم ست و اگر حربیہ کہ در اسلام آمدہ است و حاملہ تا آن زمان کہ فرزند زاید نکاح نکند دیگر روایت از امام آنست کہ نکاح درست ست اگر حاملہ باشد فاما نزدیک کی بان عورت شوہر نکند تا آن زمان کہ فرزند زاید چنانچہ اگر عورت را از زنا حمل ماندہ است خواستن آورد است و نزدیک کی کردن روانیست تا آن زمان کہ فرزند زاید و اگر یکی از میاں زن و شوہر مرتد شد فرقت میاں ایشان واقع شود فاما طلاق واقع نشود ایں قول امام اعظم و امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ و نزدیک و امام محمد اگر مرد مرتد شدہ است فرقت واقع شود بطلاق و اگر زن مرتد شدہ است فرقت واقع شود بے طلاق پس اگر مرد مرتد شدہ است و بازن نزدیک کی کردہ باشد تمام مہر بر مرد لازم شود اگر نزدیک کیے نکرده است چیزے از مہر لازم نشود و نفقہ نیز لازم نشود اگر خود از خانہ مرد بیرون آمدہ باشد و اگر خود از خانہ مرد بیرون نیامدہ باشد نفقہ بر مرد لازم شود۔

الجواب: جسے زنا کا حمل ہو و العیاذ باللہ تعالیٰ وہ عورت شوہر دار نہ ہو اس سے زانی وغیر زانی ہر شخص کا نکاح جائز ہو فرق اتنا ہے کہ غیر زانی کو اس کے پاس جانے کی اجازت نہیں جب تک وضع حمل نہ ہو جائے اور جس کا حمل ہو وہ نکاح کرے تو اسے قربت بھی جائز۔

درمختار میں ہے صَحَّٰہُ نِكَاحُ حَبْلَہِ مِنْ زِنَا وَإِنْ حَرُمَ وَطُوءُهَا وَكَوَاعِیْہِ حَتّٰی تَضَعَ لِّثْلًا یُسْقٰی مَاوۃَ ذَرَعٍ غَیْرَہُ إِذَا الشَّعْرُ یُنْبِتُ مِنْہُ وَكَو فکحہا الزانی حل لہ وَطُوءُهَا اتِّفَاقًا زید کا قول محض غلط ہے اور اس کا کہنا اگرچہ حاملہ اسی مرد سے ہے جب بھی نکاح جائز نہیں شریعت پر افترا ہے بلکہ صحیح و مفتی بہ یہ ہے کہ اگرچہ حمل دوسرے کا ہو جب بھی نکاح جائز ہے اور اس کا کہنا کہ شاید و حاضران محفل کے نکاح ٹوٹ جاتے ہیں افترا بر افترا ہے۔ مجموعہ خالی ہے جو عبارت اس نے نقل کی صراحتہ اس کے خلاف ہے کہ اگر عورت راز زنا حمل ماندہ است خواستن و نزدیکی کردن روانیست تا آنکہ نزاید اور وہ جو اسی سے نقل کیا کہ حربیہ کہ در دارالاسلام آمدہ است و حاملہ تا نزاید نکاح نکند یہ اس میں ہے کہ حربی کافر کی حاملہ عورت دارالاسلام میں آ کر مسلمان ہو گئی نہ کہ حمل زنا میں واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳: اگر مرد یا عورت کافر نے اسلام قبول کیا اور عمر بھر میں نماز کا سجدہ نہیں کیا آیا ایسے شخص کے جنازے کی نماز پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: بیشک اس کے جنازے کی نماز فرض ہے اور بیشک اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کریں گے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں الصلوۃ واجبة علیکم علی کل مسلم یموت براکان او فاجرا وان ہو عمل الکبائر ہر مسلمان کے جنازے کی نماز تم پر فرض ہے چاہے نیک ہو یا بد اگرچہ اس نے کبیرہ گناہ کئے ہوں۔ رواہ ابو داؤد و ابو یعلیٰ والبیہقی۔

فی سنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح علی اصولنا بخجگانہ نماز اس پر فرض تھی اس نے شامت نفس سے ترک کی جنازہ مسلم کی نماز ہم پر فرض ہے ہم اپنا فرض کیوں چھوڑیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۴: زید سوال کرتا ہے کہ اکثر عربستان میں لڑکیوں کے ختنہ کرنے کا رواج ہے اور ہند میں کیوں رواج نہیں۔

ترجمہ جسے زنا کا حمل ہو اس سے نکاح درست ہے اگرچہ اسے ہاتھ لگانا بوسہ لینا حرام ہے عجب بچہ پیدا نہ ہو لے یہ اس لئے کہ دوسرے کی بھتی کو پانی دینا نہ ہو اس لئے کہ ہال اس سے اگتے ہیں اور اگر خود زانی نے اس سے نکاح کیا تو وہ بالاتفاق اس سے محبت کر سکتا ہے۔ ترجمہ اس حدیث کو ابو داؤد اور ابو یعلیٰ اور بیہقی نے اپنی سنن میں ابو ہریرہؓ سے اس سند کے ساتھ روایت کیا جو ہمارے اصول پر صحیح ہے ۱۲

الجواب : لڑکیوں کے ختنے کا کوئی تاکید حکم نہیں اور یہاں رواج نہ ہونے کے سبب عوام اس پر ہنسیں گے طعنہ کریں گے اور یہ ان کے گناہ عظیم میں پڑنے کا سبب ہوگا اور حفظ دین مسلمان پر واجب ہے لہذا یہاں اس کا حکم نہیں اشباہ میں ہے لا یسن الختان وانا ہو مکرمۃ منیۃ المفتی پھر غزالعیون میں ہے ۲ وانا کان الختان فی حقہا مکرمۃ لانہ یزید فی اللذۃ درمختار میں ہے ختان ۳ المراءۃ لیس سنۃ بل مکرمۃ للرجال وقیل سنۃ جزم بہ البزازی فی وجیزۃ الحدادی فی سراجہ و قال فی الہندیۃ عن المحيط اختلاف الروایات فی ختان النساء ذکر فی بعضها انہ سنۃ ہکذا حکى عن بعض الشائخ و ذکر شمس الائمة الحلوانی فی ادب القاضی للخصاف ان ختان النساء مکرمۃ ورأیتنی کتبت علیہ ای فیکون مستحباً و هو عند الشافعیۃ واجب فلا یتروک ما اقلہ الاستحباب مع احتمال الوجوب لکن الہنود لا یعرفونہ ولوفعل احدیلو مونہ و یسخرون بہ فکان الوجہ ترکہ کیلا یہتلی المسلمون بالا استہزاء بامر شرعی و ہذا النظیر ما قال العلما ینبغی للعالم ان لا یرسل العذبة علی ظہرہ وانکان سنۃ اذا کان الجہال یسخرون منہ و یشبہونہ بالذنب فیقعون فی شدید الذنب ہذا و احتج البزازی علی استثنائہ بان لو کان مکرمۃ لم تحتن الختۃ لاحتمال اتکون امراۃ ولکن لا کالسنۃ فی حق الرجال اہ و تعقبہ العلامة ش فقال ختان الختۃ لاحتمال کونہ رجلا و ختان الرجل لا یتروک فلذا کان سنۃ احتیاطا ولا یفید ذلک سنیتہ للمراءۃ تأمل اہ و کتبت فی ما علقت علیہ اقول کان ثشی ہذا لولم یختن منها الا الذکرا اذلا معنی لختان الفرج قصدا الی الختان لاحتمال الرجولۃ وقد صرح فی السراج ان الختۃ تحتن من کلا ۱۲ ترجمہ عورت کا ختنہ ملت نہیں وہ تو صرف ایک بہتری کی بات ہے ۱۲ ترجمہ عورت کا ختنہ ایک بہتری یوں ہوا کہ اس سے لذت بڑھ جاتی ہے ۱۲ ترجمہ عورت کا ختنہ ملت نہیں بلکہ مردوں کی خاطر ایک بہتری کی بات ہے اور یہ قول ضعیف ہے کہ ملت ہے در مختار کا ترجمہ ہوا آگے مفتی کے مالانہ مباحث ہیں کسی کتاب کی عبارت نہیں جس کا ترجمہ ہو ۱۲۔

الفرجین ولا شک ان النظر الى العورة لا تباح لتحصيل مکرمۃ اہ لکن
 هذا هو نص الحديث فقد اخرج احمد عن والدابی البلیح والطبرانی فی
 الکبیر عن شداد بن اوس وکابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم بسند حسن حسنة الامام السیوطی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال الختان سنة للرجال ومکرمۃ للنساء اقول ولا یندفع الاسکال بما
 فعل الامام البزازی فانه ان فرض سنة فلیست کل سنة یباح لها النظر
 الى العورة و مسحها الا ترى ان الاستنجاء بالباء سنة ولا یحل له کشف
 العورة فان لم یجد ستر اوجب علیہ ترکہ و انما ابیح ذلک فی ختان
 الرجل لانه من شعائر الاسلام حق لو ترکہ اهل بلدة قاتلهم الامام
 کما فی فتح القدير والتنویر و غیر ہما و لیس هذا منها فان الشعار ینظرو
 الخفاض مأمور فیہ بالاکفاء فسقط الاحتجاج ولا مخلص الا فی
 قصر ختانہا علی الذکر خلافا لما فی السراج الا ان یحمل علی ما اذا ختنت
 قبل ان تراہق واللہ تعالیٰ اعلم علی الذکر خلافا لما فی السراج الا ان
 یحمل علی ما اذا ختنت قبل ان تراہق واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵: گھی گرم تھا اس میں مرغی کا بچہ گرا اور فوراً مر گیا یہ گھی کھانا جائز ہے یا نہیں۔
 الجواب: گھی نا پاک ہو گیا بے پاک کئے اس کا کھانا حرام ہے۔ پاک کرنے کے
 تین طریقے ہیں ایک یہ کہ اتنا ہی پانی اس میں ملا کر جنبش دیتے رہیں یہاں تک کہ
 سب گھی اوپر آ جائے اسے اتار لیں اور دوسرا پانی اس قدر ملا کر یونہی کریں پھر اتار
 کر تیسرے پانی سے اس طرح دھوئیں اور اگر گھی سرد ہو کر جم گیا ہو تو تینوں بار اس
 کے برابر پانی ملا کر جوش دیں یہاں تک کہ گھی اوپر آ جائے اتار لیں اقول بلکہ جوش
 دینے کی پہلی ہی بار حاجت ہے پھر تو گھی رقیق ہو جائیگا اور پانی ملا کر جنبش دینا
 کفایت کرے گا۔

قال في الدرر لو تَنَجَّسَ الدهن يصب عليه الماء فيغلى فيعلوا للدهن الماء فيرفع بشئ هكذا ثلاث مرات اه وهذا عند ابى يوسف خلافاً لِيُحَمَّدَ وهو واسع و عليه الفتوى كما في شرح الشيخ اسمعيل عن جامع الفتاوى و قال في الفتاوى الخيرية لفظة فيغلى ذكرت في بعض الكتب والظاهر انها من زيادة الناسخ فانالم نرمض شرط التطهير الدهن الغليان مع كثرة النقل في السألة والتلغيم لها الا ان يراد به التحريك مجازاً فقد صرح في مجمع الرواية و شرح القدوري انه يصب عليه مثله ماء و يحرك فتأمل اه اويحمل على ما اذا اجمد الدهن بعد تنجسه ثم رأيت الشارح صرح بذلك في الخزائن فقال والدهن السائل يلتصق فيه الماء والجامد يغلى به حتى يعلوا الخ دوم ناپاک گھی جس برتن میں ہے اگر جنے کی طرف مائل ہو گیا ہو آگ پر پکھلا لیں اور ویسا ہی پکھلا ہو پاک گھی اس برتن میں ڈالتے جائیں یہاں تک کہ گھی سے بھر کر ابل جائے سب گھی پاک ہو جائے گا جامع الرموز میں ہے المائع كالماء والدبس وغيرهما طهارة باجراة مع جسه مختلطاً به سوم دوسرا گھی پاک لیں اور مثلاً تخت پر بیٹھ کر نیچے ایک خالی برتن رکھیں اور پرنا لے کے مثل کسی چیز میں وہ پاک گھی ڈالیں اس کے لبیدہ ناپاک گھی اسی پرنا لے میں ڈالیں یوں کہ دونوں کی دھاریں ایک ہو کر پرنا لے سے برتن میں گریں اسی طرح پاک و ناپاک دونوں گھی ملا کر ڈالیں یہاں تک کہ سب ناپاک گھی پاک گھی سے

۱۔ ترجمہ ذر میں فرمایا تیل ناپاک ہو جائے تو اس پر پانی ڈال کر جوش دیں جب تیل اوپر آ جائے کسی چیز سے اٹھالیں تین بار ایسا ہی کریں لہجے اور یہ برخلاف امام محمد مذہب امام ابو یوسف ہے اور یہی زیادہ آسان ہے اور اسی پر فتوے ہے جیسا کہ شرح شیخ اسمعیل میں جامع الفتاوی سے ہے اور فتاویٰ خیرہ میں فرمایا جوش دینے کا ذکر بعض کتابوں میں ہے اور ظاہر یہ کاتب کی زیارت ہے کہ ہم نے نہ دیکھا کہ کسی نے تیل پاک کرنے کے لئے جوش دینا شرط کیا ہو حالانکہ بکثرت کتابوں میں یہ مسئلہ مذکور ہے اور ہم نے خوب تلاش کیا۔ مگر یہ کہ بطور مجاز جوش دینے سے جنبش دینا مراد ہو کہ مجمع الروایہ و شرح قدوری میں تصریح فرمائی کہ تیل ناپاک ہو جائے تو اس پر اس کے برابر پانی ڈال کر جنبش دیں لہذا اس مقام میں غور چاہئے الہی یا جوش دینے کا حکم خاص اس صورت میں رکھا جائے کہ تیل ناپاک ہونے کے بعد جم گیا ہو پھر میں نے دیکھا کہ صاحب درمکار نے خزائن میں اس کی تصریح کی کہ فرمایا بہتے تیل میں پانی ڈالیں اور جھے ہوئے کو پانی ڈال کر جوش نہیں یہاں تک کہ تیل اوپر آ جائے آخر عبارت تکمیل ترجمہ بہتی چیز جیسے پانی اور انگور کا شیرہ وغیرہ ان کی پاکی یوں ہے کہ ان کی جنبش کے ساتھ انہیں ملا کر بہا دیں۔

ایک دھار ہو کر برتن میں پہنچ جائے سب پاک ہو گیا خزانہ میں ہے انا مان ماء احدھا طاهر والاخر نجس فصبا من مکان عال فختلطافی الهواء ثم نزه طهر کله پہلے طریقہ میں پانی سے گھی کو تین بار دھونے میں گھی خراب ہونے کا اندیشہ ہے اور دوسرے طریقہ میں ابل کر تھوڑا گھی ضائع جائے گا تیسرا طریقہ بالکل صاف ہے مگر اس میں احتیاط بہت درکار ہے کہ برتن میں ناپاک گھی کی کوئی بوند نہ پاک سے پہلے پہنچے نہ بعد کو گرے نہ پرنا لے میں بہاتے وقت اس کی کوئی چھینٹ اڑ کر پاک گھی سے جدا برتن میں گرے ورنہ برتن میں جتنا پہنچا یا اب پہنچے گا سب ناپاک ہو جائیں گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶: مقتدی امام کے تابع ہے کہ امام مقتدی کے تابع حنفی امام کو شافعی مقتدی کے واسطے سورہ فاتحہ پڑھنے کے لیے ٹھہرنا چاہیے یا نہیں زید کہتا ہے ٹھہرنا چاہیے۔

الجواب: حنفی امام کو ہرگز جائز نہیں کہ سورہ فاتحہ پڑھ کر اپنے مقتدی شافعی کے خیال سے اتنی دیر ساکت رہے کہ وہ مقتدی سورہ فاتحہ پڑھ لے ایسا کرے گا تو گنہگار ہوگا اور نماز خراب و ناقص ہوگی اسے پوری کر کے دوبارہ پھر پڑھنا واجب ہوگا کہ ضم سورت یعنی الحمد شریف کے بعد بلا فاصلہ سورت ملانا واجب ہے اس واجب کے قصد ترک سے گنہگار ہوگا اور نماز کی اصلاح سجدہ سہو سے بھی نہ ہو سکے گی کہ یہ بھول کر نہیں قصد ہے لہذا نماز پھیرنی واجب ہو گی۔ ردالمحتار میں ہے الموقرأھا ای الفاتحہ فی رکعة من الاولین مرتین وجب سجود الشهر لتأخیر الواجب هو السورة کما فی الذخيرة وغیرھا وکذا لو قرأ اکثرھا ثم اعادھا کما فی الظهيرية اسی میں ہے لتأخیر الواجب و هو السورة عن محله لفصله بین الفاتحہ والسورة باجنبی علاوہ بریں اس میں حکم شرع کی تغیر ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں انما جعل الامام لیؤتم به امام تو صرف اس لئے مقرر ہوا ہو کہ اسکی پیروی کی جائے نہ یہ کہ امام مقتدی کے فعل کا پابند کیا جائے یا توسیع فان فیہ قلب الموضوع زید کہ کہتا ہے امام ٹھہرنا چاہیے یا تو جاہل محض ہے اور کسی ترجمہ اگر پہلی یا دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ دوبارہ پڑھی سجدہ سہو واجب ہوگا کہ واجب یعنی سورت کی تاخیر ہوگی اسی طرح ذخیرہ وغیرہ میں ہے یو ہیں اگر اس کا زیادہ حصہ پڑھ کر پھر دوبارہ پڑھا جیسا کہ فتاویٰ ظہیریہ میں ہے ترجمہ اس لئے کہ اس میں واجب کہ سورت تھی اپنے محل سے پیچھے ہٹ گئی کہ فاتحہ دوسورت میں ایک بیگانہ چیز کا فاصلہ ہو گیا اس لئے کہ اس میں قرار دار شریعت کا پلٹ دینا ہے۔ ۱۲

شافعی المذہب یا غیر مقلد سے سنی سنائی کہتا ہے یا خود غیر مقلد ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔
مسئلہ ۷: ولد الزنا کی نماز جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ولد الزنا کی ماں کافرہ ہے اور باپ مسلمان۔

الجواب: جب وہ مسلمان ہے اس کے جنازے کی نماز پڑھنی فرض ہے اور مسلمانوں کے مقابر میں اسے دفن کرنا پیشک جائز ہے اگرچہ اس کی ماں یا باپ یا دونوں کافر ہوں۔ جواب سوال سوم میں اس کی حدیث گزری بلکہ یہ اور بھی اولے کہ ولد الزنا ہونے میں اس کا اپنا کوئی قصور نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۸: مسلمان کو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے بلند مکان پر جائز ہے۔

الجواب: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ اور سنت نصاریٰ ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من الجفاء ان یبول الرجل قائما بے ادبی و بدتہذیبی ہے یہ کہ آدمی کھڑے ہو کر پیشاب کرے ۱۔ رواہ البزار بسند صحیح عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی پوری تحقیق مع ازالہ اوہام ہمارے فتاویٰ میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۹: بعد فراغت جائے ضرور کے کاغذ سے استنجا پاک کرنا جائز ہے یا نہیں زید کہتا ہے ریل گاڑی میں درست ہے۔

الجواب: کاغذ سے استنجا کرنا مکروہ و ممنوع و سنت نصاریٰ ہے کاغذ کی تعظیم کا حکم ہے اگرچہ سادہ ہو اور لکھا ہوا ہو تو بدرجہ اولیٰ۔ درمختار میں ہے کہ کرہ ۲ تحریمات محترم ردالمحتار

میں ہے یدخل ۳ فیہ الورق قال فی السراج قیل انه ورق الکتابۃ و قیل

۱ ترجمہ اسی بزار نے بسند صحیح بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ۱۲ ترجمہ کسی احرام والی چیز سے استنجا کرنا مکروہ تحریمی ہے ۱۳ ترجمہ اس ممانعت میں ورق بھی آ گیا سراج میں ہے کسی نے کہا لکھنے کا ورق کسی نے کہا درخت کا ورق یعنی پتا اور دونوں مکروہ ہیں اتنی اور اسے بحر وغیرہ میں مقرر رکھا اور پتے میں علت یہ ہے کہ وہ جانوروں کا چارہ ہے نیز چکنا ہے تو نجاست دور نہ کرے گا بلکہ پھیلائے گا حال کاغذ بھی یہی ہے کہ وہ بھی چکنا ہے اور قیمتی بھی اور شریعت میں اس کی حرمت بھی ہے کہ وہ علم لکھنے کا آلہ ہو اس لیے تاتارخانیہ میں اس کی وجہ یہ فرمائی کہ کاغذ کی تعظیم دین کے ادب میں ہے اور ہمارے مذہب میں منقول ہوا ہے کہ حرفوں کی تعظیم ہے اگرچہ جدا جدا لکھے ہوں اور بعض کاریوں کا بیان ہے کہ حرف بھی ایک قرآن ہے کہ ہو وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پراتر۔

ورق الشجر وایہما کان فانه مکروهہ اہ واقرة فی البحر وغیرہ والعلة فی ورق الشجر کونه علفاً للدواب و نعومته فیكون ملوثاً غیر مزیل وکذا ورق کتابیة للصفالة و تقومه ولا احترام ایضاً لکونه الة کتابة العلم و لذاعلا فی التاترخانیة بان تعظیم من ادب الدین و نقلوا عندنا ان للحروف حرمة ولو مقطعة و ذکر بعض القراء ان حروف الهجاء قرآن انزلت علی ہود علیہ الصلاة والسلام اور ریل کا عذر صرف زید ہی کو لاحق ہوتا ہے مسلمانوں کو کیوں نہیں ہوتا کیا ڈھیلے یا پرانا کپڑا نہیں رکھ سکتے۔ ہاں سنت نصاریٰ کا اتباع منظور ہو تو یہ قلب کا مرض ہے دوا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰: مسلمان کو مونچھ بڑھانا یہاں تک کہ مونھ میں آوے کیا حکم ہے زید کہتا ہے ٹرکیس لوگ بھی مسلمان ہیں وہ کیوں مونچھ بڑھاتے ہیں۔

الجواب: مونچھیں اتنی بڑھانا کہ مونہہ میں آئیں حرام و گناہ و سنت مشرکین و مجوس و یہود و نصاریٰ ہے رسول اللہ ﷺ اعلیٰ درجے کی حدیث صحیح میں فرماتے ہیں احفوا الشوارب و اعفوا الحی ولا تشبهوا بالیہود رواہ الامام الطحاوی عن انس بن مالک و لفظ مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ جزوا الشوارب و ارحوا اللحی و خالفوا المجوس مونچھیں کتر کر خوب پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ یہودیوں اور مجوسیوں کی صورت نہ بنو فوجی جاہل ترکوں کا فعل حجت ہو یا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱: ولد الزنا کی ماں بالغ بچہ ہونے سے پہلے ایمان لائے تو وہ بچہ بھی مسلمان ٹھہرے گا یا نہیں۔

جواب: ہاں وہ بچہ مسلمان ٹھہرے گا۔ فان الولد یتبع خیر الابوین دیناً ہاں اگر وہ سمجھ والا ہو کر کفر کرے تو کافر ہوگا۔ فان ردة صبی العاقل صحیحة عندنا کما فی التنویر وغیرہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ: بالغ بچہ ماں باپ میں جس کا دین دوسرے کے دین کی نسبت سے اچھا سمجھا جائے بچہ اسی کے دین پر مانا جائے گا۔ اس لئے کہ سمجھ دار بچہ اگر بعد اسلام کفر کرے گا ہمارے نزدیک وہ مرتد ہوگا جیسا کہ تنویر الابصار وغیرہ میں ہے

مسئلہ ۱۲: مردوں کے درمیان ایک عورت کا انتقال ہوا اور عورتوں کے درمیان ایک مرد کا انتقال ہوا اس صورت میں غسل میت کو کون دے۔

الجواب: میت اگر عورت یا مشتبہ لڑکی ہے اور وہاں کوئی عورت نہیں تو دس گیارہ برس کا لڑکا اگر نہلا سکے اگرچہ دوسرے کے بتانے سے یا کوئی کافر عورت ملے اور بتانے کے موافق نہلا سکے تو اس سے نہلوائیں ورنہ کوئی محرم تمیم کرائے یا اگر میت کنیز تھی شوہر یا کوئی اجنبی ویسے ہی تمیم کرادے اور کنیز نہ تھی اور کوئی محرم نہیں تو شوہر اپنی ہاتھوں پر کپڑا چڑھا کر بے آنکھیں بند کئے تمیم کرائے اور شوہر بھی نہ ہو تو اجنبی مگر آنکھیں بھی بند کرے اور اگر میت مرد یا ہوشیار لڑکا ہے اور وہاں کوئی مرد نہیں تو اگر میت کی زوجہ ہے کہ ہنوز حکم زوجیت میں باقی اور اسے مس کر سکتی ہو وہ نہلائے وہ نہ ہو تو سات آٹھ برس کی لڑکی اگر نہلا سکے اگرچہ سکھانے سے یا کوئی کافر ملے اور بتانے کے مطابق غسل دیں سکے تو ان سے نہلوایا جائے ورنہ جو عورت میت کی محرم یا کسی کی شرعی کنیز ہو وہ اپنے ہاتھوں سے یونہی تمیم کرائے اور آزاد و نامحرم ہے تو کپڑا پیٹ کر مکرر و دست میت پر نگاہ سے یہاں ممانعت نہیں! ہکذا فی الفتاویٰ الرضویۃ والدلائل فیہا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳: اگر ایک مرد نے ظاہر عورت کو بغیر نکاح کے گھر میں رکھا ہے کیا اس شخص کا ذبیحہ کھانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر بالفرض اس پر زنا ثابت بھی ہو جب بھی زانی کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے کہ ذبح کے لئے دین سماوی شرط ہے اعمال شرط نہیں اور اتنی بات پر کہ گھر میں رکھا ہے۔ اور ہمارے سامنے نکاح نہ ہوا نسبت زنا کر بھی نہیں سکتے یہ نص قطعی قرآن مجید حرام شدید ہے بلکہ اگر گھر میں بیبیوں کی طرح رکھتا ہو اور بیبیوں کا سا برتاؤ برتا ہو تو ان کو زوج و زوجہ ہی سمجھا جائے گا اور ان کی زوجیت پر گواہی دینی حلال ہوگی اگرچہ ہمارے سامنے نکاح نہ ہوا

کما فی الہدایۃ والدر المختار والہندیۃ وغیرہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۴: قربانی کرنا واجب ہے اگر کسی شخص نے ماہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح صادق اتر جمہ اس طرح فتاویٰ رضویہ میں ہے اور دلائل اسی میں مذکور ہیں ۱۲ جیسا کہ ہدایہ در مختار و مالکیری غیر ہا کتابوں میں ہے۔

کے بعد اور نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ قربانی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: دیہات میں نماز عید جائز نہیں قربانی اگر گاؤں میں طلوع صبح کے بعد ہو سکتی ہے اگرچہ شہری اپنی قربانی وہاں بھیج دی ہو اور اگر قربانی شہر میں ہو جہاں نماز عید واجب ہے تو لازم ہے کہ بعد نماز ہو اگر نماز سے پہلے کر لی قربانی نہ ہوئی اگرچہ قربانی دیہاتی کی ہو کہ اس نے شہر میں کی درمختار میں ہے اہل وقتہا بعد الصلاة ان ذبح فی مصر ای بعد ا سبق صلاة عید ولو قبل الخطبة لكن بعدھا أحب (و بعد طلوع فجر یوما النحر ان ذبح فی غیرہ) والمعتبر مکان الاضحیة لامکان من علیہ فحیلة مصری ارادا لتعجیل ان یخرجھا لخارج المصر فیضحی بها اذا طلع الفجر مجتبی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۵: قربانی کے تین حصے کرنا۔ ایک حصہ خود کا دوسرا خویش و اقارب کا تیسرا مسکینوں کا اگر مساکین لوگ اہل اسلام میں سے نہیں ہیں تو اس حصہ کا کیا حکم ہے اگر کسی شخص نے قربانی کی اور تین حصے نہیں کیے اور خود ہی گھر میں کھا لیے آیا یہ قربانی درست ہے یا نہیں۔

الجواب: تین حصے کرنا صرف استحبابی امر ہے کچھ ضروری نہیں۔ چاہے سب اپنے صرف میں کر لے یا سب عزیزوں قریبوں کو دیدے یا سب مساکین کو بانٹ دے یہاں اگر مسلمان مسکین نہ ملے تو کسی کافر کو اصلانہ دے کہ یہ کفار ذمی نہیں تو ان کو دینا قربانی ہو خواہ کوئی صدقہ اصلاً کچھ ثواب نہیں رکھتا درمختار میں ہے ۲ امام الحربی ولو مستأ مناً فجميع الصدقات لا تجوز له اتفاقا بحر عن الغایة وغیرھا بحر الرائق ۱۔ ترجمہ قربانی اگر شہر میں کی جائے تو شہر میں سب سے پہلی نماز عید ہو چکنے کے بعد اس کا وقت ہے اگرچہ خطبہ سے پہلے ہو ہاں خطبہ کے بعد بھی ہونا زیادہ پسند ہے اور اگر شہر کے سوا گاؤں وغیرہ میں کریں تو دسویں تاریخ کے پو پختے ہی اس کا وقت آ جاتا ہے اور اس میں اس جگہ کا اعتبار ہے جہاں وہ قربانی ہو قربانی والے کی جگہ کا لحاظ نہیں تو جو شہر میں ہے اور چاہے کہ نماز سے پہلی قربانی کر لو اس کا طریقہ یہ ہے کہ قربانی شہر سے باہر بھیج دے وہاں صادق ہوتے ہی قربانی کر دی جائے یہ مجتبیٰ میں ہے۔ ۲ ترجمہ جو کافر ذمی نہیں اگرچہ امان لے کر دارالاسلام میں آیا تو باتفاق ائمہ اسے کسی قسم کا صدقہ خیرات دینا جائز نہیں اسے بحر الرائق میں غایہ شرح ہدایہ وغیرہ سے نقل فرمایا ۱۲

میں معراج الدرایہ شرح ہدایہ سے ہے اصلتہ لا تكون برأشعاً ولذا لم یخیر التطوع الیہ فلم یقع قریۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم (مسائل باردیکر)

مسئلہ ۱۶: مولانا صاحب آپ کی طرف سے جواب سوال یازدہم میں ہاں وہ بچہ مسلمان ٹھہرے گا اور مولانا مولوی صاحب محمد بشیر صاحب کی طرف سے جواب ملا ہے کہ اگر وہ بچہ کی ماں کافر ہے تو نابالغ بچہ بھی کافر ہے مولانا صاحب کا جواب ۲ پیش نظر ہے۔

الجواب: کرم فرمایا۔ مولوی محمد بشیر صاحب نے یہ جس سوال کا جواب دیا ہے وہ میرے ان مسائل میں سوال یازدہم نہیں بلکہ سوال ہفتم ہے۔ سوال یازدہم یہ تھا ولد الزنا کی ماں بالغ بچہ ہونے سے پہلے ایمان لائے تو وہ بچہ بھی مسلمان ٹھہریگا یا نہیں۔ اس کا میں نے یہ جواب دیا ہے کہ ہاں وہ بچہ مسلمان ٹھہرے گا ہاں اگر سمجھ والا ہو کر کفر کرے تو کافر ہوگا اس سوال کا یہی جواب ہے اور وہ سوال جس کا جواب مولینا موصوف نے دیا وہ سوال ہفتم یہ تھا ولد الزنا کے جنازے کی نماز پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں والد الزنا کی ماں کافرہ ہے اور باپ مسلمان اس کا جواب میں نے یہ دیا تھا جب وہ مسلمان ہے اس کے جنازے کی نماز پڑھنی فرض ہے اور مسلمانوں کی مقابر میں اسے دفن کرنا بیشک جائز ہے اگرچہ اس کی ماں یا باپ یا دونوں کافر ہوں اس سوال کا یہی جواب ہے جو فقیر نے گزارش کیا اور جب وہ مسلمان ہے یہ شرط اس خیال سے لگائی کہ اگرنا سمجھ ہے اور ماں کافرہ یا سمجھ والا ہو کر خود اس نے کفر کیا تو نہ اس کے جنازے کی نماز ہو سکتی ہے نہ مسلمانوں کے مقابر میں دفن ہو سکتا ہے کہ اب وہ مسلمان نہیں فتاویٰ مولوی عبدالحی سے جو مطلق حکم نقل فرمایا گیا کہ بالغ ہونے سے پہلے ماں کا تابع ہے ماں کافرہ ہے تو نابالغ بچہ بھی کافر ماں مسلمان تو بچہ بھی مسلمان یہ حکم اگر فتاویٰ مذکورہ میں یونہی مطلق ہے تو محض غلط ہے یہ حکم

ترجمہ میر ذی کافر کا کچھ دینا شرعاً نیکی نہیں لہذا اسے نقل خیرات دینا بھی جائز نہیں تو اس میں کچھ ثواب نہیں ۱۲ عہدہ جواب یہ ہے سوال ولد الزنا کی نماز جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ولد الزنا کی ماں کافرہ ہے اور باپ مسلمان جواب ولد الزنا بالغ ہونے کے بعد ایمان لایا تو فقیر مسلمانوں کی طرح ہوگی اور اگر کافر رہا تو کافر کی طرح دفن کیا جائے گا اور بالغ ہونے سے پہلے ماں کے تابع ہے اس کا نسب ماں سے ہے زانی باپ سے نہیں ماں کافرہ ہے تو نابالغ بچہ بھی کافر ماں مسلمان تو بچہ بھی مسلمان واللہ اعلم (فتاویٰ مولانا عبدالحی)

صرف اس وقت تک ہے کہ بچہ نا سمجھ ہے سمجھ دار ہونے کے بعد اگر وہ نابالغ ہی میں اسلام لائے گا بیشک مسلمان ہے اگرچہ ماں باپ حلالی بچہ کے دونوں کافر ہوں اور اس عمر میں نابالغ کفر کرے گا بیشک کافر ہے اگرچہ ماں باپ دونوں مسلمان ہوں واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۱: جواب سوال سیزدہم میں زانی کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے زید کہتا ہے کیسے جائز ہو زانی پر غسل چالیس روز تک نہیں اترتا ہے کیا زید کا قول سچا ہے اور زانی کا غسل اترتا ہے یا نہیں۔

اجواب: زید نے محض غلط کہا زانی کے ظاہر بدن کی طہارت اول ہی بار نہانے سے فوراً ہو جائیگی ہاں قلب کی طہارت تو بہ سے ہوگی اس میں چالیس دن کی حد باندھنی غلط ہے چالیس برس تو بہ نہ کرے تو چالیس برس طہارت باطن نہ ہوگی۔ اور غسل نہ اترنے کو ذبیحہ ناجائز ہونے سے کیا علاقہ۔ طہارت شرط ذبح نہیں جب کے ہاتھ کا ذبیحہ بھی درست ہے بلکہ وہ جن کا غسل فی الواقع کبھی نہیں اترتا یعنی کافران کتابی ان کے ہاتھ کا ذبیحہ سب کتابوں بلکہ خود قرآن عظیم میں حلال فرمایا ہے ”طعام الذین اوتوا الکتب حل لکم“ کتابیوں کے ہاتھ کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے اور کفار کا کبھی غسل نہ اترنا اس لئے کہ غسل کا ایک فرض تمام دہن کے پرزے پرزے کا حلق تک دھل جانا ہے دوسرا فرض ناک کے دونوں نتھنوں میں پو سے نرم بانسے تک پانی چڑھنا۔ اول اگرچہ ان سے ادا ہو جاتا ہے جبکہ بے تمیزی سے مونہہ بھر کر پانی پیئیں مگر دوم کے لئے پانی سونگھ کر چڑھانا درکار ہے جسے وہ قطعاً نہیں کرتے بلکہ آج لاکھوں جاہل مسلمان اس سے غافل ہیں جس کے سبب ان کا غسل نادرست اور نمازیں باطل ہیں نہ کہ کفار امام ابن امیر الحاج حلبی حلیہ میں فرماتے

ہیں: فی المحيط نص محمد فی السیر الکبیر فقال و ینبغی لکافر اذا اسلم

ترجمہ محیط میں ہے کہ امام محمد نے سیر کبیر میں نص فرمایا کہ جو کافر مسلمان ہوا اسے غسل جنابت سے نہیں نہاتے اور نہانے کا طریقہ نہیں جانتے اتنی ذخیرہ میں ہے بعض کافر تو سرے سے یہی نہیں جانتے کہ جنابت کے بعد نہانے کا حکم ہے اور بعض اتنا تو جانتے جیسے کفار قریش کہ سیدنا اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نسل بعد نسل ان کے یہاں غسل جنابت چلا آیا مگر وہ نہانے کی کیفیت نہیں جانتے نہ کلی کریں نہ ناک میں پانی ڈالیں حالانکہ یہ دونوں فرض ہیں۔ کیا نہیں دیکھتے کہ انکا فرض ہونا بہتر ہے اہل علم پر غلطی رہا پھر کافروں کی کیا حقیقت تو سب کفار کا حال وہی ہے جس کی طرف امام محمد نے اشارہ فرمایا کہ یا تو جنابت کا غسل ہی نہ کریں گے یا کریں تو نہ جانیں گے بہر حال بعد اسلام انہیں نہانے کا حکم دیا جائے گا کہ جنابت باقی ہو اور یہیں سے ظاہر ہوا کہ وہ جو بعض مشائخ نے بعد اسلام نہانے کو مستحب لکھا ہے وہ صرف اس کا فرکیلے ہے جو اب تک کبھی حسب نہ ہوا اچھی مثلاً بلوغ سے پہلے اسلام لے آیا۔

ان یغتسل غسل الجنابة لان المشرکین لا یغتسلون من الجنابة ولا یدرون کیفیة الغسل اہ و فی الذخیرۃ من المشرکین من لا یدری الاغتسال من الجنابة و منهم من یدری کقرشی فانہم توارثوا ذلک من اسعیل علیہ الصلاة والسلام الا انہم لا یدرون کیفیتہ لا یتبضضون ولا یستنشقون و ہما فرضان الا ترى ان فرضیۃ البضضة ولاستنشاق خفیت علی کثیر من العلما فکیف علی الکفار فحال الکفار علی ما اشار الیہ فی الکتاب اما ان لا یغتسلوا من الجنابة او یغتسلون ولكن لا یدرون کیفیتہ وای ذلک کان یؤمرون بالاغتسال بعد الاسلام لبقاء الجنابة وبہ بتیین ان ما ذکر بعض مشائخنا ان الغسل بعد الاسلام مستحب فذلک و فیمین لم یکن اجنب اہ مختصرا ہاں یہ اور بات ہے کہ بحال جنابت بلا ضرورت ذبح نہ چاہے کہ ذبح عبادت الہی ہو جس سے خاص اس کی تعظیم چاہی جاتی ہے پھر اس میں تسمیہ و تکبیر ذکر الہی ہے تو بعد طہارت اولیٰ ہے اگرچہ ممانعت اب بھی نہیں درمختار میں ہے لہٰذا لا یکرہ النظر الی القرآن لجنب کما لا تکرہ ادعیۃ ای تحریرا والا فالو ضوء لم یطلق الذکر مندوب وترکہ خلاف الاولی واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۸: زید کہتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں ہر کتاب اور ہر خط میں لکھتے ہیں راقم عبد المصطفیٰ رحمہ اللہ خدا جل جلالہ کے سوا دوسرے کا عبد کیسے بن سکتا ہے فقیر نے جواب دیا بھائی یہاں عبد المصطفیٰ رحمہ اللہ سے مراد یہی لی جاتی ہے کہ غلام مصطفیٰ رحمہ اللہ نہ کہ بندہ۔

الجواب: اللہ عزوجل فرماتا ہے وانکحو الا یامی منکم والصلحین من عبادکم وامائکم ہمارے غلاموں کو ہمارا بندہ فرمایا کہ تم میں جو عورتیں بے شوہر ہوں انہیں بیاہ دو اور تمہارے بندوں اور تمہاری باندیوں میں جو لائق ہوں ان کا نکاح کرو۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں لیس علی المسلم فی عبده ولا فرسہ صدقۃ مسلمان پر اس کے بندے اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم اور باقی سب صحاح میں ہے لہٰذا ترجمہ قرآن مجید پر لکھا کہ ناجب کو مکروہ نہیں جیسے دما میں پڑھنا مکروہ نہیں یعنی مکروہ تحریمی دنا جائز نہیں ورنہ وضو تو ہر ذکر کیلئے مستحب ہے اور اس کا ترک خلاف اولیٰ۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجمع صحابہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع فرما کر علانیہ برسر منبر فرمایا کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنت عبده و خادمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں حضور کا بندہ تھا اور حضور کا خدمتگار تھا یہ حدیث وہابیہ کے امام الطائفہ اسماعیل دہلوی کے دادا اور زعم طریقت میں پردادا جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے ازالتہ الخفا میں بحوالہ ابو حنیفہ و کتاب الریاض النضرہ لکھی اور اس سے سند لی اور مقبول رکھی۔ مثنوی شریف میں قصہ خریداری بلال رضی اللہ عنہ ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عرض کیا۔

گفت مادو بندگان کوئے تو کردمش آزاد ہم برروئے تو

اللہ عزوجل فرماتا ہے قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ هو الغفور الرحیم اے محبوب تم اپنی تمام امت سے یوں خطاب فرماؤ کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخشت دیتا ہے بیشک وہی ہے بخشنے والا مہربان۔ حضرت مولوی معنوی قدس سرہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

بندہ خود خواندا حمد در رشاد جملہ عالم را بخواں قل یعباد

طرفہ یہ کہ وہابیہ حال کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب بھی جب تک مسلمان کہلاتے تھے حاشیہ شائم امدادیہ میں قرآن کریم کا یہی مطلب ہونے کی تائید کر گئے کہ تمام جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بندہ ہے۔ اب گنگوہی اصطباغ پا کر شاید اسے ہر شرک سے بدتر شرک کہیں گے حالانکہ ہر شرک سے بدتر شرک کے مرتکب خود گنگوہی صاحب ہیں براہین قاطعہ میں صاف صاف شیطان کو خدا کا شریک مانا ہے جس کا بیان علمائے حریم شریفین کے فتاویٰ مسعہ بہ حسام الحرمین علی منخر الکفر والمین میں اور اس مسئلہ عبد المصطفیٰ کی تمام تفصیل ہمارے رسالہ بذل الصفا بعد المصطفیٰ میں ہے اے مسکین عبد اللہ بمعنی خلق خدا و ملک خدا تو ہر مومن و کافر ہے مومن وہی ہے جو عبد المصطفیٰ ہے امام الاولیا و مرجع العلماء حضرت سیدنا سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں من لم یر نفسه فی ملک النبی

صلی اللہ علیہ وسلم لا ینذوق حلاوة الایمان جو اپنے آپ کو نبی ﷺ کا مملوک
نجانے ایمان کا مزہ نہ چکھے گا۔ آخر نہ دیکھا جب اللہ عزوجل نے محمد ﷺ کا نور سیدنا آدم
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشانی میں ودیعت رکھا اور اسی نور کی تعظیم کیلئے تمام ملائکہ کرام علیہم
الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کا حکم دیا سب نے سجدہ کیا ابلیس لعین نے نہ کیا کیا وہ اس وقت عبد اللہ
ہونے سے نکل گیا اللہ کا مخلوق اللہ کا مملوک نہ رہا حاشا یہ تو ناممکن ہے بلکہ نور مصطفیٰ ﷺ کی
تعظیم کو نہ جھکا عبد المصطفیٰ نہ بنا لہذا مردود ابدی و ملعون سرمدی ہوا۔ آدمی کو اختیار ہے چاہے
عبد المصطفیٰ بنے اور ملائکہ مقربین کا ساتھی ہو یا اس سے انکار کرے اور ابلیس لعین کا ساتھ
دے والعیاذ باللہ رب العلمین واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹: زید کہتا ہے کہ مولانا صاحب احمد رضا خان تمہید ایمان میں ہر ایک جگہ لکھتے ہیں
کہ دیکھو تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے تو کیا مولوی صاحب کا خدا جل جلالہ نہیں ہے۔

الجواب: جاہل اپنی جہالت یا حق کی عداوت سے اعتراض کے لئے مونہہ کھول دیتا ہے
اور نہیں جانتا یا پرواہ نہیں کرتا کہ اس کا اعتراض کہاں کہاں پہنچا انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین
و خود حضور سید العلمین و قرآن عظیم سب پر اعتراض ہوا ﷺ علی المصطفیٰ و علیہم و بارک و سلم
یہاں سینکڑوں آیات و احادیث ہیں بطور نمونہ چند ذکر کریں آیت افقلت استغفروا
ربکم انہ کان غفارا سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رب سے اپنی قوم کی شکایت
میں عرض کرتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا تمہارا رب بہت بخشنے والا ہے تم اس سے معافی
چاہو کیا معاذ اللہ وہ نوح علیہ السلام کا رب نہیں آیت ۲ اویقوم استغفروا ربکم ثم توبوا
الیہ سیدنا ہو و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفار عاد سے فرمایا اے میری قوم تم اپنے رب سے
بخشش چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ۔ کیا معاذ اللہ وہ ہود (علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رب
نہیں) آیت ۳۔ قال ربکم و رب ابائکم الاولین سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرعون کو بتایا کہ اللہ وہ ہے جو تمہارا رب ہے اور تمہارے اگلے باپ داداؤں کا کیا معاذ
اللہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رب نہیں آیت ۴۔ انہیں نے قوم سے فرمایا عجبتکم امر ربکم
تمہارے رب کا حکم آنے والا تھا تم نے اس کا انتظار نہ کیا۔ آیت ۵۔ واذ قال موسیٰ

لقومہ یقوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الی بارئکم
 فاقتلوا انفسکم ذلکم خیر لکم عند بارئکم اور یاد کرو اے محبوب جب موسیٰ
 نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے کچھڑا اختیار کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے
 خالق کی طرف توبہ کرو۔ اپنی جانیں قتل کرو یہ تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے لئے بھلا
 ہے۔ کیا معاذ اللہ وہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خالق نہیں آیت ۶۔ انی امنت بر ربکم
 فاسمعون حبیب بخار ﷺ نے اپنی قوم کے کفار سے کہا میں تمہارے رب پر ایمان لایا
 میری بات سنو۔ کیا انکار رب نہ تھا اور اس کہنے پر داخل جنت کئے گئے قیل ادخل الجنة
 آیت ۷۔ قالو معذرة الی ربکم ولعلہم یتقون۔ نجات پانے والے خاموش رہنے
 والوں سے بولے کہ ہم جو نافرمانوں کو گناہ سے منع کرتے ہیں اس لئے کہ تمہارے رب
 کے حضور ہمارے لیے عذر ہو اور یوں کہ شاید یہ لوگ ڈریں۔ کیا انکار رب نہ تھا اور نجات
 انہوں نے پائی جنہوں نے تمہارا رب کہا تھا کہ انجینا الذین ینہون عن السوء
 الایہ ہم نے ان کو نجات دی جو بدی سے منع کرتے تھے۔ آیت ۸۔ انی قد جئتکم
 بایۃ من ربکم سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا میں تمہارے
 رب کے پاس سے نشانی لیکر آیا ہوں کیا معاذ اللہ ان کا رب نہیں۔ آیت ۹۔ حتی اذا
 فزع عن قلوبہم قالوا ما ذا قال ربکم قالوا الحق وَهُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ۔ جب
 آسمانوں پر وحی اترتی اور ملائکہ پر غشی چھا جاتی ہے جب اس سے افاقہ ہوتا ہے جبریل امین
 وغیرہ سے پوچھتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا تو وہ کہتے ہیں حق فرمایا اور وہی بلند بڑائی
 والا کیا وہ ان فرشتوں کا رب نہیں آیت ۱۰۔ وَنَادٰی اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ
 قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوا نَعَمْ
 بہشتیوں نے دوزخیوں کو پکار کر کہا کہ ہم نے تو پایا جو ہمارے رب نے ہمیں سچا وعدہ دیا تھا
 کیا تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے تمہیں سچا وعدہ دیا بولے ہاں۔ یہاں غالباً معترض کو
 یہ سوچھے گی کہ بہشتیوں نے دور رب مانے ایک رب اپنا جس کا وعدہ انہوں نے سچ پایا دوسرا
 رب دوزخیوں کا جس کے وعدے کا حال ان سے پوچھ رہے ہیں کہ ہمارے رب کا وعدہ تو

سچا ہوا تم اپنے رب کے وعدے کی خبر کہو۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظم۔
 حدیث صحاح ستہ میں جریر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں انکم سترون ربکم کما ترون هذا القمر لا تضامون فی رؤیتہ بیشک تمہارے رب کا تمہیں دیدار ہوگا۔ جیسے اس چاند کو سب بے مزاحمت دیکھ رہے ہیں حدیث ۲۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں قال ربکم انا اهل ان اتقے فلا يجعل معی الہ فمن اتقی ان يجعل معی الہا فانا اهل ان اغفرلہ تمہارا رب فرماتا ہے میں اس کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈریں کسی کو میرا شریک نہ کریں۔ پھر جو اس سے بچا تو میں اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت فرماؤں حدیث ۳۔ ابوداؤد و نسائی بسند صحیح بریدہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں لا تقولوا للمنافق سید فانه ان یکن سید افقدنا سخطہ ربکم عزوجل منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تمہارے رب کا تم پر غضب ہوا حدیث ۴۔ ابوداؤد و ترمذی بافادہ تحسین و صحیح امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا ان ربک و تعالیٰ لیعجب من عبدہ قال رب اغفر لی ذنوبی بیشک تمہارا رب اپنے بندے سے بہت خوش ہوتا ہے جب بندہ کہتا ہے الہی میرے گناہ بخش دے حدیث ۵۔ بیہقی جابر رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں بارہویں ذی الحجہ کو خطبہ فرمایا اس میں ارشاد فرمایا یا ایہا الناس ان ربکم واحد وان اباکم واحد اے لوگو تمہارا رب ایک اور تمہارا باپ ایک حدیث ۶۔ امام احمد و حاکم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں قال ربکم لوان عبادی اطاعونی لا سقیمہم البطر باللیل و لا طلعت علیہم الشمس بالنہار ولما سمعتہم صوت الرعد یعنی تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے اگر میرے بندے میری فرمانبرداری کرتے تو میں رات کو انہیں بارش دیتا اور دن کو کھول دیتا اور انہیں ہادل کی گرج نہ سناتا۔ حدیث ۷۔ صحیح ابن خزیمہ میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ہے سلخ شعبان کو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ فرمایا اور اس میں رمضان مبارک کے فضائل و رغائب ارشاد کیے از انجملہ فرمایا واستکثروا فیہ من اربع

خصال خصلتین ترضون بہما ربکم و خصلتین لا غنی بکم عنہما فاما
 الخصلتان اللتان ترضون بہما ربکم فشہادۃ ان لا الہ الا اللہ وتستغفر ونہ
 واما الخصلتان لاغنی بکم عنہما فتسألون اللہ الجنة وتعوذون بہ من
 النار۔ اس مہینے میں چار باتوں کی کثرت کرو دو باتیں وہ جن سے تمہارا رب راضی ہو اور دو
 کی تمہیں ہر وقت ضرورت وہ دو جن سے تمہارا رب راضی ہو کلمہ شہادت واستغفار ہیں اور دو
 جن کی تمہیں ہمیشہ ضرورت ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور دوزخ سے اس کی پناہ
 چاہو حدیث ۸۔ طبرانی کبیر میں محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
 ان لربکم فی ایام دھرکم نفحات فتعرضوا لہا لعل ان یصیبکم نفعۃ
 منها فلا تشقون بعدہا ابدا بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے دنوں میں کچھ
 خاص تجلیاں ہیں ان کی جستجو کرو شاید تم پر ان میں سے کوئی تجلی ہو جائے تو کبھی بد بختی نہ آنے
 پائے حدیث ۹۔ امام احمد عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے راوی میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور
 کچھ مسائل پوچھے ازاں جملہ یہ کہ سب سے بہتر ہجرت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان
 تہجر ما کرہ ربک یہ کہ جو بات تمہارے رب کو ناپسند ہے اس سے کنارہ کرو۔ حدیث
 ۱۰۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے
 دن سرداران کفار قریش سے چوبیس کی لاشیں ایک ناپاک گندے کنویں میں پھینکوا دیں اور
 عادت کریمہ تھی کہ جو مقام فتح فرماتے وہاں تین شب قیام فرماتے جب بدر میں تیسرا دن
 ہوا ناقہ شریفہ پر کجاوہ کسنے کا حکم دیا اور خود مع اصحاب اکرام اس کنویں پر تشریف لے گئے
 اور ان کافروں کو نام بنام مع ولدیت پکار کر فرمایا کہ اے فلاں بن فلاں بن فلاں
 ایسرکم انکم اطعتم اللہ ورسولہ فانا وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فہل
 وجدتم ما وعد ربکم حقا کیوں کیا اب تمہیں خوش آتا ہے کہ کاش اللہ و رسول کا حکم
 مانا ہوتا ہم نے تو پایا جو ہمارے رب نے ہمیں سچا وعدہ دیا کیا تمہیں بھی ملا جو تمہارے رب
 نے سچا وعدہ تم سے کیا۔ یہ دسویں حدیث دسویں آیت کی مثل ہے۔ رہا یہ کہ کس جگہ ہمارا
 رب کہنا زیادہ مناسب ہوتا ہے اور کس جگہ تمہارا رب کہنا یہ فن بلاغت و معرفت مقتضائے

حال سے متعلق ہے جاہل معترضین کے سامنے اس کا ذکر فضول۔ تھوڑی تمیز والا اپنے باہمی محاوروں میں اتنا دیکھ سکتا ہے کہ اگر ایک شخص کے بعض بیٹے نافرمان ہوں اور فرمانبردار بیٹا انہیں ہدایت کرے تو یو ہیں کہے گا کہ بھائیو یہ تمہارے باپ ہیں۔ دیکھو تمہارے باپ کیا فرماتے ہیں اس وقت یہ کہنے کا موقع نہیں کہ دیکھو یہ میرے باپ ہیں اس کی نظیر وہی ہے جو ابھی حدیث پنجم میں گزری کہ اے لوگوں تمہارا باپ ایک ہے یعنی آدم علیہ الصلاۃ والسلام اس وقت انہیں اپنا باپ نہ فرمایا حالانکہ عالم صورت میں بیشک وہ حضور اقدس ﷺ کے باپ ہیں اگرچہ عالم معنی میں حضور اقدس ﷺ آدم و عالم سب کے باپ ہیں ولہذا مدخل امام ابن الحاج مکی میں ہے سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام جب حضور اقدس ﷺ کو یاد کرتے یوں کہتے یا ابنی صوره و ابائی معنی اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ ﷺ و علیہ و علی الانبیاء واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۔ مولود شریف شرف الانام کے آخر میں جناب سید حاجی محمد شاہ میاں ابن سید ابا میاں ساکن جام نگر ملک کاٹھیاوار لکھتے ہیں کہ اس ملک میں اکثر لوگ مسائل ضروری سے بالکل ناواقف ہیں اور جوار دو خواں ہیں وہ بھی فقہ کی کتابوں سے دور بھاگتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ فرائض کا جاننا فرض ہے اور جو شخص ضروری مسائل سے آگاہ نہیں اس کی امامت اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست نہیں مولنا صاحب اگر اس مسئلہ کی یہی صورت ہے تو اکثر لوگ نماز کے فرائض سے ناواقف ہیں اور ذبح کرتے ہیں تو یہ کھانا تو حرام ہوا

الجواب: ہر کام کیلئے اتنے مسائل کا جاننا ضروری ہوتا ہے جس قدر اس کام کے صحت و فساد و حلت و حرمت سے متعلق ہیں ذبح کیلئے نماز کے فرائض جاننا کچھ ضروری نہیں جیسے نماز کیلئے ذبح کے شرائط جاننے کی حاجت نہیں پھر ان کا نہ جاننا کبھی تو مطلقاً اس کام کے بطلان کا موجب ہوتا ہے جبکہ جاننا شرط ہو جیسے کوئی شخص نماز پڑھے اور یہ اسے نہ معلوم ہو کہ نماز فرض ہے یا ظہر کی نماز پڑھی اور یہ معلوم نہیں کہ وقت ہو گیا ہے شک کی حالت میں پڑھی نماز نہ ہوگی اگرچہ واقع میں وقت ہو گیا ہو اور کبھی ان کا نہ جاننا اس وقت موجب فساد و حرمت ہوتا ہے جبکہ نہ جاننے کے باعث عمل میں نہ آئیں اور اگر عمل میں آ جائیں اگرچہ

بے جانے تو کام ٹھیک ہو گیا جیسے غسل میں ناک کا پورا نرم بانسا اندر سے دھل جانا فرض ہے اگر پانی وہاں تک نہ پہنچا غسل نہ ہو گا نماز باطل ہوگی عمر بھر ناپاک رہے گا اور اگر اتفاقاً پانی وہاں تک بلا قصد چڑھ گیا کہ اس سب جگہ کو دھو گیا غسل ہو گیا اگرچہ اسے اس فرض کی خبر نہ تھی۔

ذبح میں جو شرطیں ہیں مثلاً تسمیہ جسے تکبیر کہتے ہیں اور چار رگوں میں سے تین کٹ جانا ان میں اختلاف ہے بعض ان کو قسم اول سے کہتے ہیں یعنی ان کا جانا ضروری ہے ان کے طور پر شرف الانام کی وہ تحریر صحیح ہے اور رائج یہ ہے کہ انکا واقع ہو جانا ضرور ہے اگرچہ اسے ان کی شرطیت کا علم نہ ہو اس طور پر وہ قول صحیح نہیں ذبیحہ اسوقت نادرست ہوگا کہ قصداً تکبیر نہ کہے یا تین سے کم رگیں کٹیں اور اگر تکبیر کہی اور رگیں کٹ گئیں ذبیحہ حلال ہو گیا اگرچہ یہ شخص ذبح کے ضروری مسائل سے آگاہ نہ ہو درمختار میں ہے ۱۔ شرط کون الذابح یعقل التسمیۃ و الذبح ردالمختار میں ہے ۲۔ اوفی الهدایۃ ویضبط و اختلف فی معناه فی العناۃ قیل یعنی یعقل لفظ التسمیۃ وقیل یعقل ان حل الذبیحۃ بالتسمیۃ ویعلم شرائط الذبح من فری الوداج والحلقوم اہ و نقل ابو السعود عن مناهی الشرنبلالیۃ ان الاول الذی ینبغی العمل بہ لان التسمیۃ شرط فی شرط حصولہ لا تحصیلہ اہ وھکذا ظہر لی قبل ان اراہ مسطوراً ویؤیدہ ما فی الحقائق والبزازیۃ لوترک التسمیۃ ذاکراً لها غیر عالم بشرطیتها فهو فی معنی الناسی اہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۔ ترجمہ شرط ہے کہ ذبح کرنے والا تکبیر اور ذبح کو جانتا ہو ترجمہ اس کے ساتھ ہدایہ میں ضبط کا لفظ پڑھایا یعنی یہ خوب سمجھ کر دلشیں کر لیا ہو اور اس میں ملا کو اختلاف ہوا معنیہ میں ہے۔ بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ لفظ تکبیر معلوم ہو بعض نے کہا یہ بھی جانا شرط ہے کہ ذبیحہ بے تکبیر حلال نہیں ہوتا اور یہ بھی جانا کہ ذبح میں ان رگوں کا کٹنا شرط ہے لہٰذا علامہ ابو السعود نے علامہ شرنبلالی سے نقل کیا کہ پہلے ہی قول پر عمل کرنا چاہیے اس لئے کہ تکبیر ایک شرط ہے اور شرائط کا ہو جانا کفایت کرتا ہے۔ یہ ضرور نہیں کہ بالقصد انہیں جان کر حاصل کیا جائے لہٰذا اس لکھا ہوا دیکھنے سے پہلے خود مجھے بھی یہی ظاہر ہوا تھا اور اس کا مویہ ہو کتاب حقائق و فتاویٰ نازیہ کا یہ مسئلہ کہ اگر یہ نہ جانتا تھا کہ تکبیر کہنا شرط ہو اس لئے بے تکبیر ذبح کیا تو وہ ایسا ہے جیسے بھول کر تکبیر نہ کہی انتہی ۱۲

مسئلہ ۲۱ تا ۲۳: اسلام کی چوتھی بنیاد زکوٰۃ دینا سوائے قرض کے ساڑھے باون تولہ چاندی جس عاقل و بالغ کے پاس ہو یا اتنی ملکیت سوائے گھر رہنے کے اور لباس اور ضروری اسباب اور جانور سواری کے ہو اس پر ہر برس سو روپے پر اڑھائی زکوٰۃ ہے۔ زید کہتا ہے کہ اگر زیور عورت کو ایک سے لیکر دس ہزار کا ہو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے یہ ضروری زیور ہے۔ ہاں جو زیور ڈبل ہو اس پر زکوٰۃ ہے اس طرح سے لباس کا مولانا صاحب یہ قول زید کا حق ہے یا برخلاف شرع کے ہے ۲۲ اور شرع میں حد کہاں تک ہے گھر اور لباس اور ضروری اسباب اور جانور سواری کا ۲۳ اگر سوائے گھر کے اور مکان ہے تو اس پر زکوٰۃ کیا قیمت سے نکالیں گے یا اس کے کرایہ پر۔

الجواب: زید غلط کہتا ہے زیور اصلاً ضروری و حاجت اصلیہ نہیں اگر سونے یا چاندی کا ایک چھلایا ایک تار بھی ہو ضرور زکوٰۃ میں شامل کیا جائے گا جبکہ دین وغیرہ حاجات اصلیہ سے فارغ ہو در مختار میں ہے اللّٰزم فی مضروب کل منها و معمولہ ولو تبراً اوحلیاً مطلقاً مباح الاستعمال اولو للتعجل لانہما خلقا اثماً فیز کیہما کیف کانا ربع عشر زیور پر زکوٰۃ فرض ہونے میں بکثرت احادیث آئی ہیں اور یہ کہ جس زیور کی زکوٰۃ نہ دی جائے اسی شکل کا زیور نار جہنم کا بنا کر پہنایا جائے گا۔ مکان و لباس و اسباب و سواری میں لوگوں کی حاجتیں مختلف ہوتی ہیں کسی کو چار گز کی کوٹھڑی کافی ہے کسی کو قلعہ درکار ہے علیٰ ہذا القیاس پھر ہے یہ کہ زکوٰۃ صرف تین باتوں پر ہے اول سونا چاندی اور نوٹ اور شلنگ اور اکنیاں اور پیسے بھی جب تک بازار میں چلیں اسی میں داخل ہیں۔ دوم تجارت کیلئے جو مال خریدا اگر چہ مٹی ہو سوم چرائی پر چھوٹے ہوئے اونٹ گائے بھینس بھیڑ بکری دنبہ سب کے نہ ہوں خواہ مادہ اور امام کے نزدیک گھوڑی بھی نیز گھوڑا اگر جوڑا ہو ان کے سوا کسی شے پر زکوٰۃ نہیں اگر چہ لاکھوں روپے کے دیہات مکانات موتی جواہر ہوں۔ ہاں گاؤں مکانوں کے محصول یا کرائے کے روپوں اشرفیوں پیسوں نوٹوں کو شامل مال زکوٰۃ کیا جائے گا۔ سواری کے جانور پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی سواری کا جانور اچاندی سونا پتھر اون یا سکے یا کوئی برتن وغیرہ بنا ہوا خواہ زیور چاہے اس کا استعمال جائز ہو یا نہ ہو خواہ محض آرائش کیلئے ہو ہر طرح ان پر چالیسواں حصہ لازم ہے کہ وہ پیدائشی شے ہیں تو کیسے ہی ہوں (ان کی زکاۃ دیکھا)۔

موجود ہونا کچھ وجوب زکوٰۃ کی شرط نہیں۔ زکوٰۃ چوتھی بنا نہیں بلکہ تیسری ہے کہ روزوں سے مقدم اور نماز کے بعد ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴: پانچویں بنا حج بیت اللہ کا عمر میں ایک بار کرنا فرض باقی مستحب ہے اگر آنے جانے کا خرچ ہو اور اس کے آنے تک اس کے بال بچوں کے لئے نفقہ بھی ہو اور راستہ امن کا ہو اور قزاقوں کا غلبہ نہ ہو۔ مسئلہ دیوانے اور بیمار اور اندھے اور لنگڑے اور قیدی پر حج فرض نہیں اور زادراہ ہوتے ہوئے جو شخص حج ادا نہ کرے ایسوں کے حق میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا یعنی روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کوئی مالک ہو زادراہ اور خرچ اور سواری کا کہ پہنچا دے اس کو مکہ معظمہ تک باوجود اس کے حج نہ کیا پس فرق نہیں اس پر یہ کہ وہ مرے یہودی یا نصرانی ہو کر زید کہتا ہے جب لبیک کا آواز نہیں ہوا تو کیسے حج کو آدمی چلا جاسکتا ہے خداوند کریم جل جلالہ نے زادراہ کر دیا تو یہ لبیک کا آواز نہیں تو اوپر گزری حدیث شریف حضور اقدس ﷺ کی کیا جھوٹی ہے زید کے نزدیک۔

الجواب: زید جاہلانہ جتیں کرتا ہے لبیک نہ کہنا کس کا قصور ہے اُسی کا تو ہے جس نے اللہ کے خلیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اللہ کے حکم سے اللہ کے گھر کی طرف ندا فرماتے اپنے باپ کی پشت میں سنا اور منظور نہ کیا لبیک نہ کہا اسی نے کہنے اور پیدا ہو کر اس پر قائم رہنے اور باوصف قدرت کبھی حج نہ کرنے کی یہ سزا ہے کہ معاذ اللہ چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر۔ زید اگر حدیث کو جھٹلائے گا آیت کریمہ کو کیا کرے گا وہاں بھی حج کی فرضیت ارشاد فرما کر صاف فرما دیا ومن كفر فان الله غني عن العالمين اور جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے مسئلہ یہ ہے کہ جو حج کو خدا کا فرض نہ جانے وہ حقیقتاً کافر ہے اور جو باوصف قدرت حج کو نہ جائے وہ کفران نعمت کرتا ہے پھر اگر قادر تھا اور حج کا قصد ہی نہ کیا یہاں تک کہ مر گیا تو یہ حکم کو معاذ اللہ ہلکا جانے کا پہلو ہے اور اس پر خاتمہ بدہونی کی

وعید ہے پھر جسے چاہے وعید سے بچالے کہ وعیدیں سب مقید بمشیت ہیں ویغفر ما دون ذلك لمن يشاء والله تعالى اعلم۔

مسئلہ ۲۵ تا ۳۰: میت کو کفن دیا جاتا ہے اور کفنی پر آب زمزم چھڑک کر اور خاک شفا سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ لکھنا اور بعد نماز جنازہ ۲۶ اور بعد نماز جنازہ قبر میں میت کو اتار کر سورہ اخلاص کی مٹی دینا اور ۲۷ بعد میت کے مونہہ کی طرف عہد نامہ عربی لکھ کر قبر میں دیوار میں رکھنا ۲۸ اور بعد قبر بند کر کے قبر کو گول حلقہ باندھ کر سورہ مزمل پڑھنا ۲۹ اور فاتحہ پڑھ کر لوگ دور جاویں اس کے بعد قبلہ رو ہو کر اذان دینا اور ۳۰۔ گھر سے جنازہ لیکر روانہ ہوتے وقت حضور اقدس ﷺ کی نعت میں قصائد اردو یا عربی پڑھنا یہ فعل کار خیر ہے یا نہیں اور اس سے میت کو خداوند کریم جل جلالہ کی طرف سے رحمت کا حصہ ملتا ہے یا نہیں اور زید کہتا ہے یہ درست نہیں ہے۔

الجواب: کفن پر کلمہ طیبہ یا عہد نامہ لکھنے کی اجازت آئی۔ درمختار میں ہے۔ کتب علی جبهة الميت او عمامة او كفنه عهدنامه يرجی ان یغفر الله تعالى للمیت۔ یعنی میت کی پیشانی یا عمامے یا کفن پر عہد نامہ لکھیں تو امید ہے کہ اللہ عزوجل اس میت کی مغفرت فرمائے حلبی علی الدر میں ہے المعنی ان یکتب شیء مما یدل انه علی العهد الازل الذی بینه و بین ربہ يوم اخذ الميثاق من الایمان والتوحد والتبرک باسمائه تعالیٰ و نحو ذلك یعنی وہی خاص دعا ہونا کچھ ضرور نہیں جو عہد نامہ کہلاتی ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ کوئی ایسی چیز لکھیں جو اس عہد پر قائم رہنے کی دلیل ہو جو اللہ عزوجل نے اس سے روز الست لیا تھا کہ اسے ایک جاننا اور ایمان پر قائم رہنا اور یہ کہ بندہ اسمائے الہیہ اور ان کے قریب اور معظم کلمات سے برکت لینے والوں سے ہے اتھے یعنی یہ خود بھی دلیل ایمان ہے اس مسئلہ کی کامل تفصیل و تحقیق جمیل ہمارے رسالے الحرف الحسن فی الكتابة علی الکفن میں ہے ۲۷۔ اور اولیٰ یہ ہے کہ عہد نامہ یا شجرہ طیبہ قبر میں طاق بنا کر اس میں رکھیں کہ میت کے بدن سے اگر کچھ رطوبت نکلے تو اس سے محفوظ ہی رہے۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی نے یہ طاق قبر کے سرھانے بتایا اور فقیر کے نزدیک دیوار

قبلہ میں ہونا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میت کے رو برو پیش نظر رہے شاہ صاحب موصوف کے رسالہ فیض عام میں ہے۔

سوال: شجرہ درقبر نہادہ خواہ شد یا نہ وا اگر نہادہ خواہ شد ترکیب آں عنایت شود

الجواب: شجرہ درقبر نہادن معمول بزرگان ست لیکن ایں رادو طریق ست اوّل اینکہ بر سینہ مردہ دروں کفن یا بالائے کفن گزارند ایں طریق رافقہا منع مینکنند و میگویند کہ از بدن مردہ خون دریم سیلان میکنند و موجب سوئے ادب با سمائے بزرگان۔ مشود و طریق دوم ایں ست کہ جانب سر مردہ اندرون قبر طاقیہ بگزارند و دران کاغذ شجرہ را نہند سورہ اخلاص کی مٹی دینا بھی نام الہی و کلام الہی سے تبرک ہے اور اسی میں داخل ہے جو ابھی حلبی در مختار سے منقول ہوا کہ والتبرک با سماء تعالیٰ ۲۸ سورہ منزل قرآن کریم ہے اور قرآن کریم نور و ہدی و دفع بلا و موجب نزول رحمت و ہزاران ہزار برکت اور گرد قبر حلقہ باندھنے میں حرج نہیں مگر اس کا لحاظ ضرور ہے کہ کسی پہلی قبر پر پاؤں نہ پڑے۔ قبر پر پاؤں رکھنا بے مجبوری محض ناجائز ہے یہاں تک کہ علمائے کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ جس کے عزیز کے گرد اور مسلمانوں کی قبریں ہو گئیں کہ یہ ان کی قبروں پر پاؤں رکھے بغیر اپنے عزیز کی قبر تک نہیں جاسکتا تو وہاں تک جانے کی اجازت نہیں دور ہی سے فاتحہ پڑھے در مختار میں ہے ا یکرہ المشی فی طریق ظن انہ محدث حتی اذا لم یصل الی قبرہ الا برطء قبر ترکہ اور حلقہ باندھ کر سب پڑھیں تو ضرور احسن ہے مگر اس حالت میں لازم ہوگا کہ سب آہستہ پڑھیں قرآن مجید میں منازعت کہ سب اپنی اپنی آواز پڑھیں اور ایک دوسرے کی نہ سنیں ناجائز و حرام ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے واذا قرى القران فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور بالکل چپ رہو اس امید پر کہ رحمت کئے جاؤ۔ ۲۹۔ لوگوں کی واپسی کا انتظار تلقین میں ہے کہ اکثر اوقات نکیرین سوال کیلئے اسوقت آتے ہیں جب لوگ دفن سے واپس جاتے ہیں کہ مقصود امتحان ہے اور امتحان تنہائی میں زیادہ ہے جب تک مجمع قبر کے گرد ہے میت کا دل انہیں دیکھ کر قوی رہے گا لہذا تنہائی دیکھ کر آتے ہیں وحسبنا اللہ و نعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ترجمہ قبرستان کے جس راستے کی نسبت گمان غالب ہو کہ یہ نکالا گیا ہو اس میں چلنا ممنوع ہو یہاں تک کہ اگر کسی قبر تک

دوسری قبر پر پاؤں رکھ کر جانا پڑے تو اسے ترک کرے ۱۲

اذان میں اس انتظار کی حاجت نہیں بلکہ ذن کرتے ہی معاہدہ ہونی چاہیے کہ اس سے مقصود دفع وحشت و دفع شیطان و نزول رحمت و حصول اطمینان ہے اس کی تحقیق کامل ہمارے رسالہ اذان الاجرنی اذان القبر میں ہے جنازے کے ساتھ کلمہ شریف یا درود شریف یا نعت شریف پڑھنا کوئی حرج نہیں رکھتا یہ سب ذکر الہی ہیں اور حدیث صحیح کا ارشاد ہے ما من شیء الحی من عذاب اللہ من ذکر اللہ کوئی چیز ذکر الہی کے برابر عذاب الہی سے بچانے والی نہیں یہ سب ذکر رسول اللہ ﷺ ہیں اور اجلہ ائمہ سے ماثور ہے کہ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانبردار غلاموں کا جہاں ذکر آتا ہے وہاں رحمت الہی اترتی ہے فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأس الصالحین پھر حضور پر نور تو حضور پر نور ہیں صالحین انہیں کے فرمانبرداری کے سبب صلاح سے معمور ہیں اس مسئلے کی تحقیق ہمارے فتاویٰ میں ہے وہاں بفضلہ تعالیٰ ازالہ اوہام ہے وباللہ التوفیق واللہ تعالیٰ اعلم افعال مذکورہ کی نسبت زید کا دعویٰ کہ یہ درست نہیں اگر بر بنائے وہابیت ہے تو وہابیت خود بیدینی و ضلالت ورنہ مقاصد شرع سے جہالت ہے جس بات سے اللہ و رسول جل و علا و ﷺ نے منع نہ فرمایا یہ اسے منع کرنے والا کون۔ یہ مباحث بارہا طے ہوئے اور طریقہ سلامت وہ ہے جو امام اجل عارف باللہ ناصح فی اللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے کتاب مستطاب البحر المورد وفي الموثيق والصهوات میں فرمایا کہ اخذ علينا العهدان لا نمکن احدا من الاخوان ينكر شياء ما اتبع المسلمون على وجه القربة الى الله تعالى وراءه حسنا فان كل ما اتبع على هذا الوجه من توابع الشريعة وليس هو من قسم البدعة المذمومة في الشرع یعنی ہم سے عہد لئے گئے ہیں کہ اپنے کسی دینی بھائی کو اسکی قدرت نہ دیں کہ وہ کسی ایسی چیز کا انکار کرے جو مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کے لیے نئی پیدا کی ہو اور اسے اچھا جانا ہو کہ جو کچھ اس طرح پر نیا پیدا ہوتا ہے وہ سب شریعت کے توابع سے ہے اور وہ اس بدعت سے نہیں جس کی شرع میں مذمت ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۱ تا ۳۳: جہاں سب مسلمان برادران اتفاق کے ساتھ ایک جگہ نماز کے لئے مقرر کریں اور مسلمانوں کا قبرستان بھی وہاں قائم کر لیں اور اس جگہ میں گورنمنٹی کچہری نہیں ہے اور جمعہ وعیدیں کی نماز بھی وہاں قائم کریں اور پیش امام مقرر کریں اور ایک مکان عبادتگاہ کے نام سے بنایا جاوے وہاں۔ جمعہ اور عیدین کی نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں اور یہ جگہ کے سوا دور یا نزدیک میں مسجد بھی نہیں اور میت ہو جائے تو وہ بھی ۵۰ یا ۶۰ میل سے یہاں مقابر میں دفن کیا جاتا ہے اور جنگل ہے مثلاً بھوٹا بھوٹی ہے ۳۲ اور بعضے علما فرماتے ہیں کہ بعد نماز جمعہ چار رکعت احتیاطی بعد الجمعہ پڑھیں لیکن ہر رکعت پر پڑھیں کیا حکم ہے اس صورت میں شرع سے اور جو پڑھیں ان کو منع کیا جائے یا نہیں۔

الجواب: جمعہ وعیدین کی صحت و جواز کے لئے ہمارے ائمہ رضی اللہ عنہم کے مذہب میں شہر شرط ہے اور شہر کی صحیح تعریف یہ ہے کہ وہ آبادی جس میں متعدد محلے اور دوامی بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات ہوں اور اس میں کوئی حاکم یا اختیار ایسا ہو کہ مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے اگرچہ نہ لے غنیہ شرح مدنی میں ہے ! صرح فی التحفة عن ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ بلدة کبیرة فیہا سکک و اسواق ولہا رساتیق و فیہا وال یقدر علی انصاف المظلوم من الظالم بحششتہ و علمہ او علم غیرہ یرجع الناس الیہ فیما یقع من الحوادث و ہذا ہوا الاصح اور یہیں سے ظاہر کہ مراد اسلامی شہر ہے ورنہ مثلاً اگر بت پرستوں کا کوئی شہر ہو جس کا بادشاہ بھی بت پرست اور دس لاکھ کی آبادی سب بت پرست چار پانچ مسلمان وہاں تاجرانہ جائیں اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کریں ان پر وہاں جمعہ قائم کرنا فرض ہو جائے جبکہ بادشاہ مانع نہ آتا ہو اس کے لئے شرع مطہر سے کوئی ثبوت نہیں عموماً قطعاً مخصوص ہیں اور ظاہر الروایۃ میں حدود مصر یقیناً اسلامی سے خاص اور روایت نادرہ جسے آجکل ناواقفوں نے بے سمجھے ذریعہ پامالی مذہب کر رکھا ہے اس میں بھی امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کے لفظ یہ ہیں اترجمہ تحفۃ الفقہاء میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے تصریح ہے کہ شہرہ بڑی آبادی ہے جس میں متعدد محلے اور بازار ہوں اور اس کے متعلق دیہات ہوں اور اس میں شہر کا حاکم ہو کہ اپنی شوکت اور اپنے یا دوسرے کی علم کے ذریعہ سے مظلوم کا انصاف ظالم سے لینے پر قادر ہو لوگ اس کے یہاں ناٹھیں رجوع کرتے ہوں اور یہی تعریف سب سے زیادہ صحیح ہو۔

جو امام ملک العلماء نے بدائع پھر امام ابن امیر الحاج نے حلیہ میں ذکر فرمائے کہ ۱۔ اذا اجتمع فی قریۃ من لا یسعہم مسجد واحد بنی لہم جامعاً ونصب لہم من یصلی بہم الجمعة روشن ہے کہ بنی اور نصب کی ضمیریں سلطان الاسلام کی طرف ہیں اور اسی پر وہ حدیث ناطق جس سے ہمارے علماء بالاتفاق استدلال کرتے آئے کہ ۲۔ لہ امام عادل اوجائر تو غیر اسلامی شہر محل جمعہ نہیں و من ادعی خلافہ فعلیہ البیان اسلامی بستی وہ ہے جس کی عام آبادی فی الحال مسلمان آزاد یا زیر سلطنت اسلامی ہے یا پہلے ان دو حالتوں سے ایک پر تھی اب غلبہ کفار ہوا مگر اس کے چاروں طرف اسلامی غلبہ ہے یا یہ بھی نہیں تو جب سے اب تک بعض شعائر اسلام بلا مزاحمت جاری ہیں اگرچہ بادشاہ و حکام سب نامسلم ہوں یہ اس نفیس تفصیل کا خلاصہ ہے جو ہم نے اپنے فتاویٰ میں ذکر کی کہ مقامات چوبیس قسم میں ان میں سے سولہ قسمیں اسلامی ہیں اور آٹھ غیر اسلامی بالجملہ اسلامی بستی اگر پرگنہ ہو اور اس میں کوئی ذی اختیار حاکم مسلم خواہ غیر مسلم ہو وہیں جمعہ و عیدیں فرض و واجب اور وہیں ان کی ادا صحیح و جائز ورنہ نہیں درمختار میں ہے ۳۔ یکرہ تحریم لانہ اشتغال بما لا یصح لان المصر شرط الصحة جہاں یقیناً معلوم ہو کہ یہ شرائط نہیں پائے جاتے وہاں جمعہ پڑھنا جائز ہی نہیں اور اس کے بعد ظہر نہ پڑھی تو فرض کے تارک ہوئے اور اکیلے اکیلے پڑھی تو واجب کے تارک رہے ایسی جگہ کے لئے چار رکعت احتیاطی کا حکم نہیں۔ ہاں جہاں ان شرائط کے اجتماع میں شک و شبہ ہو یا اور باعث سے صحت جمعہ میں اشتباہ ہو وہاں خواص کے لیے چار رکعت ہیں خالص اس نیت سے کہ پچھلی وہ ظہر جو میں نے پائی اور ادا نہ کی اور یہ رکعتیں چاروں بھری ہوں یعنی الحمد کے بعد سب میں سورت پڑھے۔ عوام کو اس کی بھی حاجت نہیں کما بینہ فی رد المحتار وحققناہ فی فتاونا پھر جہاں ہمارے مذہب میں جمعہ نہیں اور عوام پڑھتے ہوں وہاں اپنا طریقہ یہ ہے کہ ان لوگوں کو منع نہ کیا جائے کہ آخر نام الہی لیتے ہیں جو بعض ائمہ کے طور پر صحیح آتا ہے مگر ترجمہ جب کسی بستی کی آبادی اتنی ہو جائے کہ ایک مسجد میں نہ سائے تو سلطان اسلام ان کے لیے مسجد جامع بنائے اور ان کے لئے امام مقرر کرے جو ان کو جمعہ پڑھائے۔ ۱۲۔ ترجمہ اس کے لئے مسلمان والی ہو عادل خواہ عالم ترجمہ کرو تحریری ہے کہ ایسے کام میں مصروفی ہے جو شرعاً صحیح نہیں اس لئے کہ شہر شرط صحت ہے۔ ۱۲۔

خود شریک نہ ہوں کہ ہمارے مذہب میں جائز نہیں کما فی الدر المختار وَ فِیْہِ حَدِیْثٌ عَنْ أَمِیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْہَہُ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَم۔
مسئلہ ۳۴: جمعہ کے روز سلطان المسلمین کے لئے خطبہ میں دعا مانگنا فرض ہے تو مثلاً اتنی دعا مانگی جائے تو درست ہے یا نہیں اَللّٰهُمَّ عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ بِالْاِمَامِ الْعَادِلِ نَاصِرِ الْاِسْلَامِ وَالْمِلَّةِ وَالِدِیْنِ: زید کہتا ہے نہیں درست سلطان المعظم کا نام لے کر دعا مانگنا چاہیے۔

الجواب: سلطان اسلام کے لئے خطبہ میں دعا فرض نہیں ایک مستحب ہے اور وہ اتنی دعا سے کہ سوال میں لکھی بیشک حاصل ہے زید کا اسے نا درست کہنا محض غلط و باطل ہے بلکہ درمختار میں ہے اَیْنِذْ ذَکَرِ الْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِیْنَ وَالْعِیْنَ لَا الدَّعَاءَ لِلْاِسْلَامِ وَجُوزَہُ الْقَهْصَتَانِی حَاصِ نام کی ضرورت ان شہروں میں ہے جو سلطان کی سلطنت میں ہیں کہ سکھ و خطبہ شعار سلطنت ہے ردالمختار میں ہے ۲ الدَّعَاءُ لِلْاِسْلَامِ عَلٰی الْمَنَابِرِ قَدْ صَارَ الْاِنْ مِنْ شِعَارِ السُّلْطَانِیَّةِ فَمَنْ تَرَکَہُ یَخْشِیْ عَلَیْہِ الْخَوَالِیہُ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم۔
مسئلہ ۳۵، ۳۶: خطبہ جمعہ عربی یا ترجمہ اردو پڑھنا درست ہے یا نہیں اور پہلا خطبہ پڑھ کر منبر پر بیٹھنا اور دعا مانگنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: خطبہ میں عربی کے سوا اور زبان کا ملنا مکروہ و خلاف سنت ہے لِاَنَّہُ عَلٰی خِلَافِ الْمَتَوَارِثِ مِنْ لَّدُنِ الصِّحَابِہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ وَقد حَقَّقْنَاہُ فِی فِتَاوِنَا پہلا خطبہ پڑھ کر منبر پر تین آیتیں پڑھنے کے قدر بیٹھنا سنت ہے اور اس میں امام کو دعا مانگنے کی اجازت ہے درمختار میں ہے ۳ لیس خطبتان خفیفتان بجلستہ بینہا بقدر ثلاث آیات علی المذہب و تارکھا مسئی علی الاصح واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۔ ترجمہ خطبہ میں خلفائے راشدین اور حضور اقدس ﷺ کے دونوں عم کرم کا ذکر مستحب ہے سلطان کی دعا کچھ مستحب نہیں ہاں کہانی نے اسے جائز کہا ۲۔ منبروں پر سلطان کیلئے دعا اب سلطنت کا داب ہو گئی اسے جو نہ کرے اس پر غضب سلطان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ۳۔ مسنون ہے کہ دو ہلکے خطبے پڑھے اور ان کے بیچ میں بقدر تین آیت کے بیٹھے یہی مذہب ہے اور اس جلسہ کا ترک بد ہے یہی صحیح تر ہے

مسئلہ ۳۷: وتر کے بعد سجدے میں سر رکھے اور سُبُوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبَّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ پانچ مرتبہ کہے تب سر اٹھاوے اور ایک بار آیۃ الکرسی پڑھے اور پھر دوسری بار سجدے میں جاوے اور پانچ مرتبہ پر سُبُوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبَّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ کہے اس کا ثبوت شرح میں ہے یا نہیں اور اکثر بزرگان دین یہ وظیفہ ہمیشہ کرتے آئے ہیں۔

الجواب: یہ فعل فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے اور حدیث جو اس میں ذکر کی جاتی ہے محدثین کے نزدیک باطل و موضوع ہے غنیہ مسائل شتہ میں ہے اِقد علم ما صرح به الزاهدی کراهة السجود بعد الصلاة بغير سبب واماما في التاتارخانية عن المضمرات ان النبي صلى الله عليه وسلم قال مامن مومن ولا مومنة يسجد سجدتين يقول في سجوده خمس مرات سبوح قدوس رب الملائكة والروح ثم يرفع رأسه ويقرأ اية الكرسي مرة ثم يسجد و يقول خمس مرات سبوح قدوس رب الملائكة والروح والذي نفس محمد بيده لا يقوم من مقام حتى يغفر الله له واعطاه ثواب مائة حجة ومائة عمرة واعطاه الله ثواب الشهداء و بعث اليه الف ملك يكتبون له الحسنات وكأننا اعتق مائة رقبة و استجاب الله له دعاء و يشفع يوم القيمة في ستين من اهل النار و اذ امات مات شهيدا فحديث موضوع باطل لا اصل له ولا يجوز العمل به الخ رد المحتار میں ہے ۲۔ رايت من يواظب عليها بعد صلاة الوتر و يذکر ان لها اصلا و سند اذ ذكرت له ما هنا فتركها الخ اقول

۱۔ ترجمہ زہدی کی تصریح سے معلوم ہوا کہ نماز کے بعد بے سبب سجدہ مکروہ ہے اور وہ جو تاتارخانیہ میں مضمرات سے حدیث ہے کہ جو مسلمان مرد یا عورت دو سجدے کرے ایک سجدے میں پانچ بار سبوح قدوس رب الملائكة والروح کہے پھر سر اٹھا کر آیۃ الکرسی ایک بار پڑھے پھر سجدہ کرے اور پانچ بار وہی کہے قسم اس کی جس کے قبضے قدرت میں محمد ﷺ کی جان اقدس ہے وہ وہاں سے اٹھنے نہ پائیں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا اور اسے سو حج اور سو عمرے کا ثواب شہیدوں کا اجر دے گا اور ایک ہزار فرشتے اس کی نیکیاں لکھنے کو بھیجے گا اور گویا اس نے سو غلام آزاد کیے اور اللہ عزوجل اس کی دعا قبول فرمائے گا اور روز قیامت ساتھ جہنمیوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا اور جب مرے گا شہید مرے گا یہ حدیث موضوع و باطل و بے اصل ہے اور اس پر عمل جائز نہیں۔ ۱۲۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہمیشہ وتر کی بعد یہ سجدہ کرتا اور اسکے لئے اصل و سند بتاتا تھا میں نے اس سے فقہ کی یہ عادت ذکر کی تو اس نے وہ فعل چھوڑا۔ ۱۲۔

تحقیق یہ ہے کہ فقہاء کے نزدیک یہ سجدہ خود مکروہ نہیں بلکہ مباح ہے مگر ایک خارجی اندیشہ کے سبب کہ جاہل اسے سنت یا واجب نہ سمجھنے لگیں مکروہ کہتے ہیں تو جب تنہائی میں ہو کوئی وجہ کراہت نہیں درمختار میں ہے ۱۔ تکرہ بعد الصلاة لان الجهلة يعتقد و نہا سنة او واجبة وکل مباح یؤدی الیہ فمکروہ یہ اصل عبارت زاہدی معتزلی کی مجتہ شرح قدوری کی ہے اسی سے غیۃ پھر درمختار نے لی اور حدیث کا موضوع ہونا کام کو ممنوع نہیں کر دیتا طحاوی علی الدرین ہے ۲۔ الموضوع لا يجوز العمل به بحال ای حیث کان مخالفا لقواعد الشریعة اما لو کان دخلا فی اصل عام فلا مانع منه لا لجعله حدیثا بل لدخوله تحت الاصل العام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ مسئلہ ۳۸: زید ایمان لایا اور ختنہ نہیں بیٹھا اس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا درست ہے یا نہیں زید کہتا ہے کھانا درست نہیں ہے۔

الجواب: بلاشبہ درست ہے زید کا کہنا غلط ہے یہاں تک کہ ہمارے ائمہ کے نزدیک اس کا ذبیحہ مکروہ بھی نہیں ہاں اسے ختنہ کا حکم ہے اگر بوجہ کمال ضعیفی اس سے عاجز نہ ہو کر یگا تو سنت مؤکدہ و شعار اسلام کا تارک رہے گا مگر اس سے ذبیحہ میں کوئی نقصان نہیں آتا درمختار میں ہے ۳۔ شرط کون الذابح مسلما او کتابیا ولو امرأة او صبیا او اقلف او اخوس ردالمختار میں ہے ۴۔ ذکرہ احتراز اعداوی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ کان یکرہ ذبیحتہ بلکہ ایک روایت میں خود اس کے لئے یہ وسعت ہے کہ جو ان آدمی آپ اپنا ختنہ کر سکے تو کرے ورنہ ممکن ہو تو ایسی عورت سے نکاح کرے یا ایسی کنیز شرعی خریدے جو ختنہ کر سکے یہ بھی نہ ہو سکے تو اسے ختنہ معاف ہے علمگیری میں ہے

۱۔ ترجمہ نماز کے بعد بے سبب سجدہ مکروہ ہے کہ جاہل اسے سنت یا واجب سمجھنے لگیں گے اور جو مباح اس طرف بجائے وہ مکروہ ہے ۲۔ ترجمہ حدیث موضوع پر کس طرح عمل جائز نہیں یعنی جب اس میں وہ بات ہو جو قواعد شرع کے خلاف ہے اور اگر کسی عام اصل شرعی کے نیچے داخل ہو تو منع نہیں نہ اسے حدیث ٹھہرا کر بلکہ اس لئے کہ اصل عام کے نیچے داخل ہے۔ ۳۔ ترجمہ شرط ہے کہ ذبح کرنے والا مسلمان یا کتابی ہو اگر چہ عورت یا بچہ یا بے ختنہ یا گونا گونا ۱۲۔ ترجمہ بے ختنہ کا ذبیحہ جائز ہونے کی تصریح اس روایت سے بچنے کے لئے کر دی جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آئی کہ وہ اس کا ذبیحہ مکروہ وہ جانتے تھے ۱۳

الشیخ الضعیف اذا اسلم ولا يطيق الختان ان قال اهل البصر لا يطيق
 يترك كذا في الخلاصة قيل في كتان الكبير اذا امکن ان یختن نفسه فعل
 واللم یفعل الا ان یکنه ان یتزوج او یشتري ختانة فتختنه و ذکر
 الکرخی فی الجامع الصغیر و یختنه الحامی کذا فی الفتاوی العتابیة
 واللہ تعالی اعلم۔

مسئلہ ۳۹: ایک شخص مرد یا عورت مسلمان ہے اور اس نے اپنے ہاتھ سے گلا کاٹ دیا یا
 پھانسی کھا کر حرام موت مر گیا اب اس صورت میں اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور مسلمان
 مقابر میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں زید کہتا ہے نہیں نماز جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے
 قبرستان میں دفن نہیں کرنا اگر زید کا قول سچا ہے تو حضور کی طرف سے جواب سوال سوم میں
 ہے بیشک اس کے جنازے کی نماز فرض ہے اور بیشک اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن
 کریں گے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں الصلاة واجبة علیکم علی کل مسلم
 یموت براکان اوفاجر اوان عمل الکبائر ہر مسلمان کے جنازے کی نماز تم پر فرض
 ہے چاہے نیک ہو یا بد اگرچہ اس نے کبیرہ گناہ کیے ہوں رواہ ابو داؤد ابو یعلی والبیہقی

فی سنة عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح علی اصولنا۔
 اجواب: زید کا قول صحیح نہیں فتویٰ اس پر ہے کہ اس کے جنازے کی نماز پڑھی جائے گی
 اور زید کا کہنا کہ مقابر مسلمین میں دفن نہ کیا جائے محض باطل اور اپنے جی سے حکم گڑھنا ہے
 درمختار میں ہے ۲۔ من قتل نفسه عبد ایفسل ویصلی علیہ بہ یفتی۔ واللہ
 تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۰: اہل اسلام اگر دسترخوان یا پلاٹ پر جوتی سمیت کھانا کھاوے تو اس کا کیا
 حکم ہے۔

۱۔ ترجمہ کمزور بوڑھا صاحب مسلمان ہوا اور ختنہ کی طاقت نہ رکھے اگر نگاہ والے کہہ دیں کہ ہاں اسے طاقت نہیں تو ختنہ
 چھوڑ دیا جائے گا یہ غلامہ میں ہے بالغ کے ختنے میں کہا گیا کہ آپ اپنا ختنہ کر سکے تو کرے ورنہ نہ کرے مگر ہاں اگر کوئی
 عورت ختنہ کر سکے اور وہ اس سے نکاح پر راضی ہو یا کنیز ہے اور یہ اسے خرید سکے تو ایسا کرے اور امام کوفی نے شرح جامع
 صغیر میں فرمایا کہ بالغ کا ختنہ بھی ناجائز ہے یہ فتاویٰ متاہیہ میں ہے ۱۲۔ ترجمہ جو قصد اغوا دیکھی کرے اسے غسل دیں اور اس
 کی نماز پڑھیں اسی پر فتویٰ ہے ۱۲۔

الجواب: کھانا کھاتے وقت جوتا اتار لینا سنت ہے داری و طبرانی و ابویعلیٰ و حاکم بافادہ تصحیح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اذا اکلتم الطعام فاخلعوا انعالکم فانہ ارواح لاقدامکم وانہا سنة جمیلة جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو کہ اس میں تمہارے پاؤں کے لئے زیادہ راحت ہے اور یہ اچھی سنت ہے شرعۃ الاسلام میں ہے یخلع نعلیہ عند الطعام کھاتے وقت جوتے اتار لے جوتا پہنے کھانا اگر اس عذر سے ہو کہ زمین پر بیٹھا کھا رہا ہے اور فرش نہیں جب تو صرف ایک سنت مستحبہ کا ترک ہے اس کے لئے بہتر یہی تھا کہ جوتا اتار لے اور اگر میز پر کھانا ہے اور یہ کرسی پر جوتا پہنے تو یہ وضع خاص نصاریٰ کی ہے اس سے دور بھاگے اور رسول اللہ ﷺ کا وہ ارشاد یاد کرے۔ من تشبه بقوم فهو منهم جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ رواہ احمد و ابو داؤد و ابویعلیٰ و الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر و فی الاوسط عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کلاهما بسند حسن واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۱: زید اگر تلاوت قرآن یا کوئی حدیث کی کتاب یا وعظ نصیحت کرتا ہو اور خود سگریٹ یا حقہ پیتا ہو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب: تلاوت قرآن عظیم میں سگار یا حقہ پینا یا پان یا کوئی چیز کھانا بے ادبی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں طیبوا افواہکم بالسواک فان افواہکم طریق القرآن اپنے مونہ مسواک سے ستھرے رکھو کہ تمہارے مونہ قرآن عظیم کا راستہ ہیں ۲۔ رواہ ابو مسلیہ الکشی عن ابو ضین بن عطاء مرسلًا والسجری فی الابانة عنه عن بعض الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم یونہی حدیث کا درس دیتے یا سبق لیتے یا باہم دور کرتے یا وعظ کہتے یا مجلس میلاد مبارک پڑھتے وقت حقہ سگار تمباکو مطلقاً خلاف ادب و معیوب ہے، ہاں اگر درس و وعظ کیلئے نہیں بیٹھا ویسے ہی احباب و اصحاب میں باتیں کر رہا ہے اس میں حسب معمول حقہ وغیرہ پیتا ہے اور کسی سے کوئی بات خلاف شرع واقع

ایہ حدیث احمد و ابوداؤد و ابویعلیٰ نے اور طبرانی نے مجمع کبیر میں عبد اللہ بن عمر سے اور مجمع اوسط میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی دونوں کی سند حسن ہے ترجمہ یہ حدیث ابو مسلم کجی نے دسین بن عطا سے بے ذکر صحابی اور بخاری میں بذریعہ دسین مذکور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی۔ ۱۲

ہوئی اسے نصیحت کرنے میں حرج نہیں اور اس میں تذکرۃ ایک آدھ حدیث کے کچھ الفاظ کہنا بھی ممنوع نہیں کہ یہ بحالت حدیث خوانی حقہ پینا نہ کہا جائیگا اور ان امور کا مدار عرف پر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۴۲: اگر زید غسل خانہ میں غسل جنابت یا احتلام کا کرتا ہے اور وضو کر کے تہ بند نکال کر غسل کرے تو غسل اترتا ہے یا نہیں غسل خانہ اوپر سے بند ہو یا کھلا دونوں صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب: سارے بدن پر پانی بہنے سے غسل اترتا ہے جس میں حلق تک منہ اور ہڈی کے کناروں تک اندر سے ناک کا بانسا بھی داخل ہے اس کے بعد جیسے بھی ہو غسل اتر جائے گا ہاں کھلے غسل خانے میں ننگا نہ ہونا بہتر ہے اور اگر وہاں قریب بلند مکان ہوں جس سے احتمال ہو کہ کسی کی نظر پڑے گی تو وہاں تہ بند رکھنے کی تاکید ہے۔ وہ احتمال نظر جتنا قوی ہوگا اتنی ہی یہ تاکید بڑھتی جائے گی یہاں تک کہ اگر نظر پڑنے کا ظن غالب ہوگا تہ بند رکھنا واجب ہوگا اور وہاں برہنہ نہانا گناہ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۴۳: اگر حنفی مذہب والا طریقہ قادری موجب یہ عمل کرتا ہو کہ بعد فرض نماز کے گیارہ گیارہ مرتبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) بلند آواز سے پڑھ کر بعد نماز سنت ادا کرے تو کیا حکم ہے۔

الجواب: یہ فعل حسن ہے نیک و مستحسن ہے مگر اولیٰ یہ کہ ظہر و مغرب و عشا کی سنتوں کے بعد ہو اور وہ فرضوں ہی کے بعد سمجھا جائے گا کہ سنت توابع فرض سے ہے اور اگر وہاں کوئی شخص نماز یا ذکر میں یا مریض ہے تو اتنی بلند آواز نہ ہو جس سے اسے تشویش و ایذا ہو و تفصیل الکلام تبوفیق العلام فی فتاونا واللہ تنالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۴: اگر جنگل ہے اور میت ۳۰ یا ۴۰ میل کے فاصلہ سے دفن ہونے کو دوسری جگہ لیجاویں اس صورت میں میت کے ساتھ چلنے والے کھانا پانی کھاویں پیویں یا نہیں۔

الجواب: جنگل ہونا دفن میت کو مانع نہیں اگر کوئی مجبوری و وجہ ضروری نہ ہو تو میت کو اتنی دور لیجانا شرعاً منع ہے ہاں میل دو میل میں مضائقہ نہیں کہ شہر کا گورستان اکثر اتنی دور ہوتا

ہے فتاویٰ خلاصہ میں ہے ۱۔ ان نقل قبل الدفن قدر میل اور میلین فلا بأس
 به رد المختار میں ہے ۲۔ قوله ولا بأس بنقله قبل دفنه (قیل مطلقا و قیل الی
 ما دون مدة السفر وقیده محمد بقدر میل او میلین لان مقابر البلدربا
 بلغت هذه المسافة فيكره فيها زاد قال في النهر عن عقد الفرائد وهو
 الظاهر اه اقول مترجح على اطلاق الدر تبعا للخائنة لا بأس بنقله قبل
 دفنه اه ولفظ الخائنة لومات في غير بلدہ يستحب تركه فان نقل الی
 مصر اخر لا بأس به حدیث وفقہ ناطق ہیں کہ دفن میں حتی الوسع جلدی چاہیے یہ اس
 مطلوب شرع مطہر کے خلاف ہوگا پھر اتنی دور تک حرکت جنبش سے رطوبات بدن میں جوش
 و ہیجان پیدا ہونے اور نجاسات سے کفن خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے نیز میت میں بدبو
 آنے اور اس سے احیاء ملائکہ کے ایذا پانے کا جیسا کہ مشاہدہ ہوا ہے پھر اتنی دور تک
 کندھوں پر لیجانا دشوار ہے اگر گاڑی وغیرہ پر بار کیا تو سر پر کراہت کا بار ہے در مختار میں ہے
 کہ ۳۔ کرہ حملہ علی ظهر دابة بہر حال اگر ایسا ہوا تو ساتھ والے کھانے پانی سے
 نہ روکے جائیں گے بلکہ غفلت سے وہ بہر حال بیجا ہے نہ کہ جنازے کے پاس ولا حول ولا
 قوة الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۵: اب ایک حکایت بیان کرتا ہوں دلیل الاحسان مطبع مصطفائی لاہور تصنیف
 مولوی معنوی میاں عبداللہ متوطن ملتان صفحہ ۶ نقل ست کہ روزی پیغمبر ﷺ در مسجد مدینہ
 منورہ نشستہ بودند و باتمامی اصحابان صغار و کبار وعظ و حدیث شریف بیان میفرمودند کہ وحی
 جبرئیل علیہ السلام در خدمت پیغمبر ﷺ آمد پیغمبر ﷺ از سبب بیان حدیث و وعظ بطرف
 وحی ﷺ متوجہ نشدند و وحی ﷺ در دل خود و سوسہ و کدورت بسیار در خاطر کردند گفت عجب
 ترجمہ: اگر دفن سے پہلے ایک دو میل لیجائے تو مضائقہ نہیں ۲۔ ترجمہ دوسری جگہ لے جانا بعض نے مطلقا جائز کہا اور بعض
 تین منزل سے کم تک اور امام محمد نے ایک دو میل سے زیادہ کی اجازت نہ دی کہ شہر کے گورستان کبھی اتنی دور ہوتے ہیں اس
 سے زیادہ دور لیجانا منع ہے نہر الفائق میں عقد الفرائد سے نقل کیا کہ یہی قول امام محمد ظاہر ہے۔ میں کہتا ہوں تو یہ قول اس
 اطلاق پر ترجیح رکھتا ہے جو یہ بیری خانہ در مختار میں ہے کہ دفن سے پہلے اور جگہ لیجانے میں حرج نہیں اور خانہ کے لفظ یہ ہیں
 کہ اگر غیر شہر میں مرے تو مستحب یہ ہے کہ وہیں دفن کریں اور اگر دوسرے شہر کو لیجائیں تو حرج نہیں ۳۔ ترجمہ جنازے کو پیٹھ
 پر اٹھانا یا سواری پر بار کرنا مکروہ ہے۔ ۱۲

ست کہ کلام ربانی از جانب باری تعالیٰ بہ آنحضرت میرسانم الحال بمن التفات نکرند
ہمون وقت حضرت را از روئے کشف باطنی معلوم و مفہوم شد کہ بہ خاطر جبرئیل علیہ السلام
کہ دورت گذشت پس جبرئیل علیہ السلام راز خود طلبیدہ پرسید کہ اے اخی جبرئیل کلام ربانی از
کدام مقام بگوش میرسد گفت یا رسول اللہ بالائے عرش یک قبہ نورست بمثل حجرہ در اں
جا یک سوراخ ست از انجا بگوش من آواز میرسد حضرت رسول علیہ السلام فرمود باز نزد آں قبہ
بر وازاں جا خبر گرفته زود بمن برساں لیکن اندرون قبہ زوی چوں مہتر جبرائیل علیہ السلام بموجب
فرمودہ رسول ﷺ باز رفت و اندرون قبہ درآمد چہ بمید کہ اندرون قبہ نور محمد ﷺ ست و
حضرت خود نشسته اند و الحال مہتر جبرئیل علیہ السلام باز بہ جلدی پرواز فرمود و بر زمین ورود
نمود چہ بیند کہ رسول خدا ﷺ در ہمون مکان با صحابان در حدیث و وعظ مشغول اند جبرئیل
علیہ السلام از معائنہ این حال متعجب بماند و حیران گشت و شرمناک شدہ گفت کہ اے خدایا از من
خطا شدہ مارا معاف فرما بید اب عرض یہ ہے کہ یہ نقل اہل سنت و الجماعت کے نزدیک صحیح
ہے یا نہیں اور اس مرتبہ کے لائق حضرت رسول خدا ﷺ ہیں یا نہیں اور حضرت رسول خدا
ﷺ کو تعظیم دینا ثواب عظیم ہے اور آپ کے رسالہ تمہید ایمان بایات قرآن کے صفحہ چار
میں حدیث تمہارے پیارے نبی ﷺ فرماتے ہیں لا یؤمن احدکم حتی اکون
احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین معنی تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب
تک میں اسے اس کے ماں باپ اور اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں گا ﷺ
یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے۔ اس نے تو بات
صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس ﷺ سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں اگر کوئی
بھی سوال کرے کہ علم غیب ذات الہی کے سوا کسی کو نہیں تو علم غیب حضرت ﷺ کو اولین و
آخرین کا ہے یہ ثبوت آپ کا رسالہ (انباء المصطفیٰ بحال سروا خفی) میں بدلائل قاہرہ ثابت
کیا گیا ہے کہ از روز اول تا روز آخر تمام ماکان و مایکون اللہ تعالیٰ کی دین سے حضور سید
کائنات و باعث ایجادات علیہ افضل الصلوات و التسلیمات پر روشن ہیں۔

الجواب: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده و
رسوله عز جلاله و عليه افضل الصلوة والسلام بیشک رسول اللہ ﷺ کی تعظیم مدار
ایمان ہے جو ان کی تعظیم نہ کرے کافر ہے بیشک رسول اللہ ﷺ کی محبت عین ایمان ہے جسے
حضور پر نور ﷺ تمام جہان سے زیادہ پیارے نہ ہوں مسلمان نہیں حضور اقدس ﷺ کی
تعظیم ان کی تصدیق میں ہے معاذ اللہ تکذیب سے بڑھ کر اور کیا توہین ہوگی حضور اقدس
ﷺ کی محبت اتباع حق میں ہے معاذ اللہ ان پر افترا کرنا گویا دشمنی ہے بیشک حضور اقدس
ﷺ کو ان کے رب عزوجل نے تمام ماکان و مایکون کے ذرے ذرے کا علم محیط اور اس
سے کروڑوں درجے اور زیادہ علم عطا فرمایا مگر یہاں اس کی بحث نہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو
جبریل امین کے قلب پر کیسے اطلاع ہوگئی بلکہ بحث اس معنی کی ہے جو اس حکایت سے نکلتے
ہیں اس کے ظاہر سے جو عوام جہاں کے خیال میں آئے وہ تو صاف صاف حضور اقدس
ﷺ کو معاذ اللہ خدا کہنا ہے اس کے کفر صریح ہونے میں شک کیا ہے حضور اقدس ﷺ
نے ہزاروں طرح جس کا انسداد فرما دیا ہے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت ان کے کمالات
عالیہ دیکھ کر حد سے گزری اور ان کو خدا اور خدا کا بیٹا کہہ کر کافر ہوئی ہمارے حضور سید یوم
النشور ﷺ کے کمالات اعلیٰ کے برابر کسکے کمال ہو سکتے ہیں جس کے کمال ہیں سب حضور
ہی کے کمال کے پر تو اجلال ہیں امام بوصیری قدس سرہ کی ہمزہ شریف مین ہے

انما مثلوا صفاتک لنا کما مثل النجوم الباء

یعنی تمام کمالات والے حضور کی صفتوں کا عکس و پرتو دکھاتے ہیں جیسے پانی میں
ستاروں کا عکس نظر آتا ہے اے عزیز کہاں ستارے اور کیسے سیارے چشم حقیقت کو یہاں ہر
شان سے الوہیت کے جلوے نظر آتے ہیں کہ آئینہ ذات ہیں ذات مع جملہ صفات ان
میں متجلی ہے من رانی فقد رأی الحق جس نے مجھے دیکھا بیشک اس نے حق دیکھا تو ان تجلیوں
کے سامنے کون تھا کہ هذا ربی هذا اکبر نہ بول اٹھتا لہذا حضور اقدس ﷺ بالموءمنین
روف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت نے اپنی امت کے حفظ ایمان کے
لئے ہر آن ہر ادا سے اپنی عبدیت اور اپنے رب کی الوہیت ظاہر فرمادی کلمہ شہادت میں

رسولہ سے پہلے عبدہ رکھا کہ اس کے بندے ہیں اور اس کے رسول۔ وہابیہ کہ جاہلوں سے بدتر جاہل اور ایسے مقام پر جہاں مسلمان کی تکفیر نکلتی ہو جان بوجھ کر متجاہل ہیں وہ تو اس حکایت کے یہی معنی لیں گے کہ قرآن خود حضور کا کلام ہے فوق العرش وہی خدا ہے اور زمین پر وہی محمد جیسے بعض جھوٹے متصوفہ زندیق و بے دین کہا کرتے ہیں یہ تو صریح کفر کی غلیظ نجاست میں سننا اور نصرانی سے بدتر نصرانی بننا ہے جو اس کا معتقد ہو بلکہ جو اسے جائز ہی رکھے یقیناً قطعاً کافر مرتد ہے اس کی موت و حیات میں تمام وہی احکام ہیں جو مرتدین ملعونین پر ہیں اور جب حکایت کے یہ معنی قرار دے لیے تو اس کے کاتب پر آپ ہی حکم کفر جڑیں گے مگر اہل علم و ادراک جانتے ہیں وہ اس سے یہ مطلب سمجھیں گے کہ فوق العرش قبہ نور میں حقیقت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیۃ جلوہ فرما ہے اور از آنجا کہ تمام عالم پر تمام فیوض اس کی وساطت سے ہیں انما انا قاسم واللہ مُعْطٰی دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں۔ اور نزول وحی بھی ایک فیض جلیل ہے تو یہ بھی بارگاہ الوہیت سے ابتداء حقیقت محمدیہ ﷺ پر نازل ہوتا ہے اور وہ حقیقت کریمہ کہ قبہ نور بالائے عرش میں ہے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر القاء فرماتی ہے جبریل امین ذات محمدی ﷺ کو کہ زمین پر جلوہ افروز ہے پہنچاتے ہیں یہ معنی کس طرح معاذ اللہ کفر کیا ضلال بھی نہیں البتہ یہ واقعہ صرف بے ثبوت ہی نہیں بلکہ یقیناً غلط ہے محال ہے کہ جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام وحی لائیں اور حضور اقدس ﷺ التفات نہ فرمائیں شوق وحی میں حضور اقدس ﷺ کا یہ حال تھا کہ کچھ دنوں رک گئی تھی تو پہاڑوں پر تشریف لیجاتے اور اوپر سے گرنا چاہتے جبریل امین فوراً حاضر ہوتے اور عرض کرتے واللہ حضور اللہ کے رسول ہیں یعنی بیشک وہ حضور کو ضائع نہ چھوڑیگا وحی آئے گی اور ضرور آئے گی۔ رواہ البخاری عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ شوق ذات محمد علیہ افضل الصلاۃ والسلام ہے اور ذات ہی یہاں مشغول و غافل و ہدایت انا م ہے تو وحی کی طرف اس کا متوجہ نہ ہونا کیونکر معقول۔ نہ ہرگز القائے حقیقت کے سبب استغنائے ذات لازم۔ حضور اقدس ﷺ کو حفظ وحی میں کس درجہ کوشش بلیغ تھی

۱۔ ترجمہ یہ حدیث بخاری نے ام المومنین صدیقہ ﷺ سے روایت کی۔

جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے کہ کوئی حرف ضبط سے رہ نہ جائے جس پر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرآنہ جلدی کیلئے ختم وحی سے پہلے قرآن عظیم پڑھنے میں اپنی زبان کو جنبش نہ دو بیشک ہمارے ذمے ہے تمہارے سینہ پاک میں اسے جمع کرنا اور تمہارا اسے پڑھنا۔ پھر وہ کونسے حدیث و وعظ ہیں جو وحی الہی سے اہم ہیں (بلاشبہ) ملک جبار ذوی الاقتدار اپنے مقرب کو وزیر اعظم کے پاس اپنے پیام و احکام لے کر بھیجے اور وزیر اس وقت رعایا سے بات میں مشغول رہے فرمان سلطانی کی طرف التفات نہ کرے اس میں معاذ اللہ فرمان کو گویا ہلکا جاننے کا پہلو نکلتا ہے۔ جو یہاں محال قطعی ہے بالجملہ رسول اللہ ﷺ باعتبار حقیقت محمدیہ علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ جس طور پر ہم نے تقریر کی اس مرتبہ اور اس سے بدرجہا زائد کے لائق ہیں مگر یہ واقعہ غلط باطل ہے بغیر رد کئے اس کا بیان حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ تنبیہ ضروری سوال میں جو عبارت دلیل الاحسان نقل کی اس میں اور خود عبارت سوال میں ﷺ کی جگہ صلعم لکھا ہے اور یہ سخت ناجائز ہے۔ یہ بلا عوام تو عوام ۱۴ صدی کے بڑے بڑے اکابر و فحول کہلانے والوں میں پھیلی ہوئی ہے کوئی صلعم لکھتا ہے کوئی صلعم کوئی فقط کوئی علیہ الصلاۃ والسلام کے بدلے عم یا عم۔ ایک ذرہ سیاہی یا ایک انگل کاغذ یا ایک سینڈ وقت بچانے کے لیے کیسی کیسی عظیم برکات سے دور پڑتے اور محرومی و بے نصیبی کا ڈانڈا پکڑتے ہیں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پہلا وہ شخص جس نے درود شریف کا ایسا اختصار کیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا علامہ سید طحطاوی حاشیہ در مختار میں فرماتے ہیں فتاویٰ تاتارخانیہ سے منقول من کتب علیہ السلام بالہزۃ والیم یکفرہ لا تخفیف و تخفیف الانبیاء کفر یعنی کسی نبی کے نام پاک کے ساتھ درود یا سلام کا ایسا اختصار لکھنے والا کافر ہو جاتا ہے کہ یہ ہلکا کرنا ہوا اور معاملہ شان انبیاء سے متعلق ہے اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شان کا ہلکا کرنا ضرور کفر ہے۔ شک نہیں کہ اگر معاذ اللہ قصداً استخفاف شان ہو تو قطعاً کفر ہے حکم مذکور اسی صورت کیلئے ہے یہ لوگ صرف کسل کا ہلی نادانی جاہلی سے ایسا کرتے ہیں تو اس حکم کو مستحق نہیں مگر بے برکتی بے دولتی کم بختی زبون قسمتی میں شک

نہیں۔ اقول ظاہر ہے کہ القلم احدی اللسانین قلم بھی ایک زبان ہے ﷺ کی جگہ مہمل بمعنی صلعم لکھنا ایسا ہے کہ نام اقدس کے ساتھ درود شریف کے بدلے یونہی کچھ الم علم بکنا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لہم فانزلنا علیہم رجزا من السماء بما کانوا یفسقون جس بات کا حکم ہوا تھا ظالموں نے اسے بدل کر اور کچھ کر لیا تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتار ابدلہ ان کے فسق کا۔ وہاں بنی اسرائیل کو فرمایا گیا تھا تو لو احطہ یوں کہو کہ ہمارے گناہ اترے انہوں نے کہا احطہ ہمیں گیہوں ملے یہ لفظ بمعنی تو تھا اور اب بھی ایک نعمت الہی کا ذکر تھا۔ یہاں حکم یہ ہوا ہے کہ یا ایہا الذین امنوا صلّوا علیہ وسلمو تسلیما اے ایمان والو اپنے نبی پر درود سلام بھیجو اللہم صل وسلم و بارک علیہ و علی الہ وصحبہ ابدًا اور یہ حکم وجوباً خواہ استحباً ہر بار نام اقدس سننے یا زبان سے لینے یا قلم سے لکھنے پر ہے تحریر میں اس کی بجا آوری نام اقدس کے ساتھ ﷺ لکھنے میں تھی اسے بدل کر صلعم صلعم م کر لیا جو کچھ معنی ہی نہیں رکھتا اس پر نزول عذاب کا خوف نہیں کرتے والعیاذ باللہ رب العلمین۔ یہ تو محل درود ہے جس کی عظمت اس حد پر ہے کہ اس کی تخفیف میں پہلوئے کفر موجود ہے اس سے اتر کر صحابہ و اولیاء رضی اللہ عنہم کے اسمائے طیبہ کے ساتھ رضی اللہ عنہ کی جگہ ”لکھنے کو علمائے کرام نے مکروہ و باعث محرومی بتایا سید علامہ طحطاوی فرماتے ہیں یکرہ الہرمز بالتراضی بالکتابۃ بل یکتب ذالک کلمۃ بکمالہ امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں و من اغفل هذا حرم خیرا عظیما و فوت فضلا جسیما جو اس سے غافل ہوا خیر عظیم سے محروم رہا اور بڑا فضل اس سے فوت ہوا والعیاذ باللہ تعالیٰ یونہی قدس سرہ یا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جگہ ق یا رح لکھنا حماقت و ہرمان برکت ہے ایسی باتوں سے احتراز چاہیے اللہ تعالیٰ توفیق خیر عطا فرمائے آمین۔

۱۔ لکھتے ہیں ﷺ کا اختصار لکھنا مکروہ ہے بلکہ تمام و کمال لکھئے ۱۲

مسئلہ ۴۶ و ۴۷: یہ ابیات صحیح ہیں یا نہیں۔

روبرو احمد کے ہم کو خوش وسیلہ آج تم ہو
خادموں میں ہم کو سمجھو المدد یا عبد القادر
تم شب معراج آ کر دوش پر پائے پیمبر
لے چڑھے عرش بریں پر المدد یا عبد القادر

الجواب: پہلے دو شعر بہت اچھے ہیں حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اذا سألتم الله حاجة فاسلوہ بی جب اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کے لیے دعا کرو تو میرا وسیلہ لیکر دعا مانگو اور فرماتے ہیں رحمۃ اللہ علیہ من استغاث بی فی کربة کشفتم عنه و من نادى باسى فی شدة فرجت عنه جو کسی نیچنی میں مجھ سے فریاد کرے اس کی نیچنی دور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لیکر پکارے وہ سختی زائل ہو۔ یہ دونوں ارشاد امام اجل یکتا ابوالحسن علی قدس سرہ نے ہجۃ الاسرار شریف اور دیگر اکابر ائمہ و علمائے اپنی تصانیف میں روایت کیے۔ واللہ الحمد۔

اور پچھلے شعروں میں غلطی ہے تفریح الخاطر وغیرہ میں یہ مذکور ہے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دوش مبارک پر پائے انور رکھ کر براق پر تشریف فرما ہوئے اور بعض کے کلام میں ہے کہ عرش پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جاتے وقت ایسا ہوا نہ یہ کہ حضور غوثیت پائے اقدس کندھے پر لے کر شب معراج خود عرش پر گئے شاعر اگر یوں کہتا مطابق روایت مذکور ہوتا۔

تھا تمہارا دوش اطہر زینہ پائے پیمبر
جب گئے عرش بریں پر المدد یا عبد قادر

یہ دونوں صورتوں کا شامل ہے جب گئے یعنی جس وقت یا جس شب کہ اس میں پہلی صورت بھی داخل اور اگر ترجیع کا مصرعہ یوں ہوتا تو اور بہتر تھا المدد یا غوث اعظم کہ خالی نام پاک کے ساتھ نہ بھی نہ ہوتی اور تقطیع سے لام بھی نہ گرتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۸: بعض جگہ اس ملک افریقہ میں یہ رواج ہے کہ لڑکی کے ماں باپ دس یا بیس

جانور یا ان کی قیمت لے کر لڑکی اس شخص کے حوالے کرتے ہیں یہ ایک عام رواج ہو گیا ہے اور وہ لڑکی کے ماں باپ مسلمان ہیں اور بعض کافر بھی ہیں آیا زید اس لڑکی سے نکاح پڑھائیگا یا نہیں۔ زید کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ یہ لڑکی باندی ہوئی جیسا کہ خریدی گئی ہے اس سے نکاح پڑھنے کی ضرورت نہیں کیا زید کا قول حق پر ہے یا برخلاف شرع اور اگر بغیر نکاح کے گھر میں رکھا تو جو اولاد ہوگی وہ ولد الزنا ہوگی یا نہیں اور یہاں کچھ باندی غلام خریدے جاتے نہیں ہیں۔ ایک رواج ہو گیا ہے جیسے ملک ہند میں ہندو لوگ لڑکی کے دو ہزار یا زیادہ لیتے ہیں اس طرح سے یہاں بھی ایک رواج ہے۔

الجواب: زید غلط کہتا ہے اول تو اس کا رد وہی ہے جس کی طرف سوال میں اشارہ ہے کہ اس سے بیع مقصود نہیں ہوتی نہ وہ یہ کہتے ہیں کہ لڑکی اتنے کو بیچی نہ یہ کہتا ہے خریدی نہ وہاں باندی غلام بکتے ہیں بلکہ یہ ایک رسم ہے کہ لڑکی دینے والے کو اس کے صلہ میں اتنا دیا جائے جیسا یہاں بعض ٹھاکر وغیرہ مشرکین میں معمول ہے ثانیاً بالفرض اگر یہ خرید و فروخت قرار پائے بلکہ خاص بقصد بیع صراحۃً فروخت و خریدم کہیں اور وہ کفار بھی حربی ہوں جب بھی وہ کثیر شرعی نہیں ہو سکتی نہ کسی طرح بے نکاح حلال ہو کہ آزاد کی بیع باطل ہے اور باطل کے لئے کوئی اثر نہیں اگر بے نکاح رکھا زنا ہوگا اور اولاد ولد الزنا اشباہ میں ہے۔ ^۱ لَا يَدْخُلُ تَحْتَ الْيَدِ هَدَايَهٗ مِثْلُ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَالْحَرِّ بَاطِلٌ لَّانَهَا لَيْسَتْ اَمْوَالًا فَلَا تَكُونُ مَحَلًّا لِلْبَيْعِ اِذَا فِيهَا بَاطِلٌ لَا يَفِيدُ مِلْكَ التَّصَرُّفِ ظَهِيرٌ فِيهِ ^۲ اهل الحرب احرار رَدُّ الْفَتْوَى فِيهِ ^۳ ارقاء بعد الاستيلاء عليهم اما قبله فاحرار لبافی الطهرية و في المحيط دليل عليه مفتيه الفتى پھر نهر الفائق پھر ابن عابدین میں ہے۔ ^۴ باع الحربی هناك ولده من مسلم لا يجوز ولو دخل دارنا بامان مع ولده فباع الولد ^۵ اگر جمنہ آزاد پر کسی کا قبضہ نہیں ہوتا جرحہ مردار اور خون اور آزاد کی بیع باطل ہے کہ یہ مال نہیں تو ہک نہیں کتے جرحہ باطل سے تصرف کا اختیار حاصل نہیں ہوتا جرحہ حربی کافر بھی آزاد ہیں ^۶ جرحہ حربی بعد استیلا غلام ہوں گے اس سے پہلے آزاد ہیں جیسا کہ ظہیر یہ میں ہے اور محیط میں اس پر دلیل ہے۔ ^۷ جرحہ حربی کافر بھی اگر دار حرب میں اپنا بچہ مسلمان کے ہاتھ بیچے جب بھی یہ بیع جائز نہیں اور اگر وہ دار الاسلام میں اپنے بچہ کے ساتھ آکر یہاں اسے بیچے تو بلا جرم وہ بیع ناجائز ہے ^۸

لا يجوز في الروايات والوالجيه پھر طحاوی پھر شامی میں ہے لے لان فی جازة بیع الولد نقض امانہ ہاں اگر وہ کافر حربی ہوتا اور غیر اسلامی شہر میں مسلمان کے ہاتھ اپنی اولاد بیچتا اور مسلمان اسے قہر و غلبہ کے ساتھ اسلامی سلطنت میں لے آتا جہاں کفار کے قبضہ سے بالکل نکل جاتا تو شرعاً مالک سمجھا جاتا نہ اس بیع کے سبب بلکہ سبب عام کے باعث محیط و جامع الرموز و درمنقہ ورد المختار میں ہے ۱ دخل دار ہم مسلم بامان ثم اشتری من احدہم ابنہ ثم اخرجہ الی دارنا قہراً ملکہ و ہل یدلکہ فی دارہم خلاف والصحیح لا واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۴۹: زید نے اگر ایک عورت سے نکاح کیا اس شرط سے ۵ روپے کے مہر اور مدت دو یا تین برس کی اس شرط سے نکاح جائز ہے اور اگر جائز ہے تو اس مدت پر مہر دینے پڑے گا یا نہیں اور اس ٹائم پر طلاق ہو جائیگی یا نہیں اگر زیادہ ٹائم میں اس عورت کو رکھنا چاہے تو پھر نکاح پڑھنا پڑے گا یا نہیں۔

الجواب: جس نکاح میں کسی مدت کی قید لگادی جائے مثلاً مرد کہے میں تجھے دو برس یا دس برس یا ایک دن کے لئے نکاح میں لایا عورت کہے میں نے قبول کیا یا مثلاً عورت کسی مسافر سے کہے جب تک تیرا یہاں رہنا ہو اس مدت کے لئے میں نے تجھ سے نکاح کیا مرد قبول کرے تو ان صورتوں میں وہ نکاح باطل و فاسد و واجب الفسخ ہے ان مرد و عورت پر فرض ہے کہ فوراً جدا ہو جائیں وہ جدا نہ ہوں اور حاکم کو اطلاع ہو تو وہ جبراً جدا کر دے پھر اگر جماع سے پہلے جدا ہوئے تو مہر نہیں ورنہ ایسی عورت کا جو مہر مثل ہوا تنا دینا آئیگا لیکن جو بندھا تھا اس سے زیادہ نہ دیا جائے گا یعنی مثلاً پچاس روپے مہر بندھا اور اس کا مہر مثل اس قید یا اس سے کتنا ہی زائد ہے تو پچاس ہی دیے جائیں گے اور اگر مہر مثل پچاس سے کم ہے تو جتنا مہر مثل ہے وہی دیا جائے گا اگرچہ تین ہی روپے ہو پچاس پورے نہ کیئے جائیں گے طلاق نکاح صحیح میں ہوتی ہے اس میں فسخ واجب ہے طلاق کا لفظ کہے گا جب بھی فسخ ہی ہوگا

۱ ترجمہ اس لئے کہ اس نے جو اپنا بچہ بیچا اگر ہم اس بیع کو جائز رکھیں تو اس کی پناہ ٹوٹ جائے ۲ مسلمان دار حرب میں پناہ لے کر گیا پھر وہاں کسی کافر کا بچہ اس سے خرید کر زبردستی دار الاسلام میں لے آیا تو اس کا مالک ہو جائیگا اور دار الحرب میں بھی اس کا مالک ہوگا یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہوگا۔

اور وہ فوراً فوراً واجب ہے اور جب تک نہ کر لے واجب ہی رہے گا چاہے جس میعاد تک کے لیے نکاح کیا ہے نہ آئے یا آئے یا گزر جائے میعاد آنے پر بھی آپ سے آپ نسخ نہ ہو جائے گا اس نکاح کو چھوڑ کر بروجہ صحیح نکاح جب چاہیں کر سکتے ہیں میعاد سے پہلے خواہ بعد۔ بغیر اس کے حرام سے باہر نہ ہوں گے۔ یہ سب اس صورت میں ہے کہ نفس عقد نکاح میں ایک مدت تک کی قید مذکور ہو اور اگر نکاح بے قید مدت کیا اور دل میں یہ ہے کہ اتنے دنوں کیلئے کرتا ہوں پھر چھوڑ دوں گا یا عقد نکاح میں ایک مدت کے بعد طلاق دینے کی شرط لگائی مثلاً تجھ سے نکاح کیا اس شرط پر کہ اتنے دنوں بعد طلاق دیدوں گا یا پہلے باہم گفتگو ہوئی تھی کہ اتنے دنوں کے لئے نکاح کر لیں پھر نکاح مطلق بلا قید کیا تو ان سب صورتوں میں وہ نکاح صحیح ہوا اور نفس نکاح سے مہر جتنا بندھا ہے ذمہ شوہر پر آیا اور اس وقت آنے پر طلاق نہ ہوگی جب تک نہ دے گا اور اس میعاد کے بعد عورت کو ہمیشہ اسی پہلے نکاح پر رکھ سکتا ہے۔ درمختار میں ہے: بطل النکاح متعہ وموقت وان جهلت المدة او طالت فی الاصح وليس منه مالو نکحها علی أن يطلقها بعد شهرا ونوی مکثہ معها مدة معينة ہدایہ میں ہے النکاح ۲ الموقت باطل وقال رفر صحیح لازم لان النکاح لا یبطل بالشروط الفاسدة ولنا انه اتی بمعنى المتعة والعبرة فی العقود للمعانی مجتبیٰ پھر بحر پھر ردالمحتار میں ہے ۳ کل نکاح اختلاف العلناء فی جوازه کالنکاح بلا شہود فالد خوله فیہ موجب للعدة درمختار میں ہے ۴ یجب مہر المثل فی نکاح فاسد بالوطء فی القبل لا بغيرہ کالخلوة لحرمة وطنها ولم یزد علی المسمی لرضاها بالخط ولو کان دون المسمی

ترجمہ متعہ باطل ہے یوکی جو نکاح ایک وقت تک کی شرط سے کیا جائے درست نہیں اگرچہ کوئی عین مدت نہ ہو جب بھی صحیح یہی ہے کہ صحیح نہیں اور اگر اس شرط پر نکاح مثلاً ایک مہینے بعد اسے طلاق دے دوں گا یا دل میں یہ نیت ہے کہ اتنی مدت تک کیلئے نکاح کرتا ہوں تو ہرج نہیں ۵ ترجمہ ایک وقت کی شرط کا نکاح فاسد ہے اور امام زفر نے کہا صحیح و لازم ہے اس لئے کہ نکاح فاسد شرطوں سے فاسد نہیں ہوتا اور ہمارے امام کی یہ دلیل ہے کہ جب اس نے ایک مدت تک کی شرط سے نکاح کیا تو یہی مضمون متعہ ہے اور عقدوں میں معنی ہی کا اعتبار ہے تو گویا اس نے متعہ کیا اور متعہ باطل ہے ۶ ترجمہ ہر وہ نکاح جس کے جواز میں اماموں کا خلاف ہو جیسے بے گواہوں کے نکاح اس میں وطی واقع ہونے سے عدت واجب ہو جائے گی ۷ ترجمہ نکاح فاسد میں مہر مثل واجب ہوتا ہے نہ صرف غلوت وغیرہ مثل بوس وکنار سے بلکہ خاص فرج میں داخل کرنے سے اس لئے کہ اس کی صحبت حرام ہے اور وہ مہر مثل ہاندھے ہوئے مہر سے زیادہ نہ دلا یا جائے گا کہ زیادتی ساقط کرنے پر عورت خود راضی ہو چکی اور اگر مہر مثل ہاندھے ہوئے مہر سے کم ہے تو صرف مہر مثل دلائیں گے کہ عقد فاسد ہونے کے سبب عقد ار مہر کا جو عین اس میں ہوا تھا وہ بھی فاسد ہے اور مرد عورت ہر ایک کو اس کے صحیح کرنے کا اعتبار ہے اور وہ صحیح نہ کریں تو قاضی پر واجب ہے کہ انہیں جدا کرے اور اگر وطی کر چکا ہے تو عدت اس وقت سے واجب ہوگی جب حاکم ان کو جدا کر دے یا شوہر عورت کو چھوڑ دے۔

لزم مهر المثل لفساد التسمية بفساد العقد و يثبت لكل منهما فسخه و
يجب على القاضي التفريق بينهما و تجب العدة بعد الوطء من وقت
التفريق او متازكة الزوج والله تعالى اعلم۔

مسئلہ ۵۰: ایک کافرہ عورت ایمان لائی اور اس کا باپ کافر ہے اب عقد نکاح باندھتے
وقت اس کافر باپ کا نام لیا جائے گا دوسرے کوئی شخص کو اس عورت کا باپ مقرر کیا جائے گا
یا سیدنا آدم علیہ السلام کا نام لیا جائے گا مثلاً فلاں بنت آدم کہا جائے گا کیونکہ ہر ایک کے باپ
تو یہی ہیں۔

الجواب: اگر عورت مجلس نکاح میں حاضر ہے اور عقد نکاح میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا
مثلاً ناکح نے کہا میں اس عورت کو اتنے مہر پر اپنے نکاح میں لایا عورت یا اس کے وکیل یا
ولی مثلاً اس کے مسلمان بھائی نے قبول کیا یا عورت کے وکیل یا ولی نے ناکح سے کہا میں
نے یہ عورت اتنے مہر پر تیرے نکاح میں دی اس نے کہا میں نے قبول کی اس صورت میں تو
عورت کے نام لینے کی حاجت ہی نہیں جیسے خود بالمشافہہ عورت ایجاب و قبول کرے مثلاً
شوہر یا اس کا وکیل یا ولی عورت سے کہے میں تجھے اپنے یا فلاں بن فلاں کے نکاح
میں لایا عورت نے قبول کیا یا عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو تیرے یا فلاں بن فلاں
بن فلاں کے نکاح میں دیا شوہر یا وکیل یا ولی شوہر نے قبول کیا کہ ضمیر مخاطب یا متکلم کے
ساتھ نام کی حاجت نہیں ہوتی اور اگر ان سب صورتوں میں عورت کے باپ یا خود عورت کا
بھی محض غلط نام لیا جائے جب بھی نکاح میں فرق نہیں آتا اسی عورت متکلمہ یا مخاطبہ یا
مشار الیہا کے ساتھ نکاح ہوگا مثلاً عورت لیلیٰ بنت زید بن عمرو ہے ناکح نے اس سے کہا تو
کہ سلمیٰ بنت بکر بن خالد ہے میں تجھے اپنے نکاح میں لایا لیلیٰ یا وکیل یا ولی نے قبول کیا یا
لیلیٰ نے کہا میں کہ سعیدہ بنت سعید بن مسعود ہوں میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا
ناکح نے قبول کیا یا لیلیٰ جلسہ میں حاضر تھی وکیل خواہ ولی نے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا
اس عورت حمیدہ بنت حمید بن محمود کو میں نے تیرے نکاح میں دیا یا ناکح نے کہا اس عورت
رشیدہ بنت رشید بن قاسم کو میں اپنے نکاح میں لایا دوسری طرف سے قبول ہوا ان تمام

صورتوں میں لیلے ہی سے نکاح ہو گیا اگرچہ اس کے باپ دادا سب کے نام غلط لیے گئے۔ ہاں اگر نہ عورت سے خطاب ہو نہ عورت خود متکلم نہ اس کی طرف بحالت حاضری مجلس اشارہ ہو تو اب البتہ اسے معین کرنے کی ضرورت ہوگی اور تعین غالباً اس کے اور اس کے باپ دادا کے نام سے ہوتی ہے جہاں صرف باپ کے نام سے تمیز کامل ہو جائے دادا کا نام ضروری نہیں ورنہ ضرور ہے اس صورت میں لازم ہے کہ اس کے انہیں باپ دادا کا نام لیا جائے جن سے وہ پیدا ہے دوسرے کا نام لیا یا بنت آدم بلا تعین کہا تو نکاح نہ ہوگا اس کے باپ دادا کافر ہونا نکاح کے وقت ان کی طرف نسبت نسبت سے مانع نہیں جیسے سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کو ابن ابی جہل ہی کہا جاتا ہے اگرچہ وہ نہایت اخبث کافر عدو اللہ تھا اور یہ جلیل القدر صحابی سردار لشکر اسلام انہیں کے سبب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ابو جہل کے لیے ایک خوشہ انگور ملاحظہ فرمایا اور اس پر تعجب ہوا کہ جنت سے ابو جہل کو کیا نسبت جس کی تعبیر عکرمہ رضی اللہ عنہ ہوئے بلکہ عمر بن خطاب و عثمان بن عفان و علی بن ابی طالب ہی کہتے ہیں رضی اللہ عنہ اگرچہ خطاب و عفان و ابو طالب مسلمان نہ تھے یخرج الحی من البیت و یخرج البیت من الحی تنویر الابصار و در مختار میں ہے (۱) غلط و کیلھا بالنکاح فی اسمہ ابیہا بغیر حضور ہالم یصح) للجهالة و کذا لو غلط فی اسم بنتہ الا اذا كانت حاضرة و اشار الیہا فیصح رد المختار میں ہے لان الغائب یشرط ذکر اسمہا اسم ابیہا و جدہا و اذا عرفہا الشہود یکفے ذکر اسمہا فقط لان ذکر الاسم وحده لا یصرفہا عن المراد الی غیرہ بخلاف ذکر الاسم منسوباً الی اب اخرفان فاطمة بنت احمد لا تصدق علی فاطمة بنت محمد

۱۔ ترجمہ عورت جلسہ نکاح میں حاضر نہیں اور وکیل نے اس کے باپ کے نام میں غلطی کی نکاح نہ ہوگا کہ عورت مجہول رہی یونہی اگر عورت کے نام میں غلطی کرے ہاں اگر عورت حاضر ہو اور اس کی طرف اشارہ کیا تو صحیح ہے ۲۔ اس لئے کہ جب عورت جلسہ نکاح میں حاضر نہ ہو تو اس کا اور اس کے باپ دادا کا نام لینا شرط نکاح ہے و ہاں اگر گواہ عورت کے نام ہی سے پہچان لیں تو یہی کافی ہے کہ اس سے نکاح دوسری عورت کی طرف تو نہ پھرے گا بخلاف اس کے کہ باپ کا نام بدل گیا کہ فاطمہ بنت محمد یہ فاطمہ بنت احمد صادق نہیں یونہی اگر عورت کے نام میں غلطی کی ہاں اگر عورت حاضر ہو اور اس کی طرف اشارہ کیا جائے تو اگرچہ اس کے باپ کے نام میں غلطی ہو جائے کچھ نقصان نہیں کہ اشارہ کرنے سے جو پہچان حاصل ہوتی ہے وہ اس سے قوی ہے جو نام لینے سے ہو کہ یہ نام دوسری عورت کا بھی ہوگا لہذا اشارہ کے ساتھ نام کا کچھ اعتبار نہیں چھے نماز میں یوں نیت کرے کہ اس امام زید کے پیچھے اور وہ واقع میں عمرو ہو نماز ہو جائے گی۔

و كذا يقال فيما لو غلط في اسمها الا اذا كانت حاضرة فانها لو كانت مشار اليها و غلط في اسم ابیها واسمها لا يضر لان تعريف الاشارة الحسية اقوى من التسمية لما في التسمية من الاشتراك العارض فتلغوا لتسمية عندها كما لو قال اقتديت بزيد هذا فاذا هو عمر و فانه يصح والله تعالى اعلم۔

مسئلہ ۵۱: اگر نوشہ حنفی مذہب ہے اور شاہد اگر ایک شافعی مذہب کا ہو تو نکاح درست ہے یا نہیں زید کہتا ہے کہ نہیں جو نوشہ حنفی مذہب کا ہے تو وکیل۔ وگواہ ہر ایک حنفی مذہب سے ہونا چاہیے یہ مسئلہ کس طرح ہے۔

الجواب: زید جاہل ہے دل سے مسئلہ گڑھتا ہے حنفی کا نکاح ہو جائے گا اگرچہ وکیل وگواہ اور قاضی وولی و زوجہ سب کے سب شافعی یا مالکی یا حنبلی یا مختلف ہوں یعنی ان میں کوئی شافعی کوئی مالکی کوئی حنبلی یو ہیں ان تینوں مذہب والوں کا نکاح صحیح ہے اگرچہ باقی لوگ دوسرے تین مذہب کے ہوں چاروں مذہب والے حقیقی عینی بھائی ہیں ان کی ماں شریعت مطہرہ اور ان کا باپ اسلام طحاوی علی الدر المختار میں ہے هذه الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم في مذاهب اربعة وهم لحنفيون والمالكيون والشافعيون الحنبلليون رحمهم الله تعالى و من كان خارجا عن هذه الاربعة في هذا الزمان فهو من اهل البدعة والنار نجات پانے والا اگر وہ چار مذہب حنفی مالکی شافعی حنبلی میں جمع ہے اب جو ان چاروں سے خارج ہے وہ بدعتی جہنمی ہے بلکہ مسلمان عورت کے نکاح میں گواہ اگر بد مذہب بھی ہوں مثلاً تفصیلی جب بھی نکاح میں خلل نہیں ہاں سب گواہ ایسے بد مذہب ہوئے جن کی ضلالت کفر و ارتداد کو پہنچی ہوئی ہے جیسے وہابی رافضی دیوبندی نیچری غیر مقلد قادیانی چکڑالوی تو البتہ نکاح نہ ہوگا کہ زن مسلمہ کے نکاح میں دو مسلمان گواہ شرط ہیں اور اگر مسلمان کسی کتابیہ کافرہ سے نکاح کرے تو وہاں دو کافروں کا گواہ ہونا بھی بس ہے اور وکیل کا تو مسلمان ہونا بھی کسی حالت میں شرط نہیں نہ کر خاص حنفی ہونا در مختار میں ہے شرط ۱ حضور شاہدین مسلمین لنکاح مسلمة ولو اترجمہ نکاح کی شرط ہے کہ دو گواہ حاضر ہوں اور اگر مسلمان عورت کا نکاح ہے تو لازم ہے کہ دونوں گواہ مسلمان ہوں اگرچہ فاسق ہوں اور اگر مسلمان کسی کتابیہ ذمیہ سے دوزخی کافروں کے سامنے کرے تو جائز ہے اگرچہ ان کو ابھوں کا مذہب عورت کے مذہب کے خلاف ہو

فاسقین وصح نکاح مسلم ذمیۃ عند زمین ولو مخالفین لدینہا بدائع میں ہے۔ تجاوز وكالة المرتد بأن وكل مسلم مرتدا او كذا لو كان مسلما وقت التوكيل ثم ارتد فهو على وكالته الا ان يلحق بدار الحرب فتطل وكالته والله تعالى اعلم۔

مسئلہ ۵۲: اگر زید نماز فرض پڑھتا ہے اور ایک نماز میں دو واجب ترک ہوں مثلاً عصر کے فرض پڑھتا ہے اور اول واجب ترک ہوا جہر سے قراءت پڑھ لی اور دوسرا واجب قعدہ اولیٰ میں بعد عبدہ رسولہ کے درود ابراہیم پڑھا اس صورت میں ایک سجدہ سہو کا دینے سے دونوں واجب ادا ہو جائیں گے یا نماز پھر دہرا نا پڑے گی۔

الجواب: اگر ایک نماز میں دس واجب بھولے سے ترک ہوں تو سب کے لیے وہی دو سجدہ سہو کافی ہیں بحر الرائق میں ہے کہ ترك جميع واجبات الصلاة سهو الا يلزمه الاسجدتان والله تعالى اعلم۔

مسئلہ ۵۳: بعض نمازیوں کو بسبب کثرت نماز کے ناک یا پیشانی پر جو سیاہ داغ ہو جاتا ہے اس سے نمازی کو قبر میں اور حشر میں خداوند کریم جل جلالہ کی پاک رحمت کا حصہ ملتا ہے یا نہیں اور زید کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ جس شخص کے دل میں بغض کا سیاہ داغ ہوتا ہے اس کی شامت سے اس کی ناک یا پیشانی پر کالا داغ ہو جاتا ہے یہ قول زید کا باطل ہے یا نہیں الجواب: اللہ عز وجل صحابہ کرام محمد رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں فرماتا ہے سیمما هم فی وجوههم من اثر السجود ان کی نشانی ان کے چہروں میں ہے سجدے کے اثر سے صحابہ و تابعین سے اس نشانی کی تفسیر میں چار قول ماثور ہیں اول وہ نور کہ روز قیامت ان کے چہروں پر برکت سجدہ سے ہو گا یہ حضرت عبد اللہ بن عباس و امام حسن بصری و عطیہ عوفی و خالد حنفی و مقاتل بن حیان سے ہے دوم خشوع و خضوع و روش نیک جس کے آثار صالحین کے چہروں پر دنیا ہی میں بے تصنع ظاہر ہوتے ہیں یہ حضرت عبد اللہ بن عباس و امام مجاہد سے ہے سوم چہرے کی زردی کہ قیام اللیل و شب بیداری میں پیدا ہوتی ہے یہ امام حسن و ترجمہ مرتد کی وکالت جائز ہے کہ مسلمان کسی مرتد کو دلیل کرے یونہی اگر دلیل کرتے وقت مسلمان تھا پھر مرتد ہو گیا تو وکالت ہاتی رہے گی مگر جبکہ دار حرب کو چلا جائے کہ اب اس کی وکالت باطل ہو جائے گی ترجمہ اگر بھول کر قیام واجب یک نخت چھوڑ دیا تو وہی دو سجدے واجب ہوں گے۔

بصری وضحاک و عکرمہ و شمر بن عطیہ سے ہے چہارم وضو کی تری اور خاک کا اثر کہ زمین پر سجدہ کرنے سے ماتھے اور ناک پر مٹی لگ جاتی ہے یہ امام سعید بن جبیر و عکرمہ سے ہے۔ ان میں پہلے دو قول اقویٰ و اقدام ہیں کہ دونوں خود حضور سید عالم ﷺ کی حدیث سے مروی ہیں اور سب سے قوی و مقدم پہلا قول ہے کہ وہ حضور اقدس ﷺ کے ارشاد سے بسند حسن ثابت ہے۔ رواہ الطبرانی فی معجمہ الاوسط والصغیر وابن مردویہ عن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی قوله عزوجل سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود قال النور یوم القیمة ولہذا امام جلال الدین محلی نے جلالین میں اسی پر اقتصار کیا اقوال سوم میں قدرے ضعف ہے کہ وہ اثر بیداری ہے نہ اثر سجود ہاں بیداری بغرض سجود ہے اور چہارم سب سے ضعیف تر ہے وضو کا پانی اثر سجود نہیں اور مٹی بعد نماز چھڑا دینے کا حکم ہے یہ سیما و نشانی ہوتی تو زائل نہ کی جاتی امید ہے کہ سعید بن جبیر سے اس کا ثبوت نہ ہو بہر حال یہ سیاہ دھبہ کہ بعض کے ماتھے پر کثرت سجود سے پڑتا ہے تفاسیر ماثورہ میں اس کا پتا نہیں بلکہ حضرت عبد اللہ بن عباس و سائب بن یزید و مجاہد رضی اللہ عنہما سے اس کا انکار ماثور۔ طبرانی نے معجم کبیر اور بیہقی نے سنن میں حمید بن عبد الرحمن سے روایت کی ہیں سائب بن یزید رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر تھا ایک شخص آیا جس کے چہرہ پر سجدہ کا داغ تھا سائب رضی اللہ عنہ نے فرمایا لقد افسد هذا وجهہ اما واللہ ما ہی السیما التي سی اللہ ولقد صلیت علی وجہی منذ ثمانین سنة ما اثر السجود بین عینی بیشک اس شخص نے اپنا چہرہ بگاڑ لیا۔ سنتے ہو خدا کی قسم یہ وہ نشانی نہیں جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے میں اسی برس سے نماز پڑھتا ہوں میرے ماتھے پر داغ نہ ہو۔ سعید بن منصور و عبد بن حمید و ابن نصر و ابن جریر نے مجاہد سے روایت کی اور یہ سیاق اخیر ہے حدثنا ابن حمید ثنا جریر عن منصور عن مجاہد فی قوله تعالیٰ سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود قال هو الخشوع فقلت هو اثر السجود فقال انه یكون بین ترجمہ اسے طبرانی نے معجم اوسط و صغیر میں اور ابن مردویہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس نشان سجود کی تفسیر میں فرمایا کہ قیامت کے دن ان کے چہروں کا نور مراد ہے۔ ۱۲

یحنیہ مثل ركبۃ العنز وهو كما شاء الله یعنی منصور بن المعتمر کہتے ہیں امام مجاہد نے فرمایا اس نشانی سے خشوع مراد ہے میں نے کہا بلکہ داغ جو سجدے سے پڑتا ہے فرمایا ایک کے ماتھے پر اتنا بڑا داغ ہوتا ہے جیسے بکری کا گھٹنا اور وہ باطن میں ویسا ہے جیسی اس کے لیے خدا کی مشیت ہوئی یعنی یہ دھبہ تو منافق بھی ڈال سکتا ہے ابن جریر نے بطریق مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ فرمایا اما انہ لیس بالذی ترون ولكنہ سیما الاسلام و مجیتہ و ستہ و خشوعہ خبردار یہ وہ نہیں جو تم لوگ سمجھتے ہو بلکہ یہ اسلام کا نور اس کی خصلت اس کی روش اس کا خشوع ہو بلکہ تفسیر خطیب شربنی پھر فتوحات سلیمانہ میں ہے قال البقاعی ولا یظن ان من السیما مالمصنعه بعض الدرائین من اثر هیأۃ سجود فی جہتہ فان ذلک من سیما الخوارج و عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال لا بعض الرجل واکرہہ اذا رأیت بین عینیہ اثر السجود یعنی یہ نشان سجدہ جو بعض ریاکار اپنے ماتھے پر بنا لیتے ہیں یہ اس نشانی سے نہیں یہ خارجیوں کی نشانی ہے اور ابن عباس سے روایت مرفوع آئی کہ میں آدمی کو دشمن و مکروہ رکھتا ہوں جبکہ اس کے ماتھے پر سجدہ دیکھتا ہوں۔ اقول اس روایت کا حال اللہ جانے اور بفرض ثبوت وہ اس پر محمول جو دکھاوے کیلئے ماتھے اور ناک کی مٹی نہ چھڑائے کہ لوگ جانیں یہ ساجدین سے ہے اور وہ انکار بھی سب اسی صورت ریا کی طرف راجع ورنہ کثرت سجود یقیناً محمود اور ماتھے پر اس سے نشان خود بن جانا نہ اس کا روکنا اس کی قدرت میں ہے نہ زائل کرنا نہ اس کی اس میں کوئی نیت فاسدہ ہے تو اس پر انکار نامتصور اور مذمت ناممکن بلکہ وہ من جانب اللہ اس کے عمل حسن کا نشان اس کے چہرے پر ہی تو زیر آ یہ کریمہ سیما ہم فی وجوہہم من اثر السجود داخل ہو سکتا ہے کہ جو معنی فی نفسہ صحیح ہو اور اس پر دلالت لفظ مستقیم اسے معانی آیات قرآنیہ سے قرار لیں سکتے ہیں کیا صرح بہ الامام حجة الاسلام وعلیہ درج عامۃ المفسرین الاعلام اب یہ نشان اسی محمود و مسعود نشانی میں داخل ہوگا جس کی تعریف اس آیت کریمہ میں ہے کہ بلاشبہ یہ امر جس طور پر ہم نے تقریر کی فی نفسہ عمل حسن سے ناشی اور اس کی نشانی اور الفاظ آیت کریمہ میں اس کی

گنجائش ہے لاجرم تفسیر نیشاپوری میں اسے بھی آیت میں برابر کا محتمل رکھا تفسیر کبیر میں اسے بھی تفسیر آیت میں ایک قول بتایا کشف وارشاد العقل میں اسی پر اعتماد کیا بیضاوی نے اسی پر اقتصار کیا اور اس کے جائز بلکہ محمود ہونے کو اتنا بس ہے کہ سیدنا امام سجاد زین العابدین علی بن حسین بن علی مرتضیٰ علیہ السلام کی پیشانی نورانی پر سجدہ کا یہ نشان تھا مفتاح الغیب میں ہے۔

قوله تعالى سيماهم فيه وجهان احدهما ان ذلك يوم القيامة و ثانيهما ان ذلك في الدنيا وفيه وجهان احدهما ان المراد ما يظهر في الجباه بسبب كثرة السجود الخ انوار التزلييمیں ہے ۱۔ يريد اسمة التي تحدث في جباههم من كثرة السجود رغائب القرآن میں ہے ۲۔ يجوز ان تكون العلامة امداء محسوسا و كان كل من علي بن الحسين زين العابدين و علي بن عبد الله بن عباس يقال له ذوالثفتان لان كثرة سجودهما احدثت في مواضع السجود منهما اشباه ثفتان البعیه والذي جاء في الحديث لاتعلبوا صوركم اي لاتخذ شوها و عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رأی رجلا اثر في وجهه السجود فقال ان صورتك انفك ووجهك فلا تعلق وجهك ولا تشن صورتك محمول على التعبد رياء وسعة ويجوز ان يكون امرا معنويا من البهاء والنور كشاف میں ہے ۳۔ المراد بها السمة التي تحدث في جبهة السجود من

۱۔ ترجمہ اس علامت میں دو تفسیریں ہیں ایک یہ کہ قیامت میں ہوگی دوسری یہ کہ دنیا میں ہے اور اس خبر میں دو تفسیریں ہیں ایک یہ کہ مراد وہ اثر ہے جو کثرت سجدہ سے پیشانیوں پر ظاہر ہوتا ہے ۲۔ ترجمہ وہ داغ مراد ہے جو ان کی پیشانیوں میں کثرت سجدہ سے ہو ۳۔ ترجمہ یہ جو علامت سجدہ کہ آیت میں ذکر فرمائی جائز ہے کہ امر محسوس ہو امام علی بن حسین زین العابدین و حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس ۴۔ دونوں کو گھٹے والے کہا جاتا کہ کثرت سجدہ سے دونوں صاحبوں کی پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر گھٹے پڑ گئے تھے اور وہ جو حدیث میں آیا کہ اپنی صورتیں داغی نہ کرو اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے چہرے (یعنی ناک) پر سجدے کا نشان ہو گیا تھا اس سے فرمایا تیرے ناک اور مونہ تیری صورت میں تو اپنا چہرہ داغی نہ کرو اور اپنی صورت غیبی نہ بنا یہ اس صورت پر محمول ہے کہ دکھاوے کیلئے قصد اگھٹی ڈالے اور جائز ہے کہ وہ علامت امر معنوی ہو یعنی صفا و نورانیت ۵۔ ترجمہ اس نشانی سے داغ مراد ہے کہ کثیر السجدہ شخص کی پیشانی میں کثرت سجود سے پیدا ہوتا ہے اور وہ جو فرمایا کہ سجدے کے اثر سے یہ اس مراد کو واضح کرتا ہے یعنی اس تاثیر سے جو سجدہ سے پیدا ہوتی ہے اور دونوں علی امام علی بن حسین زید العابدین و حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس پدرنا علیہ السلام گھٹے والے کہلاتے کہ کثرت سجود سے ان کی پیشانی وغیرہ واضح سجود پر گھٹے پڑ گئے تھے اور یونہی امام سعید بن جبیر سے اسکی تفسیر مروی ہے کہ وہ چہرہ پر نشان ہے۔ اب اگر تو کہے کہ رسول اللہ ﷺ سے تو حدیث یہ آئی کہ اپنی صورتیں داغی نہ کرو (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کثرة السجود وقوله تعالى من اثر السجود يفسرها اي من التأثير الذي
يؤثره السجود وكان كل من العليين علي بن الحسين زين العابدين
وعلي بن عبد الله بن عباس ابي الاملاك يقال له والتفئات لان كثرة
سجودها احدثت في مواقعه منها اشباه ثفئات البعير وكذا عن سعيد
بن جبير هي السمة في الوجه فان قلت فقد جاء عن النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم لا تغلبوا صوركم وعن ابن عمر رضي الله عنها انه راى رجلا
قد اثر في وجهه السجود فقال ان صورة وجهك انفك فلا تغلب وجهك ولا
تشن صورتك قلت ذلك اذا اعتمد بجهته على الارض لتحدث فيه تلك
السمة و ذلك رياء نفاق يستعاذ بالله منه و نحن فيما حدث في جبهة
السجاد الذي لا يسجد الا خالصا لوجه الله تعالى وعن بعض المتقدمين
كنا نصلي فلا يرى بين اعيننا شيء ونرى احدا الآن يصلّي فيرى بين
عينيه ركبة البعير فإ ندرى اثقلت الارؤس ام خشت الارض و انما اراد
بذلك من تعد ذلك للنفاق تفسير علامه ابو السعود افندی میں ہے (سيما
هم ا) اي ستمهم (في وجوههم) اي في جباههم (من اثر السجود) اي
من التأثير الذي يؤثره كثرة السجود وما روى من قوله صلى الله تعالى
عليه وسلم لا تغلبوا صوركم اي لا تسوها انما هو فيما اذا اعتمد بجهته
على الارض ليحدث فيها تلك السمة و ذلك محض رياء و نفاق و الكلام
فيما حدث في جبهة السجاد الذي لا يسجد الا خالصا لوجه الله عزوجل و
كان الاغام زين العابدين و علي بن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى
عنهم يقال لها ذوالثفئات لما احدثت كثرة سجودها في مواقعه منها
(بقية كچھلے صلے سے) اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کے چہرہ پر داغ سجود دیکھ کر فرمایا کہ
تیرے چہرے کے سو بھاتیری ناک ہے تو اپنا چہرہ داغی نہ کرو اور اپنی صورت نہ بگاڑ میں کہوں گا کہ یہ اس کے ہارے میں ہے
جو زمین پر پیشانی زور سے گھسیٹے تاکہ یہ داغ پیدا ہو جائے یہ یاد نفاق ہے کہ اس سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگی جاتی ہے اور ہمارا
کلام اس نشان میں ہے جو اس کثیر السجود کے چہرے میں خود پیدا ہوتا ہے خالص اللہ عزوجل ہی کیلئے سجود کرتا ہے اور بعض سلف
نے کہا ہم نماز پڑھتے تو ہمارے ہاتھوں پر کچھ نشان نہ ہوتا اور اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے جو مہارت کشف کا تھا۔

اشباہ شنات البعیر قال قاتلہم دیار علی والحسین وجعفرہ و حمزۃ
والسجاد ذی الثفنات نہایہ و مجمع البحار میں ہے ۱۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما انہ رأی رجلاً بانفہ اثر السجود وقال لا تلعب صورتک یقال علیہ اذا
وَسَنَہ المعنی لا تؤثر فیہا بشدۃ اتکالتک علی انفک فی السجود ناظر عین الغریبین
و مجمع بحار الانوار میں ہے ۲۔ ای لا تشین صورتک بشدۃ انتحائک علی انفک
بالجملہ زید کا قول باطل محض ہے اور امام زین العابدین و حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس
ؓ کے مبارک چہروں پر یہ نشان ہوتا اس کے قول کو اور بھی مردود کر رہا ہے اور ایک
جماعت علما کے نزدیک آیہ کریمہ میں یہ مراد ہونا جس سے ظاہر کہ صحابہ کرام ؓ کے بھی یہ
نشان تھا اور یہ کہ اللہ عز و جل نے اس کی تعریف فرمائی اب تو قول زید کی شاعت کی کوئی حد نہ
رکھے گا اقوال اور اس بارے میں تحقیق حکم یہ ہے کہ دکھاوے کے لیے قصد آیہ نشان پیدا کرنا
حرام قطعی و گناہ کبیرہ ہے اور وہ نشان معاذ اللہ اس کے استحقاق جہنم کا نشان ہے جب تک توبہ
نہ کرے اور اگر یہ نشان کثرت سجود سے خود پڑ گیا تو وہ سجدے اگر ریائی تھے تو فاعل جہنمی اور یہ
نشان اگر چہ خود جرم سے پیدا ہو لہذا اسی ناریت کی نشانی اور اگر وہ سجدے خالصاً لوجہ اللہ تھے
یہ اس نشان پڑنے سے خوش ہوا کہ لوگ مجھے عابد ساجد جانیں گے تو اب ریا آ گیا اور یہ نشان
اس کے حق میں مذموم ہو گیا اور اگر اسے اس کی طرف کچھ التفات نہیں تو یہ نشان نشان محمود
ہے اور ایک جماعت کے نزدیک آیہ کریمہ میں اس کی تعریف موجود ہے امید ہے کہ قبر میں
ملائکہ کے لئے اس کے ایمان و نماز کی نشانی ہو اور روز قیامت یہ نشان آفتاب سے زیادہ
نورانی ہو جبکہ عقیدہ مطابق اہل سنت و جماعت صحیح و حقانی ہو ورنہ بد دین گمراہ کی کسی عبادت پر
نظر نہیں ہوتی جیسا کہ ابن ماجہ وغیرہ کی احادیث میں نبی ﷺ سے ہے یہی وہ دھبہ ہے جسے
خارجیوں کی علامت کہا گیا۔ بالجملہ مذہب کا دھبہ مذموم اور سنی میں دونوں احتمال ہیں ریا ہو تو
مذموم ورنہ محمود۔ اور کسی سنی پر ریا کی تہمت تراش لینا اس سے زیادہ مذموم و مردود کہ بدگمانی
۱۔ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے ایک شخص کی ناک پر سجدہ کا داغ دیکھا فرمایا اپنی صورت داغی نہ کر یعنی
سجدے میں ناک پر اتنا زور نہ دے کہ داغ پڑ جائے۔ ۲۔ ترجمہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے یہ معنی ہیں کہ ناک پر بھدت زور
ڈال کر اپنی صورت نہ بگاڑ لیں۔

سے بڑھ کر کوئی بات نہیں قالہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واللہ تعالیٰ اعلم
 مسئلہ ۵۴: زید ایمان مفصل سے بیان کرتا ہے امنت باللہ الخ بعد اپنا عقیدہ یہ ظاہر کرتا
 ہے کہ زید اگر شرابی ہو زانی ہو حرام کھائے اور نماز ادا نہ کرے و روزے ماہ رمضان شریف
 کے نہ رکھے چوری کرے خدا اور رسول جل وعلا ﷺ کی نافرمانی کرے آخر سب کچھ نیک
 و بد کو والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرتا ہے اور عمرو نے اس
 وہم شفیج کے رد میں قرآن عظیم کی آیتیں واحادیث پیش کیں اور حضور کی تصنیف کے رسالہ
 تمہید ایمان سے دلیل صفحہ ۲۸ شرح فقہ اکبر میں ہے فی المواقف لا یکفر اهل
 القبلة الا فیما فیہ انکار ما علم مجیئہ بالضرورة اوالمجمع علیہ کا
 ستحلل المحرمات اہ النہ۔ یعنی مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے گا مگر
 جب ضروریات دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور
 مخفی نہیں کہ ہمارے علما جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہل قبلہ کی تکفیر روا نہیں اس
 سے نرا قبلہ کو مونہہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو کہتے ہیں کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کو
 وحی میں دھوکا ہوا اللہ تعالیٰ نے انہیں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو
 مولیٰ علی کو خدا کہتے ہیں یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث
 کی بھی وہی مراد ہے جس میں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو مونہہ کرے
 اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے یعنی جبکہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی
 بات منافی ایمان نہ کرے۔

کیوں میاں والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ کا مطلب شراب پینے اور زنا
 کرنے وغیرہ کا گڑھنا کیا منافی ایمان نہیں۔

زید کہتا ہے کیا یہ کلام خدا جل وعلا کا والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ جھوٹا
 ہے اس کا جواب حضور کی تصنیف کا رسالہ خالص الاعتقاد سے پوچھے صفحہ ۴ مثلاً اللہ عز وجل
 کے لئے یدوعین کا مسئلہ قال اللہ تعالیٰ ید اللہ فوق یدیہم وقال اللہ تعالیٰ و
 لتضع علی عینی ید ہاتھ کو کہتے ہیں عین آنکھ کو۔ اب جو یہ کہے کہ جیسے ہمارے ہاتھ

آنکھ ہیں ایسے ہی جسم کے ٹکڑے اللہ عزوجل کے لیے وہ قطعاً کافر ہے اللہ عزوجل کا ایسی بدو عین سے پاک ہونا ضروریات دین سے ہے اسی طرح والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ضروریات دین سے ہے اب زید کہتا ہے حدیث میں فرمایا ہے کہ جب بچہ ماں کے شکم میں حمل قرار پکڑتا ہے اس وقت اللہ عزوجل دو فرشتوں کو حکم کرتا ہے کہ اس کی تقدیر میں نیک و بد لکھ جو کچھ اس کی حیات سے لے کر موت تک کا خیر و شر ہے لکھا جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا کیسے مٹتا ہے اور دلیل یہ پیش کرتا ہے کہ ہمارے جدا مجد سیدنا آدم علیہ السلام کو رب عزوجل نے گیہوں کے دانے کھانے سے منع کیا تھا اور ان کی کی تقدیر میں لکھا تھا تو آپ بھول گئے اور دانے کھائے ماشاء اللہ انصاف کہاں گیہوں اور کہاں شراب پینا اور زنا کرنا و کتبہ و رسلہ کا تو حکم شروع میں آیا ہے کیا اسے چھوڑ دو گے اس کی سزا آخر تمہید ایمان سے بس ہے دیکھو صفحہ ۳۲ آیت ۲۸۔ تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے افتؤمنون ببعض الكتب و تکفرون ببعض اہ الخ تو کیا اللہ کے کلام کا کچھ حصہ مانتے ہو اور کچھ حصے سے منکر ہو تو جو کوئی تم میں سے ایسا کرے اس کا بدلہ نہیں مگر دنیا کی زندگی میں رسوائی اور قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کی طرف پلٹے جائیں گے اور اللہ تمہارے کو تکوں سے غافل نہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے عقبی بیچ کر دنیا خریدی تو نہ ان پر سے کبھی عذاب ہلکا ہوا نہ ان کو مدد پہنچے ہاں اب اگر زید والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ کا مطلب کچھ گڑھے تو وہ دیوبندی و درہنگی کی سی مکاریوں کی چال ہے جن کا بیان حضور کا یہاں کے رسالے پیکان جانگداز برجان مکذبان بی نیاز میں نمبر ۲۱ سے نمبر ۳۹ تک ہے اب علمائے ربانی کی جناب میں التماس ہے کہ ان دونوں میں کون برسر حق موافق عقیدہ سلف صالح اور کون بد مذہب اور جہنمی ہے۔

الجواب: یہ مکالمہ کہ سائل سلمہ نے لکھا اس سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ زید یا تو محرمات کو حلال جانتا ہے کہ سب کچھ من جانب اللہ ہے یا کم از کم ان کے ارتکاب پر الزام نہیں مانتا کہ سب تقدیر سے ہے عمر نے اس پر رد کیا کہ یہ ضروریات دین کا انکار ہے اور وہ کفر ہے زید نے والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ سے حجت لی عمرو نے جواب دیا کہ مسئلہ قدر مثل

آیات متشابہات ہے کہ ایمان لانا فرض اور چون و چرا حرام۔ زید نے جاہلانہ پھر اسی نبشتہ تقدیر سے استناد کیا عمرو نے جواب دیا کہ اسی ایمان مفصل میں والقدر سے پہلے و کتبہ و رسلہ ہے کتابیں اور تمام رسول محرمات کو حرام اور مرتکب کو مستحق عذاب و مورد الزام بتا رہے ہیں کیا ایمان مفصل کے ایک جملہ پر ایمان لائے گا اور دوسرے سے کفر کرے گا آگے وہ آیت پڑھی۔ صورت مذکورہ میں عمرو برسر حق ہے اور اس کا عقیدہ موافق عقیدہ سلف صالح اور زید کا اگر وہی مطلب ہے تو وہ ضرور جہنمی بد مذہب ہے بلکہ اس کا وہ قول صریح کفر و ارتداد ہے اور اس شبہ ملعون کے کشف کو اتنا باذنہ تعالیٰ کافی کہ تقدیر نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا یہ سمجھنا محض جھوٹ اور ابلیس لعین کا دھوکا ہے کہ جیسا لکھ دیا ہمیں ویسا ہی کرنا پڑتا ہے نہیں نہیں بلکہ لوگ جیسا کرنے والے تھے ویسا ہی ہر ایک کی نسبت لکھ لیا ہے لکھنا علم کے مطابق ہے اور علم معلوم کے مطابق ہوتا ہے نہ کہ معلوم کو علم کے مطابق ہونا پڑے۔ دنیا میں پیدا ہونے کے بعد زید زنا کرنے والا تھا اور عمر و نماز پڑھنے والا۔ مولیٰ عزوجل عالم الغیب والشہادہ ہے اس نے اپنے علم قدیم سے ان کی حالتوں کو جانا اور جو جیسا ہونے والا تھا ویسا لکھ لیا اگر پیدا ہو کر یہ اس کا عکس کرنے والے ہوتے کہ عمرو زنا کرتا اور زید نماز پڑھتا تو مولیٰ عزوجل ان کی یہی حالتیں جانتا اور یونہی لکھتا احمق جاہل مسخرگان شیطان اس لکھ لینے پر زبان درازی کرتے ہیں فرض کیجئے کچھ نہ لکھا جاتا تو اللہ عزوجل ازل میں تمام جہان کے تمام اعمال و افعال احوال و اقوال بلاشبہ جانتا تھا اور ممکن نہیں کہ اس کے علم کے خلاف واقع ہو اب کیا کوئی ذرا بھی دین و عقل رکھنے والا یہ کہے گا کہ اللہ نے جانا تھا کہ زید زنا کرے گا لہذا چارونا چار زید کو مجبوری زنا کرنا پڑا۔ حاشا ہرگز یہ نہیں زید خود دیکھ رہا ہے کہ اپنی خواہش سے زنا کیا ہے کسی نے ہاتھ پاؤں باندھ کر مجبور نہیں کیا۔ یہی اس کا بخواہش خود زنا کرنا عالم الغیب و الشہادہ کو ازل میں معلوم تھا جب اس علم نے اسے مجبور نہ کیا اسے تحریر میں لے آنا کیا مجبور کر سکتا ہے بلکہ اگر مجبور ہو جائے تو معاذ اللہ علم و نوشتہ غلط ہو جائے علم میں تو یہ تھا اور یہی لکھا گیا کہ یہ اپنی خواہش سے ارتکاب زنا کرے گا اگر اس لکھنے سے مجبور ہو جائے تو مجبورانہ زنا کیا نہ کہ اپنی خواہش سے تو علو و نوشتہ کے خلاف ہو اور یہ محال ہے ولکن الظلمین بایت

اللہ یجحدون O واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۰ تا ۵۵: زید کہتا ہے کہ اولیائے کرام کی زیارت کے لئے عورت کو جانا حرام ہے اور (۵۶) اولیائے کرام کی قبر کے پاس بچوں کے بال اتارنا حرام ہے (۵۷) اور چراغ جلانا (۵۹) اور تربت پر غلاف ڈالنا (۶۰) اور غیر خدا جل وعلا کو نذر چڑھانا حرام ہے چاہے نبی ﷺ ہوں چاہے اولیا ﷺ اور چند ابیات مجموعہ خط حریم شریفین تالیف مولوی عبدالحی صاحب واعظ کا انیسواں خطبہ چند گناہ کبار و محرمات کے بیان میں صفحہ ۱۷۴ عورات عرس میں ہوں یا غیر عرس میں نزدیک تربتوں کے بھی جانا حرام ہے بچوں کے بال قبر پہ لا کے اتارنا صندل بھی تربتوں پہ چڑھانا حرام ہے اور اسی مجموعہ خطبہ صفحہ ۲۳۲ میں۔

نذر بھی غیر خدا کی ہے یقیناً شرک غیر کی نذر کا کھانا بھی حرام اے اکرام کیا یہ ابیات اہل سنت کے برخلاف ہیں یا نہیں اور حضور کا رسالہ برکات الامداد میں صفحہ ۳۱ خود امام الطائفہ میاں اسماعیل دہلوی کے بھاری پتھر کا کیا علاج وہ صراط مستقیم میں اپنے پیر جی کا حال لکھتے ہیں روح مقدس جناب حضرت غوث الثقلین و جناب حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند متوجہ حال حضرت ایشاں گردیدہ اسی میں ہے شخصیکہ در طریقہ قادریہ قصد بیعت میکنند البتہ اور جناب حضرت غوث الاعظم اعتقادے عظیم بہم میرسد (الی قولہ) کہ خود را از زمرہ غلامان آنجناب می شمارواہ ملخصاً اسی میں ہے اولیائے عظام مثل حضرت غوث الاعظم و حضرت خواجہ بزرگ الی آخر یہی امام الطائفہ اپنی تقریر ذبحیہ مندرج مجموعہ زبدۃ النصائح میں لکھتے ہیں اگر شخصے بزرے را خانہ پرور کند تا گوشت و خوب شود و اور اذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم ﷺ خواندہ بخوراند خلنے نیست۔ ایمان سے کہو غوث الاعظم کے یہی معنی ہوئے کہ سب سے بڑے فریادرس یا کچھ اور خدا جل وعلا کو ایک جانکر کہنا غوث الثقلین کا یہی ترجمہ ہوا کہ جن و بشر کے فریادرس یا کچھ اور۔ پھر یہ کیسا کھلا شرک تمہارا امام اور اس کا سارا خاندان بول رہا ہے قول کے سچے ہو تو ان سب کو بھی ذرا جی کڑا کر کے مشرک بے ایمان کہہ دو ورنہ شریعت وہابیہ کیا آپ کی خانگی ساخت ہے کہ فقط باہر

والوں کے لئے خاص ہے گھر والے سب اس سے مستثنیٰ ہیں۔

الجواب: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں لعن اللہ زوارات القبور اللہ اللہ کی لعنت ان عورتوں پر کہ زیارت قبور بکثرت کریں! والا احمد وابن ماجہ والحاکم عن حسان بن ثابت والاولان والترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ ابوداؤد وترمذی ونسائی وحاکم ک یہاں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لعن اللہ زائرات القبور ان عورتوں پر لعنت جو زیارت قبور کو جائیں اقول مگر اس کی سند ضعیف ہے اگرچہ ترمذی نے اس کی تحسین کی اس میں ابوصالح بازام ہے اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم کنت نہیتکم عن زیارة القبور الا فزورہا میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا سنتے ہو ان کی زیارت کرو علما کو اختلاف ہوا کہ آیا اس اجازت بعد انہی میں عورت بھی داخل ہیں یا نہیں اصح یہ کہ داخل ہیں کما فی البحر الرائق مگر جو انہیں ممنوع ہیں جیسے مساجد سے اور اگر تجدید حزن منظور ہو تو مطلقاً حرام اقول حدیث میں بالتخصیص عورتوں سے خطاب اس پر دلیل ہے کہ ان کے لئے تکثیر زیارت قبور میں حرج کثیر ہے اور اس خصوص پر درود نسخ ثابت نہیں پھر قبور اقربا پر خصوصاً بحال قرب عہد ممات تجدید حزن لازم نہا ہے اور مزارات اولیائے کرام پر حاضری میں اہدی الشناعتیں کا اندیشہ یا ترک ادب یا ادب میں افراط ناجائز تو سبیل اطلاق منع ہے ولہذا غنیۃ میں کراہت پر جزم فرمایا کہ یستحب زیارة القبور للرجال وتکرہ للنساء لما قد مناه اسی میں ہے فی کفایۃ الشعبی سئل القاضی عن جواز خروج النساء الی المقابر فقال لایسال عن الجواز والفساد فی مثل هذا او انما یسأل عن مقدار ما یلحقها من اللعن فیہ واعلم انها کلما قصدت الخروج کانت فی لعنة اللہ و ملائکتہ واذا خرجت تحفها الشیاطین من کل جانب واذا آتت القبور یلعنها روح البیت واذا رجعت کانت فی لعنة

ترجمہ یہ حدیث احمد وابن ماجہ وحاکم نے حسان بن ثابت انصاری سے اور احمد وترمذی وابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے بازام ابوصالح تابعی ضعیف البخاری وقال انسائے بازام لیس ثقہ وقال ابن معین لیس بہ ہاس علی قبروں کی زیارت مردوں کو مستحب اور عورتوں کو مکروہ ہے۔

اللہ ذکرہ فی التاتار خانۃ یعنی کفایہ شعبی پھرتا تار خانہ میں ہے امام قاضی سے سوال ہوا کیا عورتوں کا قبرستان کو جانا جائز ہے فرمایا ایسی بات میں جائز نا جائز نہیں پوچھتے یہ پوچھو کہ جائے گی تو اس پر کتنی لعنت ہوگی خبردار جب وہ جانے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور جب گھر سے چلتی ہے سب طرف سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں اور جب قبر پر آتی ہے میت کی روح اسے لعنت کرتی ہے اور جب پلٹتی ہے اللہ کی لعنت ساتھ پھرتی ہے البتہ حاضری و خاکبوسی آستان عرش نشان سرکار اعظم ﷺ اعظم الممدوبات بلکہ قریب واجبات ہے اس سے نہ روکیں گے اور تعدیل ادب سکھائیں گے۔ مسلک متقسط پھر دالمختار میں ہے اہل تستحب زیارۃ قبرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النساء اصحیح نعم بلا کراہۃ بشر وطہا کما صرح بہ بعض العلماء اما علی الاصح من مذهبنا وهو قول الکرخی وغیرہ من ان الرخصة فی زیارۃ القبور ثابتۃ للرجال والنساء جمیعاً فلا اشکال واما علی غیرہ فکذلک نقول بالاستحباب لا طلاق الاصحاب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب (۵۶) بچہ پیدا ہوتے ہی نہلا دھلا کر مزارات اولیائے کرام پر حاضر کیا جائے اس میں برکت ہے زمانہ اقدس میں مولود کو خدمت انور میں حاضر لاتے اور اب مدینہ طیبہ میں روضہ انور پر لیجاتے ہیں ابو نعیم نے دلائل البوت میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی حضرت آمنہ والدہ ماجدہ حضور سید عالم ﷺ فرماتی ہیں جب حضور پیدا ہوئے ایک ابر آیا جس میں سے گھوڑوں اور پرندوں کے پروں کی آواز آتی تھی وہ میرے پاس سے حضور اقدس ﷺ کو لے گیا اور میں نے ایک منادی کو پکارتے سنا طوفوا ب محمد علی موالد النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کے مقامات ولادت میں لے جاؤ بال اتارنے سے اگر مقصود وہ ہے جس عقیقہ کے دن حکم ہے تو یہ ایک ناقص چیز کا ازالہ ترجمہ صحیح یہ ہے کہ روضہ انور سید عالم ﷺ کی حاضری عورتوں کو بھی مستحب ہے مگر بشرطی آداب و اعتدال جس طرح بعض علما نے تصریح کی ہمارے مذہب اصح پر کیا امام کرخی وغیرہ کا قول ہے کہ زیارت قبور کی اجازت میں مرد و عورت سب داخل ہیں اس پر تو کوئی اشکال خود ہی نہیں اور دوسرے قول پر بھی روضہ انور کی حاضری عورتوں کو بھی ہم مستحب ہی کہتے ہیں کہ اصحاب نے حکم مطلق دیا ہے۔

ہے مزارات طیبہ پر لیجا کر کرنا کوئی معنی نہیں رکھنا بلکہ بال گھر پر دور کر کے لیجائیں پھر بھی اسے حرام کہنا دل سے نئی شریعت گڑھنا ہے اور اگر مقصود جو بعض جاہل عورتوں میں دستور ہے کہ بچے کے سر پر بعض اولیائے کرام کے نام کی چوٹی رکھتی ہیں اور اس کی کچھ میعاد مقرر کرتی ہیں اس میعاد تک کتنے ہی بار بچے کا سر منڈے وہ چوٹی برقرار رکھتی ہیں پھر میعاد گزار کر مزار پر لیجا کر وہ بال اتارتی ہیں تو یہ ضرور محض بے اصل و بدعت ہے واللہ تعالیٰ اعلم (۵۷) مزارات اولیائے کرام کے پاس ان کی روح مبارک کی تعظیم کے لئے چراغ جلانا بلاشبہ جائز و مستحسن ہے اسکی تفصیل جلیل ہماری کتاب ۳۲۔ طوانع النور فی حکم الدرج علی القبور اور ہمارے رسالہ بریق المنار بشموع المزار میں ہے امام علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قد سنا اللہ بسرہ القدسی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں اذا كان موضع القبور مسجد او علی طریق او كان هناك احد جالس امکان قبر ولی من الاولیاء او عالم من المحققین تعظیماً لروحہ الشرقة علی تراب جسده کا شراق الشمس علی الارض اعلاماً للناس انه ولی لیتبر کوابہ و یدعوا اللہ تعالیٰ عنہ فیستجاب لہم فہوامر جائز لا منع منہ والاعمال بالنیات یعنی اگر موضع قبر میں مسجد ہے (کہ روشنی سے نمازی کو آرام ہوگا اور مسجد میں بھی روشنی ہوگی) یا قبر سر راہ ہے (کہ روشنی سے راہگیروں کو بھی نفع پہنچے گا اور اموات کو بھی کہ مسلمان قبر مسلم دیکھ سلام کریں گے فاتحہ پڑھیں گے دعا کریں گے ثواب پہنچائیں گے گزرنیوالوں کی قوت زائد ہے تو اموات برکت لیں گے میت کی قوت زیادہ ہے تو گزرنے والے فیض حاصل کریں گے) یا وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے (زیارت یا ایصال ثواب یا افادہ یا استفادہ کے لئے آیا ہے روشنی سے اسے آرام ملے گا قرآن عظیم دیکھ کر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے گا) (یہ مزار کسی ولی اللہ یا محقق عالم دین کا ہے وہاں ان کی روح مبارک کی تعظیم کیلئے روشنی کریں جو اپنے بدن کی مٹی پر ایسی تجلی ڈال رہی ہے جیسے آفتاب زمین پر تا کہ اس روشنی سے لوگ جانیں کہ یہ ولی کا مزار پاک ہے تو اس سے تبرک کریں اور وہاں اللہ عزوجل سے دعا مانگیں کہ ان کی دعا مقبول ہو تو یہ جائز امر ہے اس سے اصلاً ممانعت نہیں اور اعمال کا مدار نیتوں پر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵۸) عود لوبان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز چاہیے اگرچہ کسی برتن میں ۱۔ لما فيه من التفاؤل القبيح بطلوع الدخان من على القبر والعياذ بالله صحیح مسلم شریف میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ۲۔ انه قال لابنه و هو في سياق الموت اذا انامت فلا تصحبنى نائة ولا نار الحديث شرح المشكوة الامام ابن حجر المکی میں ہے ۳۔ لانها من التفاؤل القبيح مرقاة شرح مشکوہ میں ہے ۴۔ انها سبب اللتفاؤل القبيح اور قریب قبر سلگانا اگر نہ کسی تالی یا ذاکر یا زائر حاضر خواہ عنقریب آنے والے کے واسطے ہو۔ بلکہ یوں کہ صرف قبر کے لیے جلا کر چلا آئے تو ظاہر منع ہے کہ اسراف و اضعاف مال ہے میت صالح اس غرقے کے سبب جو اس کی قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی نسیمین بہشتی پھولوں کی خوشبوئیں لاتی ہیں دنیا کے لوبان سے غنی ہے اور معاذ اللہ جو دوسری حالت میں ہوا سے اس سے انتفاع نہیں تو جب تک سند مقبول سے نفع معقول نہ ثابت ہو سبیل احتراز ہے ۵۔ ولا يقاس على وضع الورد والرياحين المصرح باستحبابه في غير ما كتاب كما اردنا عليه نصوصا كثيرة في كتابنا حياة الموات في بيان سماع الاموات فان العلة فيه كما نصوا عليه انها ما دامت رطوبة تسبح الله تعالى فتؤنس البيت لا طيبها اور اور اگر موجودین یا آنے والے زائرین کیلئے خصوصاً وقت فاتحہ خوانی یا تلاوت قرآن عظیم و ذکر الہی سلگائیں تو بہتر و مستحسن ہے ۶۔ وقد عهد تعظيم التلاوة والذكر و طيب مجالس المسلمين به قديما وحديثا جو اسے فسق و بدعت کہے محض جاہلانہ جرأت کرتا یا اصول مردودہ و ہابیت پر مرتا ہے بہر حال یہ شرع مطہر پر افترا ہے اس کا جواب انہیں ۱۔ ترجمہ اس لئے کہ قبر کے اوپر سے دھواں اٹھنے میں بدفالی ہے اللہ کی پناہ ۲۔ ترجمہ انہوں نے اپنی نزاع کے وقت اپنے صاحبزادہ سے فرمایا جب میں مردوں تو میرے ساتھ نہ کوئی روئے پینے والی جائے نہ آگ ۳۔ ترجمہ اس لئے کہ بدفالی ہے ۴۔ اس لئے کہ یہ بدفالی کا۔ ۵۔ ترجمہ اور اس پر قیاس نہ ہوگا کہ قبروں پر گلاب اور پھول رکھنا متعدد کتابوں کی تصریح سے مستحب ہے جیسا کہ اس پر بہت نصوص ہم نے اپنی کتاب حياة الموات فی بیان سماع الاموات میں ذکر کئے اسلئے کہ وہاں علما نے علت یہ بیان کی ہے کہ پھول جب تک تر رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں تو اس سے میت کا دل بہلتا ہے خوشبو اس کی وجہ بنائی ۶۔ ترجمہ بیشک قدیم سے آج تک اس سے تلاوت و ذکر کی تعظیم اور مجلس مسلمانان کا اس سے خوشبو کرنا معبود ہے۔ ۱۲۔

دو آیتوں کا پڑھنا ہے قل ہاتوا برہانکم ان کنتم صدقین قل اللہ اذن لکم
 امر علی اللہ تفترون واللہ تعالیٰ اعلم (۵۹) تربت اولیائے کرام پر غلاف ڈالنا
 جائز ہے ہاں عوام کی قبروں پر نہ چاہئے امام علامہ عارف نابلسی قدس سرہ القدسی کی کتاب
 مستطاب کشف النور عن اصحاب القبور پھر علامہ شامی صاحب رد المحتار علی الدر المختار کی
 عقود الدریہ میں ہے فی فتاویٰ الحجۃ تکرۃ السور علی القبورہ ولكن نحن
 الان نقول انکان القصد بذلك التعظیم فی اعین العامة حتی لا یحتقرو
 اصحاب هذا القبر و بجلب الخشوع والادب لقلوب الغافلین الزائرین
 لان قلوبہم نافرة عند الحضور فی التأدب بین یدی اولیاء اللہ تعالیٰ البد
 فونین فی تلك القبور لما ذکرنا من حضور روحانیتہم المبارکۃ عند قبور
 ہم فهو امر جائز لا ینبغی النهی عنه لان الاعمال بالنیات ولكل امرئی
 مانوی یعنی فتاویٰ حجہ میں قبروں پر غلاف کو مکروہ لکھا لیکن ہم اب کہتے ہیں اگر اس سے
 نگاہ عوام میں تعظیم اولیا پیدا کرنا مقصود ہو کہ صاحب مزار کی تحقیر نہ کریں اور اس لئے کہ اہل
 غفلت جب زیارت کو آئیں تو ان کے دل جھکیں اور ادب کریں کہ ویسے وہ زیارت میں
 اولیائے کرام کا ادب نہیں کرتے حالانکہ ان کی روح مبارک ان کے مزارات کے پاس
 حاضر ہے تو اس غرض سے مزارات پاک پر غلاف ڈالنا جائز ہے اس سے ممانعت نہ چاہیے
 کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی انتہے اقول یہ نفیس
 مضمون آیہ کریمہ سے استفادہ ہے قال اللہ تعالیٰ یا ایہا النبی قل لا ذواجک و بنتک
 ونساء المومنین یدنین علیہن من جلا بیہن ذلك ادنی ان یعرفن فلا
 یؤذین وکان اللہ غفور رحیم۔ اے نبی اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی
 عورتوں سے فرماؤ اپنی چادریں چہرے پر لٹکائے رہیں یہ اس کے قریب ہے کہ پہچانی
 جائیں تو نہ ستائی جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بے ہاک لوگ راستوں میں کنیروں کو
 چھیڑا کرتے وہ مونہ کھولے نکلتیں پہچان کے لئے بیبیوں کو مونہ چھپانے کا حکم ہوا کہ معلوم

۱۔ ترجمہ تم کہو لاؤ اپنی دلیل اگر سچ ہو۔ تم کہو کیا اللہ نے تمہیں اذن دیا یا اللہ پر بہتان دہرتے ہو۔ ۱۲

ہو کہ یہ کنیز نہیں تو کوئی ان سے نہ بولے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قبروں کے ساتھ عوام کیا کرتے ہیں ان پر پاؤں رکھ کر چلیں ان پر بیٹھیں واہیات باتیں کریں ایک قبر پر دو شخصوں کو بیٹھے جو اکھلتے دیکھا ہے اولیائے کرام کے مزارات بھی اگر عام قبروں کی طرح رہیں یہی نا حفاظیان ان کے ساتھ ہوں لہذا پہچان کے لئے خلاف درکار ہوئے ذلک ادنیٰ ان یعرفن فلا یؤذین یہ اس سے قریب ہے کہ پہچانی جائیں تو ایذا نہ دی جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (۶۰) غیر خدا کے لئے نذر فقہی کی ممانعت ہے اولیائے کرام کے لئے ان کی حیات ظاہری خواہ باطنی میں جو نذریں کہی جاتی ہیں یہ نذر فقہی نہیں عام محاورہ ہے کہ اکابر کے حضور جو ہدیہ پیش کریں اسے نذر کہتے ہیں بادشاہ نے دربار کیا اسے نذریں گزریں۔ شاہ رفیع الدین صاحب برادر مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رسالہ نذور میں لکھتے ہیں نذر یکہ ایجا مستعمل میشود نہ بر معنی شرعی ست چہ عرف آنت کہ آنچہ پیش بزرگان ے برند نذرون نیاز میگویند امام اجل سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں ومن هذا القبیل زیارة القبور والتبرک بضرائح الاولیاء والصالحین والنذر لہم بتعلیق ذلک علی حصول شفاء او قدوم غائب فانه مجاز عن الصدقة علی الخادمین بقبورہم کما قال الفقہاء فین دفع الزکاة لفقیرو سباھا مرضاصح لان العبرة بالمعنی لا باللفظ یعنی اسی قبیل سے ہے زیارت قبور اور مزارات اولیا و صلحا سے برکت لینا اور بیمار کی شفا یا مسافر کے آنے پر اولیائے گزشتہ کے لئے منت ماننا کہ وہ ان کے خادمان قبور پر تصدق سے مجاز ہے جیسے فقہانے فرمایا ہے کہ فقیر کو زکوٰۃ دے اور قرض کا نام لے تو صحیح ہو جائے گی کہ اعتبار معنی کا ہے نہ لفظ کا ظاہر ہے کہ یہ نذر فقہی ہوتی تو احیاء کے لئے بھی نہ ہو سکتی حالانکہ دونوں حالتوں میں یہ عرف و عمل قدیم سے اکابر دین میں معمول و مقبول ہے امام اجل سیدی ابوالحسن نور الملتی والدین علی بن یوسف بن جریر نخعی شطرنوفی قدس سرہ العزیز جن کو امام فن رجال شمس الدین ذہبی نے طبقات القراء اور امام جلیل جلال الدین سیوطی نے حسن المحاضرہ میں الامام الاوحد کہا یعنی بے نظیر امام اپنی کتاب مستطاب بھتہ الاسرار شریف میں محدثانہ اسانید صحیحہ معتبرہ سے

روایت فرماتے ہیں (۱) اخبرنا ابو العفاف موسیٰ بن عثمان البقاء بالقاهرة سنہ ۶۶۳ قال اخبرنا ابی بدمشق سنہ ۶۱۴ قال اخبرنا الشیخان ابو عمر و عثمان الصریفینی و ابو محمد عبد الحق الحریمی بغداد سنہ ۵۵۹ قالکنا بین یدی الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمدرستہ یوم الاحد ثالث صفر ۵۵۵ ہم سے ابو العفاف موسیٰ بن عثمان بن موسیٰ بقای نے ۶۶۳ میں شہر قاہرہ میں حدیث بیان کی کہ ہمیں میرے والد ماجد عارف باللہ ابو المعانی عثمان نے ۶۱۴ میں شہر دمشق میں خبر دی کہ ہمیں دو ولی کامل حضرت ابو عمر و عثمان صریفینی و حضرت ابو محمد عبد الحق حریمی نے ۵۵۹ میں بغداد مقدس میں خبر دی کہ ہم ۳ صفر روز یک شنبہ ۵۵۵ میں حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں حاضر تھے حضور نے وضو کر کے کھڑاویں پہنیں اور دو رکعتیں پڑھیں بعد سلام ایک عظیم نعرہ فرمایا اور ایک کھڑاؤں ہوا میں پھینکی پھر دوسرا نعرہ فرمایا اور دوسری کھڑاؤں پھینکی وہ دونوں ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئیں پھر تشریف رکھی ہیبت کے سبب کسی کو پوچھنے کی جرات نہ ہوئی ۲۳ دن کے بعد عجم سے ایک قافلہ حاضر بارگاہ ہوا اور کہا ان معنا للشیخ نذرا ہمارے پاس حضور کی ایک نذر ہے فاستأذناہ فقال خذوہ منہم ہم نے حضور سے اس نذر کے لینے میں اذن طلب کیا حضور نے فرمایا لے لو انہوں نے ایک من ریشم اور خز کے تھان اور سونا اور حضور کی وہ کھڑاویں جو اس روز ہوا میں پھینکی تھیں پیش کیں ہم نے ان سے کہا یہ کھڑاویں تمہارے پاس کہاں سے آئیں کہا ۳ صفر روز یکشنبہ ہم سفر میں تھے کہ کچھ راہزن جن کے دوسرے ہمارے ہم پر آ پڑے ہمارے مال لوٹے اور کچھ آدمی قتل کئے اور ایک نالے میں تقسیم کو اترے نالے کے کنارے ہم تھے فقلنا لو ذکرنا الشیخ عبد القادر فی هذا الوقت و نذر نالہ شیئا من اموالنا ان سلنا ہم نے کہا بہتر ہو کہ اس وقت ہم حضور غوث اعظم کو یاد کریں اور نجات پانے پر حضور کے لیے کچھ مال نذر مانیں ہم نے حضور کو یاد کیا ہی تھا کہ دو عظیم نعرے سنے جن سے جنگل گونج اٹھا اور ہم نے راہزنوں کو دیکھا کہ ان پر خوف چھا گیا ہم سمجھے ان پر کوئی اور ڈاکو آ پڑے یہ آ کر ہم سے بولے آؤ اپنا مال لے لو اور دیکھو ہم پر کیا

مصیبت پڑی ہمیں اپنے دونوں سرداروں کے پاس لے گئے ہم نے دیکھا وہ مرے پڑے ہیں اور ہر ایک کے پاس ایک کھڑاؤں پانی سے بھیگی رکھی ہے ڈاکوؤں نے ہمارے سب مال ہمیں پھیر دیئے اور کہا اس واقعہ کی کوئی عظیم الشان خبر ہے (۲) نیز فرماتے ہیں قدس سرہ حدیث ابو الفتوح نصر اللہ بن یوسف الازجی قال اخبرنا الشيخ ابو العباس احمد بن اسمعيل قال اخبرنا الشيخ ابو محمد عبد الله بن حسين بن ابی الفضل قال كان شيخنا الشيخ محي الدين عبد القادر رضي الله تعالى عنه يقبل النذور ويأكل منها هم سے حدیث بیان کی ابو الفتوح نصر اللہ بن یوسف ازجی نے کہا ہمیں شیخ ابو العباس احمد بن اسمعیل نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابو محمد عبد اللہ بن حسین بن ابی الفضل نے خبر دی کہ ہمارے شیخ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نذریں قبول فرماتے ہیں اور ان میں سے بذات اقدس بھی تناول فرماتے اگر یہ نذر فقہی ہوتی تو حضور کا جو کہ اجلہ سادات عظام سے ہیں اس سے تناول فرمانا کیونکر ممکن تھا (۳) نیز فرماتے ہیں حدیثنا الشریف ابو عبد الله محمد بن الخضر الحسيني قال اخبرنا ابی قال كنت مع سيدی الشيخ محي الدين عبد القادر رضي الله تعالى عنه ورأى فقيراً مكسور القلب فقال له ماشاً نك قال مررت اليوم بالشط وسألت ملاحاً ان يحملني الى الجانب الآخر فابى وانكسر قلبي لفقرى فلم يتم كلام الفقير حتى دخل رجل منه صرة فيها ثلاثون ديناراً نذرًا للشيخ فقال الشيخ لذلك الفقير خذ هذه الصرة واذهب بها الى الملاح وقل له لا ترد فقير ابدا و خلع الشيخ قَبِيصَهُ واعطاه للفقير فاشترى منه بعشرين ديناراً هم نے شریف ابو عبد اللہ محمد بن الخضر الحسینی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے والد ماجد نے فرمایا میں حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھا حضور نے ایک فقیر شکستہ دل دیکھا فرمایا تیرا کیا حال ہے عرض کی کل میں کنارہ دجلہ پر گیا ملاح سے کہا مجھے اس پار لے جاؤں نے نہ مانا محتاجی کے سبب میرا دل ٹوٹ گیا فقیر کی بات ابھی پوری نہ ہوئی تھی کہ ایک صاحب ایک تھیلی میں تیس اشرفیاں حضور کی نذر کی لائے حضور نے فقیر سے فرمایا یہ لو اور جا کر ملاح

کو دو اور اس نے کہنا کبھی کسی فقیر کو نہ پھیرے اور حضور نے اپنا قمیص مبارک اتار کر اس فقیر کو عطا فرمایا کہ وہ اس سے بیس اشرفیوں کو خریدا گیا۔ (۴) نیز فرماتے ہیں الشیخ بقابن بطوکان الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یثنی علیہ کثیرا وتجلہ المشایخ والعلماء وقصد بالزیارات والندور من کل مصر حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ بقابن بطور رحمۃ اللہ علیہ کی بہت تعریف فرمایا کرتے اور اولیاء و علمائے ان کی تعظیم کرتے ہر شہر سے لوگ ان کی زیارت کو آتے اور ان کی نذر لاتے (۵) نیز فرماتے ہیں الشیخ منصور البطائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ من اکابر مشایخ العراق اجمع المشایخ والعلماء علی تجیلہ وقصد بالزیارات والندور من کل جهة حضرت منصور بطائی رحمۃ اللہ علیہ اکابر اولیائے عراق سے ہیں اولیاء و علمائے ان کی تعظیم پر اجماع کیا اور ہر طرف سے مسلمان ان کی زیارت کو آئے اور ان کی نذر لائے (۶) نیز فرماتے ہیں لم یکن لاحد من مشایخ العراق فی عصر الشیخ علی بن الہیتی فتوح اکثر من فتوحہ کان بنذرلہ من کل بلد حضرت علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں اولیائے عراق سے کیسی فتوح ان کے مثل نہ تھی ہر شہر سے ان کی نذر آتی (۷) نیز فرماتے ہیں الشیخ ابو سعد الفیلوی احد عیان المشایخ بالعراق حضر مجلسہ المشایخ والعلماء وقصد بالزیارات والندور حضرت ابو سعد قیلوی رحمۃ اللہ علیہ اکابر اولیائے عراق سے ہیں مسلمان ان کی زیارت کو آتے اور ان کی نذر کی جاتی (۸) نیز فرماتے ہیں اخبرنا ابو الحسن علی بن الحسن السامری قال اخبرنا ابی قال اخبرنا ابی قال سمعت والدی رحمۃ اللہ تعالیٰ یقول کانت لفقة شیخنا الشیخ جاگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من الغیب وکان نافذ التصریف خارق الفعل متواتر الكشف ینذر لہ کثیر او کُنت عندہ یوما فمرت مع راعیہا فاشار الی احدہن و قال ہذہ حامل بعجل احبرا غر صفة کذا و کذا و یولد وقت کذا یوم کذا و هو نذر لی و تذبحہ الفقراء یوم کذا و یا کله فلان و فلان ثم اشار الی اخری و قال

هذه حامل بانثی و من وصفها كذا وكذا تولد وقت كذا وهي نذرلی
 يذبحها فلان رجل من الفقراء يوم كذا و ياكلها فلان و فلان ولكب
 احمر فيها نصيب قال فوالله لقد جرت الحال على ما وصف الشيخ ہمیں خبر
 دی ابو الحسن علی بن حسن سامری نے کہ ہمیں ہمارے والد نے خبر دی کہا میں نے اپنے والد
 سے سنا فرماتے تھے ہمارے شیخ حضرت جاگیر رضی اللہ عنہ کا خرچ غیب سے چلتا تھا اور ان کا
 تصرف نافذ تھا ان کے کام کرامات تھے علی الاتصال انہیں کشف ہوتا تھا مسلمان کثرت
 سے ان کی نذر کرتے ایک دن میں ان کے پاس حاضر تھا کچھ گائیں اپنے گوالے کے ساتھ
 گزریں حضرت نے ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس گائے کے پیٹ
 میں سرخ بچھڑا ہے جس کے ماتھے پر سپیدی ہے اور اس کا سب حلیہ بیان فرمایا فلاں دن
 فلاں وقت پیدا ہوگا اور وہ ہماری نذر ہوگا فقرا سے فلاں دن ذبح کریں گے اور فلاں فلاں
 اسے کھائیں گے۔ پھر دوسری گائے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اس کے پیٹ میں بچھیا ہے
 اور اس کا حلیہ بیان فرمایا فلاں وقت پیدا ہوگی اور وہ میری نذر ہوگی۔ فلاں فقیر اسے فلاں
 دن ذبح کرے گا اور فلاں فلاں اسے کھائیں گے اور ایک سرخ کتے کا بھی اس کے گوشت
 میں حصہ ہے ہمارے والد نے فرمایا خدا کی قسم جیسا شیخ نے ارشاد کیا تھا سب اسی طرح واقع
 ہوا (۹) نیز فرماتے ہیں اخبرنا الفقیہ المصالح ابو محمد الحسن بن موسیٰ
 الخالدي قال سمعت الشيخ الاعام شهاب الدين السهروردي رضي الله
 تعالى عنه بقول ما لاحظ عني شيز الشيخ ضياء الدين عبد القاهر رضي
 الله عنه مرید ابوعین الرعاية الانتج و برع و كنت عنده مرة فاتاه سوادى
 بعجل وقال له يا سيدى هذا نذر ناه لك وانصرف الرجل فجاء العجل
 حتى وقف بين يدي الشيخ فقال الشيخ لنا ان هذا العجل يقول لي اني لست
 العجل الذى نذر لك بل نذرت للشيخ على بن الهيتي و انما نذرك اخي
 فلم يلبث ان جاء السوادى و بيده عجل يشبه الاول فقال السوادى يا
 سيدى اني نذرت لك هذا العجل و نذرت للشيخ على بن الهيتي العجل

الذی اتیتک بہ اولا وکان اشتبہا علی واخذ الاول وانصرف ہمیں خبر دی فقیہ صالح ابو محمد حسن بن موسیٰ خالدی نے کہ میں نے شیخ امام شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا کہ ہمارے شیخ حضرت عبدالقادر نجیب الدین سہروردی جب کسی مرید پر نظر عنایت فرماتے وہ پھولتا پھلتا اور بلند رتبہ کو پہنچتا اور ایک دن میں حضور کی خدمت میں حاضر تھا ایک دہقانی ایک پچھڑا لایا اور عرض کی یہ ہماری طرف سے حضرت کی نذر ہے اور چلا گیا پچھڑا آ کر حضرت کے سامنے کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا یہ پچھڑا مجھ سے کہتا ہے میں آپ کی نذر نہیں ہوں میں حضرت شیخ علی بن ہتی کی نذر ہوں آپ کی نذر میرا بھائی ہے کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ دہقانی ایک اور پچھڑا لایا جو صورت میں اس کے مشابہ تھا اور عرض کی اے میرے سردار میں نے حضور کی نذر یہ پچھڑا مانا تھا اور وہ پچھڑا جو پہلے میں حاضر لایا وہ میں نے حضرت شیخ علی بن ہتی کی نذر مانا ہے مجھے دھوکا ہو گیا تھا یہ کہہ کر پہلے پچھڑے کو لے لیا اور واپس گیا (۱۰) نیز فرماتے ہیں اخبرنا ابو زید عبدالرحمن بن سالم بن احمد القرشی قال سمعت الشیخ العارف ابا لفتح بن ابی الغنائم بالاسکندریۃ ہمیں ابو زید عبدالرحمن بنس الم بن احمد قریشی نے خبر دی کہ میں نے حضرت عارف باللہ ابو الفتح بن ابی الغنائم سے اسکندریہ میں سنا کہ اہل بصالح سے ایک شخص ایک دبلا بیل کھینچتا ہوا ہمارے شیخ حضرت سید احمد رفاعی کے حضور لایا اور عرض کی اے میرے آقا میرا اور میرے بال بچوں کا قوت اسی بیل کے ذریعہ سے ہے اب یہ ضعیف ہو گیا اس کے لیے قوت و برکت کی دعا فرمائیے حضرت نے فرمایا شیخ عثمان بن مرزوق (بطاحی) کے پاس جا اور انہیں میرا سلام کہہ اور ان سے میرے لئے دعا چاہ۔ وہ بیل کو لے کر یہاں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ حضرت سیدی عثمان تشریف فرما ہیں اور ان کے گرد شیر حلقہ باندھے ہیں یہ پاس حاضر ہوتے ڈرا۔ فرمایا آگے آ۔ قریب گیا۔ قبل اس کے کہ یہ حضرت رفاعی کا پیام پہنچائے سیدی عثمان نے خود فرمایا کہ میرے بھائی شیخ احمد پر سلام۔ اللہ میرا اور ان کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ پھر ایک شیر کو اشارہ فرمایا کہ اٹھ اس بیل کو پھاڑ۔ شیر اٹھا اور بیل کو مار کر اس میں سے کھایا۔ حضرت نے فرمایا: اٹھ آ وہ اٹھ آیا۔ پھر دوسرے شیر سے فرمایا اٹھ اس میں سے کھا وہ اٹھا

اور کھایا پھرا سے بلا لیا تیسرا شیر بھیجا یو ہیں ایک شیر بھیجتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے سارا بیل کھالیا۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ بطیحہ کی طرف سے ایک بہت فربہ بیل آیا اور حضرت کے سامنے کھڑا ہوا حضرت نے اس شخص سے فرمایا اپنے بیل کے بدلے یہ بیل لیلو اس نے اسے پکڑ تو لیا مگر دل میں کہتا تھا میرا بیل تو مارا گیا اور مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی اس بیل کو میرے پاس پہنچا کر مجھے ستائے ناگاہ ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور حضرت کے دست مبارک کو بوسہ دے کر عرض کی یا سیدے نذرت لك ثور او اتيت به الى البطيحة فاستلب مني ولا ادرى اين ذهب اے میرے مولیٰ میں نے ایک بیل حضور کی نذر کا رکھا تھا اسے بطیحہ تک لایا وہاں سے میرے ہاتھ سے چھٹ گیا معلوم نہیں کہاں گیا فرمایا قد وصل الينا ها هو تراه وہ ہمیں پہنچ گیا یہ دیکھو یہ تمہارے سامنے ہے وہ شخص قدموں پر گر پڑا اور حضرت کے پائے مبارک چوم کر کہا اے میرے مولیٰ خدا کی قسم اللہ نے حضرت کو ہر چیز کی معرفت بخشی اور ہر چیز یہاں تک کہ جانوروں کو حضرت کی پہچان کرادی حضرت نے فرمایا يا هذا ان الحبيب لا يخفى عن حبيبه شيئاً ومن عرف الله عز وجل عرفه كل شيء اے شخص بیشک محبوب اپنے محبوبوں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھتا جسے اللہ کی معرفت ملتی ہے اللہ اسے ہر چیز کا علم عطا کرتا ہے۔ پھر بیل والے سے فرمایا تو اپنے دل میں میرا شاکی تھا اور کہہ رہا تھا کہ میرا بیل تو مارا گیا اور خدا جانے یہ بیل کہاں کا ہے مبادا کوئی اسے میرے پاس پہنچا کر مجھے ایذا دے یہ سن کر بیل والا رونے لگا فرمایا کیا تو نے نہ جانا کہ میں تیرے دل کی جانتا ہوں یا اللہ اس بیل کو تجھ پر مبارک کرے وہ بیل کو لے کر چند قدم چلا اب اسے یہ خطرہ گزرا کہ مبادا مجھے یا میرے بیل کو کوئی شیر آڑے آئے فرمایا شیر کا خوف ہے عرض کی ہاں۔ حضرت نے جو شیر سامنے حاضر تھے ان میں سے ایک کو حکم دیا کہ اسے اور اس کے بیل کو بحفاظت پہنچا دے شیر اٹھا اور ساتھ ہولیا اس کے پاس سے شیر وغیرہ کو دور کرتا کبھی اس کے دہنے کبھی بائیں کبھی پیچھے چلتا یہاں تک کہ وہ امن کی جگہ پہنچ گیا اور اپنا قصہ حضرت احمد رفاعی سے عرض کیا حضرت روئے اور فرمایا ابن مرزوق کے بعد ان جیسا پیدا ہونا دشوار ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس بیل میں برکت رکھی کہ وہ شخص بڑا مالدار ہو

گیا (۱۱) امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب طبقات کبریٰ احوال حضرت سیدی ابوالموہب محمد شاذلی میں فرماتے ہیں وکان رضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذا کان لك حاجة واردت قضاءها فانذرت نفسي الطاهرة ولو فلسافان حاجتك تقضی یعنی حضرت ممدوح فرمایا کرتے ہیں نے حضور اقدس ﷺ کو دیکھا حضور نے فرمایا جب تمہیں کوئی حاجت ہو اور اس کا پورا ہونا چاہو تو سیدہ طاہرہ حضرت نفیسہ کیلئے کچھ نذر مان لیا کرو اگرچہ ایک ہی پیسہ تمہاری حاجت پوری ہوگی یہ ہیں اولیا کی نذریں اور یہی سے ظاہر ہو گیا کہ نذر اولیا کو مَا اُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ میں داخل کرنا باطل ہے ایسا ہوتا تو یہ ائمہ دین کیونکر اسے قبول فرماتے اور کھاتے کھلاتے بلکہ مَا اُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ وہ جانور ہے جو ذبح کے وقت تکبیر میں غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔ اب امام الطائفہ اسمعیل دہلوی صاحب کے باپوں کے بھی اقوال لیجئے (۱) جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مولوی اسمعیل کے دادا اور دادا استاد اور پردادا پیر انفاس العارفین میں اپنے والد ماجد کے حال میں لکھتے ہیں حضرت ایشان در قصبہ ڈاسنہ بزیارت مخدوم آلہ و یارفتہ بودند شب ہنگام بود و در محل فرمودند مخدوم ضیافت مامیکنند و میگویند چیزے خوردہ روید توقف کردند تا آنکہ اثر مردم منقطع شد و ملال بر یاران غالب آمد آنگاہ ز نے بیامد طبق برنج و شیرینی بر سر و گفت نذر کردہ بودم کہ اگر زوج من بیاید ہماں ساعت ایں طعام پختہ بہ نشیند گاں در گاہ مخدوم آلہ و یار سا نم در نیوقت آمد ایفائے نذر کردم (۲) اسی میں ہے حضرت ایشاں میفرمودند کہ فرہاد بیگ را مشکلی پیش افتاد نذر کرد کہ بار خدایا اگر ایں مشکل بسر آید الیقدر مبلغ بحضرت ایشاں ہدیہ وہم آں مشکل مندفع شد آں نذر از خاطر او برفت بعد چندے اسپ او بیمار شد و نزدیک ہلاک رسید بر سبب ایں امر مشرف شدم بدست یکی از خادماں گفتہ فرستادم کہ ایں بیماری اسپ عدم دفائے نذر است اگر اسپ خود را میخوانی نذرے را کہ در فلاں محل التزام نموده بفرست وی نادم شد و آں نذر فرستاد ہماں ساعت اسپ او شفا یافت (۳) حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں حضرت امیر و ذریہ طاہرہ

اور اتمام امت بر مثال پیراں و مرشدان سے پرستند و امور تکوینیہ را با ایشاں وابستہ میدانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام ایشاں رائج و معمول گردید چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است فاتحہ و درود و نذر و عرس و مجلس (فوائد عظیمہ جلیلہ) مسلمان دیکھیں دونوں شاہ صاحبوں کی ان تینوں عبارتوں سے کتنے جلیل و جمیل و ہابیت کش فائدے حاصل ہوئے واللہ الحمد (۱) اولیا کا اپنے حاضرین مزارات پر مطلع ہونا (۲) ان سے کلام فرمانا کہ جب حضرت مخدوم اکہ دیا قدس سرہ کے مزار شریف پر شاہ ولی اللہ صاحب والد شاہ عبدالرحیم صاحب حاضر ہوئے حضرت نے مزار شریف سے ان کی دعوت کی اور فرمایا کچھ کھا کر جانا (۳) اولیائے کرام کا بعد وفات بھی غیبوں پر اطلاع پانا کہ حضرت مخدوم قدس سرہ کو معلوم ہوا کہ ایک عورت نے اپنے شوہر کے آنے پر ہماری نذر مانی ہے اور یہ کہ آج اس کا شوہر آئے گا (۴) اور یہ کہ عورت اسی وقت ہماری نذر کے چاول اور شیرینی حاضر کرے گی (۵) اولیا کی نذر (۵) مصیبت کے وقت اس کے دفع کو اولیاء کی نذر مانی (۶) ان کی نذر مانکر پوری نہ کرنے سے بلا آنا اگرچہ وہ پورا نہ کرنا بھول جانے سے ہو (۷) اس نذر کے پورا کرتے ہی فوراً بلا کا دفع ہونا کہ فرہاد بیگ نے کسی مشکل کے وقت شاہ ولی اللہ صاحب کے والد کی نذر مانی پھر یاد نہ رہی گھوڑا مرنے کے قریب پہنچ گیا شاہ صاحب کو معلوم ہوا کہ اس پر یہ مصیبت ہماری نذر پوری نہ کرنے سے ہے اس سے فرما بھیجا کہ گھوڑا بچانا چاہتے ہو تو ہماری منت پوری کرو اس نے وہ نذر پوری کی گھوڑا فوراً اچھا ہو گیا (۸) فاتحہ مروجہ (۹) عرس اولیا (۱۰) ان سب سے بڑھ کر یہ پانچ بھاری غضب کہ پیر پرستی (۱۱) مولیٰ علی وائمہ اطہار کی بندگی (۱۲) اس پر ستاری و بندگی پر تمام امت مرحومہ کا اجماع (۱۳) فتح شکست تندرستی مرض دولت مندی تنگدستی اولاد ہونا نہ ہونا مراد ملنا نہ ملنا اور ان کے مثل احکام تکوینیہ کا مولیٰ علی وائمہ اطہار و اولیائے کرام سے وابستہ ہونا (۱۴) اس وابستہ جاننے پر امت مرحومہ کا اجماع ہونا۔ وہ سات بڑے شاہ صاحب کے کلام میں تھے یہ بھاری پتھر چھوٹے شاہ صاحب کے کلام میں ہیں اب اسمعیل دہلوی کی تقویت الایمان و ایذاء الحق اور گنگوہی صاحب کی قاطعہ براہیں وغیرہ خرافات و ہابیہ سے ان ۱۴ کو ملا کر دیکھیے دونوں

شاہ صاحب معاذ اللہ کتنے بڑے کٹے پکے مشرک مشرک گر ٹھہرتے ہیں۔ مگر ان کا مشرک ہونا آسان نہیں اس کے ساتھ ہی یہ بھاری (۱۵) فائدہ حاصل ہوگا کہ اسمعیل دہلوی و گنگوہی و تھانوی اور سارے کے سارے وہابی سب مشرک کافر بیدین کہ اسمعیل دہلوی ان دو مشرکوں کا غلام ان کا شاگرد ان کا مرید ان کا مداح ان کو امام دلی و چنیس و چناں جاننے والا اور گنگوہی و تھانوی اور سارے کے سارے وہابی ان دو تقویت الایمانی دھرم پر مشرکوں اور تیسرے قرآنی دھرم پر بدوین گمراہ کو ایسا ہی جاننے والے اور جو ایسوں کو ویسا جانے وہ خود مشرک کافر بیدین والحمد للہ رب العلمین ہے کسی وہابی گنگوہی تھانوی دہلوی امر تسری بنگالی بھوپالی وغیرہ ہم کے پاس اس کا جواب یا آج ہی سے وقفوہم انہم مسئلون ○ مالکم لا تنصرون ○ بل ہم الیوم مُسْتَسْلِمُونَ ○ کا ظہور بیجاں ۲ کذلک العذاب ولعذاب الاخرة اکبر لو کانوا یعلمون ○ یہاں سے ظاہر ہو گیا کہ اس مجموعہ خطب کے اشعار موافق اہل سنت نہیں اور برکات الامداد کی وہ عبارت متعلق بہ استمداد ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۱: حضور اقدس ﷺ کی حدیث شریف ہے کہ نیک مجلس میں بیٹھنے سے نیک راستہ ملتا ہے اور بد مجلس میں بیٹھنے سے بد راستہ ملتا ہے زید کہتا ہے کہ نہیں صحبت کا اثر کچھ نہیں لگتا آخر تقدیر کے ساتھ ہے پھر اچھی مجلس میں بیٹھنے کا حضور اقدس ﷺ کیوں ارشاد فرماتے ہیں۔ لباب الاخبار قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابن مسعود رضی اللہ عنہ یا ابن مسعود جُلُوسُكَ فِي حَلَقَةِ الْعِلْمِ لَا تَسُ قَلَمًا وَلَا تَكْتُبُ حَرْفًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اِعْطَاءِ اَلْفِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَسَلَامُكَ عَلٰی الْعَالَمِ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ عِبَادَةِ اَلْفِ سَنَةٍ یعنی فرمایا نبی مکرم ﷺ نے ابن مسعود کو اے ابن مسعود بیٹھنا تیرا علم کی مجلس میں کہ نہ پکڑے تو قلم اور نہ لکھے تو حرف بہتر ہے تیرے واسطے آزاد کرنے سے ہزار غلام کے اور دیکھنا تیرا طرف منہ عالم کے بہتر ہے تجھ کو دینے سے ہزار گھوڑے راہ خدا میں اور سلام کرنا تیرا عالم پر بہتر ہے تجھ کو ہزار برس کی عبادت سے۔ کیوں میاں سنا ۱ ترجمہ نہیں روکو ان سے پوچھنا ہے تمہیں کیا ہوا اب ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے بلکہ اب وہ گردن ڈالے ہیں ۲ ترجمہ عذاب ایسا ہوتا ہے اور بیک آغرت کا عذاب بہت بڑا ہے کاش وہ جانتے۔

اچھی مجلس میں بیٹھنے سے کتنا فضل ربی ہے جل و علا قال اللہ عزوجل واما
ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین اور اگر شیطان تجھے
بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ حضور اک رسالہ ازالۃ العار صفحہ ۱۴۲ پانچویں
حدیث میں ہے نبی ﷺ فرماتے ہیں ایاک وقرین السوء فانک بہ تعرف برے
ہمنشیں سے دور بھاگ کہ تو اسی کے ساتھ مشہور ہوگا رواہ ابن عساکر عن انس بن مالک۔

الجواب: زید جاہل محض بلکہ شاید مجنون ہے صحبت کا اثر بھی تقدیر ہی ہے شہد سے نفع زہر
سے ضرر ہر عاقل کے نزدیک بدیہی اور ہر مسلمان کے نزدیک یہ بھی تقدیر ہی سے ہے
صحبتِ بد سے ممانعت کو وہ آیہ کریمہ کہ سوال میں ذکر کی کافی اور صحبتِ نیک کی خوبی کو وہ
ارشاد الہی بس ہے کہ رب عزوجل سے اس کے نبی اکرم ﷺ نے روایت کیا کہ فرماتا ہے
ہم القوم لا یشقے بہم جلیسہم اللہ ورسول کی مجلس ذکر والے وہ لوگ ہیں کہ ان کا
پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا اور دونوں کی جامع وہ حدیث جامع صحیح بخاری ابو موسیٰ
اشعری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مثل الجلیس الصالح
والجلیس السوء کمثل صاحب المسک وکیر الحداد لا یعدمک من صاحب
المسک اما ان تشتريه او تجد ریحہ و کیر الحداد یحرق بیتک او ثوبک
او تجد منہ رائحة خبیثة یعنی نیک ہمنشیں کی مثال مشک فروش کی مثل ہے کہ تو اس
سے مشک مول لے گا یا کم از کم تجھے اس کی خوشبو تو آئے گی اور بد ہمنشیں کی مثال لوہار کی
بھٹی کی طرح ہے کہ وہ تیرا گھر پھونک دیگی یا کپڑے جلانے گی اور کچھ نہ ہوا تو اس سے
تجھے بدبو تو پہنچے گی۔ احادیث اس باب میں کثرت وافر ہیں اور لباب الاخبار کی وہ روایت صحیح
نہیں۔ بل لوائح الوضع لائے علیہ ہاں اگر یہ مراد ہو کہ اصل تقدیر ہے صحبت کوئی اثر خلاف
تقدیر نہیں کر سکتی تو بات فی نفسہ صحیح ہے مگر اس سے اثر صحبت کا انکار جہل فہم ہے جیسا کہ
شہد وزہر کی مثال سے گزرا۔ ولا خبرۃ للعوام بسلک الامام ابی الحسن
الاشعری فی هذا حتی یحمل علیہ مع انه ایضا خلاف الصواب کما نص
علیہ الائمة الاصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الجمیع واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۲: حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ نے مجھے اپنے نور سے پیدا کیا اور میرے نور سے سارے جہان کو۔ زید نے سوال کیا وہ نور محمدی ﷺ کتنا بڑا ہوگا فقیر نے جواب دیا اس میں کونسا شک ہے ایک شمع روشن کرو اور پھر لاکھوں کروڑوں شمعیں اس سے روشن کر لو اس کا نور کم نہیں ہوتا ایسا ہی نور محمد ﷺ کا نور پاک کم نہیں ہوتا۔

الجواب: زید کا اعتراض جاہلانہ اور سائل سلمہ اللہ تعالیٰ کا جواب صحیح و عالمانہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۶۳: حدیث شریف میں ہے کہ آدمی کی پیدائش جس زمین کی مٹی سے ہوتی ہے وہاں آدمی دفن ہوتا ہے زید سوال کرتا ہے یہ کیسے بن سکتا ہے کہ آدمی صحبت اندھیری رات میں کرتا ہے اور حمل قرار پانے کا کچھ وقت معلوم نہیں تو اس وقت کیسے مٹی ماں کے شکم میں بچہ دان میں پہنچ سکتی ہے فقیر نے کہا میاں کیا اللہ عزوجل کو اتنی قدرت نہیں کہ زمین سے مٹی اٹھا لیوے یا بذریعہ ملک اس ساعت میں بچہ دان میں پہنچا دے۔

آدم سردن بآب و گل داشت کو حکم بملک جاں و دل داشت

الجواب: اللہ عزوجل فرماتا ہے منها خلقنکم وفيہا نعیدکم ومنها نخرجکم تارة اخرى O زمین ہی سے ہم نے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لیجائیں گے اور اسی میں سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ما من مولود الا وقد ذر علیہ من تراب حفرتہ کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا جس پر اس کی قبر کی مٹی نہ چھڑکی ہو۔ کتاب المتفق والمفترق میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ما من مولود الا وفي سرته من تربتہ التي خلق منها حتی یدفن فیہا وانا و ابوبکر و عمر و خلقنا من تربۃ واحدة فیہا ندفن ہر مولود کی ناف میں اس کی قبر کی مٹی ہوتی ہے جس سے اسے پیدا کیا اور اسی میں وہ دفن ہوتا ہے اور میں اور ابو بکر و عمر ایک مٹی سے بنے اسی میں دفن ہوں گے۔ امام ترمذی حکیم عارف نو اور میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے راوی کہ فرشتہ جو رحم زن پر موکل ہے جب نطفہ رحم میں قرار پاتا ہے اسے رحم سے لے کر

اپنی ہتھیلی پر رکھ کر عرض کرتا ہے اے رب میرے بنے گا یا نہیں، اگر فرماتا ہے نہیں تو اس میں روح نہیں پڑتی اور خون ہو کر رحم سے نکل جاتا ہے اگر فرماتا ہے ہاں تو عرض کرتا ہے اے رب اس کا رزق کیا ہے زمین میں کہاں کہاں چلے گا کیا عمر ہے کیا کیا کام کرے گا ارشاد ہوتا ہے لوح محفوظ میں دیکھ کہ تو اس میں اس نطفے کا سبب حال پائے گا یا خذ التراب الذی یدفن فی بُقعتہ و تعجن بہ نطفتہ فذلک قولہ تعالیٰ منہا خلقنکم و فیہا نعیدکم فرشتہ وہاں کی مٹی لیتا ہے جہاں اسے دفن ہونا ہے اسے نطفہ میں ملا کر گوندھتا ہے یہ ہے مولیٰ تعالیٰ کا وہ ارشاد کہ زمین ہی سے ہم نے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لیجائیں گے۔ عبد بن حمید وابن المنذر عطائی کر اسانی سے راوی ان الملك ينطلق فیاخذ من تراب المكان الذی یدفن فیہ فیذره علی النطفة فیخلق من التراب و من النطفة وذلک قولہ تعالیٰ منہا خلقنکم و فیہا نعیدکم فرشتہ جا کر اس کے دفن کی مٹی لا کر اس نطفہ پر چھڑکتا ہے تو آدمی اس مٹی اور اس بوند سے بنتا ہے اور یہ ہے مولیٰ تعالیٰ کا وہ ارشاد کہ ہم نے تمہیں زمین ہی سے بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے دنیوری نے کتاب المجالہ میں ہلال بن یساف سے نقل کی ما من مولود یولد الا وفی سرتہ من تراب الارض التی یموت فیہا کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا جس کی ناف میں وہاں کی مٹی نہ ہو جہاں مرے گا اقول یہ اگر ثابت ہو تو حاصل یہ ہوگا کہ قبر کی مٹی سے نطفہ گوندھا جاتا ہے اور جب پتلہ بنتا ہے تو جہاں مرے گا اس جگہ کی کچھ مٹی ناف کی جگہ رکھی جاتی ہے مگر حدیث مرفوع سے گزرا کہ ناف میں بھی اسی مٹی کا حصہ ہوتا ہے جہاں دفن ہوگا تو ظاہر اس روایت میں موت سے دفن مراد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ زید جاہل ہے اور اسپر بد عقل یا بد عقیدہ ہے اور اس پر بیباک۔ اجالی اندھیری میں تمام جہان کے کام ملنے ہی کرتے ہیں وہ اس روشنی کے کیا محتاج ہیں رحم میں جب نطفہ قرار پاتا ہے اور رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے کہ اس میں سلائی نہیں جاسکتی اس وقت بچے کا پتلا کون بناتا ہے یہ باریک باریک رنگیں اور مسام اور روئگٹے اس میں کون رکھتا ہے سب کے سب کام بحکم الہی فرشتہ ہی کرتا ہے جیسا کہ حضور اقدس ﷺ نے احادیث میں ارشاد فرمایا

جن کو ہم نے اپنی کتاب مستطاب الامن والعلیٰ میں ذکر کیا ہے دن بھی ہو تو بند رحم کے اندر کوئی روشنی ہے۔ نہ سہی سخت کالی اندھیری رات میں کہ ہاتھ سے ہاتھ نہ سوجھے ہزار آدمیوں کے بیچ میں ایک کی روح نکلتی ہے وہ کون نکالتا ہے فرشتہ ہی نکالتا ہے قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم استقرار نطفہ کا وقت تمہیں معلوم نہیں یا فرشتے کو بھی معلوم جیسے موت کا وقت غرض ایسے جاہلوں سے مخاطبہ بیسود ہے اسے سمجھایا جائے کہ ارشادات قرآن و حدیث میں اپنی بھدی سمجھ کو جگہ نہ دیا کرے کہ گمراہی و بیدینی کا بڑا پھانک یہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۴: ایک شخص سنی مسلمان ایک کافرہ عورت نصاریٰ سے زنا کرتا تھا اور دو بچے پیدا زنا سے ہوئے بعدہ عورت اسلام لائی بعدہ تین بچے پیدا ہوئے۔ اور بعدہ مرد کا انتقال ہوا اور پھر وہ عورت نصاریٰ کے دین میں گئی اور ایک ہندو شخص سے پھر زنا کرتی ہے اور اسی کے مکان میں عورت کی مثال رات و دن رہتی ہے اور پھر وہ مسلمان کے بچے بھی اپنی ماں کے ساتھ ہیں اور وہ گوشت حرام کافر کا ذبیحہ کھاتی ہے اور وہ بچے بھی اپنی ماں کے ساتھ حرام گوشت کھاتے ہیں۔ بڑا لڑکا اسلام سے کچھ واقف ہے تو وہ ماں کے پاس نہیں اور لڑکی دس برس کی ہے اور دیگر لڑکے چھوٹے ہیں سوائے بڑے لڑکے کے سب بچے اپنی مانکے پاس ہیں اب ان بچوں کے واسطے شرع کیا حکم کرتی ہے اور اگر اسی حالت میں کوئی بچہ انتقال ہوا تو نماز جنازہ وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب: اس بارے میں کوئی روایت نہیں علامہ شہاب شلہی کا خیال اس طرف گیا کہ کافرہ کا بچہ جو مسلمان کے زنا سے پیدا ہو مسلمان نہ ہو نہ ٹھہرے گا کہ زنا سے نسبت منقطع ہے اقول اس تقدیر پر ان شہروں میں جہاں اسلامی سلطنت کبھی نہ ہوئی وہ بچے کہ اس عورت کے حال اسلام میں پیدا ہوئے پھر وہ مرتد ہو گئی اس کی تبعیت سے مرتد ٹھہریں گے جب تک سمجھ دار ہو کر خود اسلام نہ لائیں اور اذلا اب ولا دارا علامہ شامی کی تحقیق یہ ہے کہ

منبیہ: جواب سوال ۱۶ میں جو گزرا کہ اگرنا سمجھ ہے اور مال کافرہ تو مسلمان نہیں اس فتاویٰ علامہ شلہی کے موافق تھا علامہ شامی کی تحقیق پر اب بھی مسلمان ٹھہرے گا اور فقیر کی رائے میں یہی اتوی معلوم ہوا تو جواب سوال ۱۶ میں اتار کھا جائے کہ اگر سمجھ والا ہو کر خود اس نے کفر کیا تو مسلمان نہیں ۱۲ من غفرلہ

مسلمان کے بچے اگر چہ زنا سے ہوں مسلمان ہی ٹھہریں گے کہ ہمارے نزدیک بنت زنا سے نکاح حرام ہے اپنے بچہ زنا کو زکاۃ نہیں دے سکتا اس کے حق میں اس کی گواہی مقبول نہیں فان الحقائق لا مرد لها جب یہ احکام شرع نے مانی ہیں یونہی تبعیت اسلام بھی اور اسی پر امام اجل سبکی شافعی اور قاضی القضاۃ حنبلی نے فتویٰ دیا قول یہ بلاشبہ قوی ہے یوں وہ سب بچے مسلمان ہیں ان میں جو مرے گا اس کے جنازے کی نماز ہوگی جب تک سمجھ والا ہو کہ خود کفر نہ کرے اور اب ماں کا ارتداد انہیں ضرر نہ دے گا کہ باپ کے اسلام پر مرنے سے انکا اسلام مستقر ہو گیا۔ درمختار میں ہے لتنا ہی التبعية صوت احدهما مسلما واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۵، ۶۶: اہل کتاب نصاریٰ کی لڑکی نے سنی مسلمان کے ساتھ نکاح کیا مگر شرط یہ کہ وہ دین محمدی پر قائم رہے اور وہ دین نصاریٰ پر قائم رہے اب اس صورت میں نکاح پڑھنا کیا حکم ہے فی زمانہ اور اہل کتاب بعد دار الحرب سلطنت اسلامیہ کے تابع ہو اور جو غیر تابع ہو ان دونوں صورتوں میں نکاح کس شرط سے پڑھی جائے گی ۶۶ اور سنی مسلمان کی لڑکی اہل کتاب نصاریٰ کے نکاح میں جاسکتی ہے وہ نصاریٰ دین پر ہو اور لڑکی دین محمدی ﷺ پر ہو۔

الجواب: لا اله الا الله مسلمان عورت کا نکاح نصرانی وغیرہ کسی کافر سے نہیں ہو سکتا اگر ہو گا زنائے محض ہو گا اللہ عزوجل فرماتا ہے لاھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن نہ مسلمان عورتیں کافروں کو حلال ہیں نہ کافر مسلمان عورتوں کو حلال نصرانیہ اگر سلطنت اسلامیہ میں مطیع الاسلام ہے اس سے نکاح مکروہ تنزیہی ہے ورنہ مکروہ تحریمی قریب بحرام۔ یہ بھی اس صورت میں کہ وہ واقعی نصرانیہ ہو نہ حالت دہریت و تنجریت جیسے مسلمان کہلانے والا نیچری مسلمان نہیں درمختار میں ہے (۱) صح نکاح کتابیۃ (۲) وان کرہ تنزیہا (مؤمنۃ بنی مقرة بکتاب) وان اعتقد واللسیع الہا فتح القدیر میں ہے ترجمہ کتابیہ جو کسی نبی کو ماننی اور کسی کتاب آسمانی کا اقرار کرتی ہو اس سے نکاح صح ہے اگرچہ مسیح کو خدا کہے ہاں مکروہ تنزیہی ہے

او تکرہ الكتابیه الحربیۃ اجماعاً رد المختار میں ہے ۲ اطلاقہم الکراہۃ فی الحربیۃ یفید انہا تحریمیۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۷: ایک شخص اپنی چچانی یا ممانی کے ساتھ نکاح کرے بعد انتقال اپنے چچا اور ماموں کے یہ نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب: درست ہے جبکہ رضاعت وغیرہ کوئی مانع نہ ہو قال تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۸: زید اگر اپنے بہنوئی کی لڑکی جو دوسری عورت کے شکم سے پیدا ہوئے نہ خاص اپنی بہن کی لڑکی مگر بہن کی سوکن کی لڑکی سے نکاح پڑھاوے تو جائز ہے یا نہیں

الجواب: جائز ہے لعدم المانع۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۶۹: ناف سے نیچے بدن غیر آدمی کا دیکھنے سے وضو جاتا ہے اب اس ملک افریقہ میں جنگلی آدمی ہیں ان کو کپڑے پہننے کی کچھ خبر نہیں اور ہر وقت تھوڑا سا کپڑا آگے شرمگاہ کے رکھتے ہیں اور سب بدن کھلا رہتا ہے ایسے لوگ اگر نمازی کے سامنے سے گزریں اور کھلا بدن نظر پڑے تو نمازی کا وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں وہ آدمی دین اسلام نہیں جانتے اور کافر ہیں اور ہر وقت آمد و رفت کرتے ہیں۔

الجواب: اپنا یا پر ایسا تر دیکھنے سے اصلاً وضو میں خلل نہیں آتا یہ مسئلہ عوام میں غلط مشہور ہے ہاں پر ایسا یا ستر بالقصد دیکھنا حرام ہے اور نماز میں اور زیادہ حرام۔ اگر قصد اُدیکھے گا نماز مکروہ ہوگی اور اتفاقاً نگاہ پڑ جائے پھر نظر پھیر لے یا آنکھیں بند کر لے تو حرج نہیں حدیث میں ہے النظرۃ الاولیٰ لك والثانیۃ علیك پہلی نگاہ یعنی جو بے قصد پڑے وہ تیرے لئے ہے یعنی تجھ پر اس میں مواخذہ نہیں اور دوسری نگاہ یعنی جب دوبارہ قصد اُدیکھے یا پہلی نگاہ قائم رکھے منہ نہ پھیرے آنکھیں نہ بند کرے تو اس کا تجھ پر مواخذہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

۱۔ جو کتابیہ عورت سلطنت اسلام میں مطیع الاسلام ہو کر نہ رہتی ہو اس سے نکاح بالاجماع مکروہ منع ہے عیسیٰ کتابیہ کے باب میں علماء کا کراہت کو مطلق رکھنا جاتا ہے کہ یہ کراہت تحریری قریب اجماع ہے

مسئلہ ۷۰: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اہل کتاب کا ذبیحہ کھانا درست ہے تو فی زمانہ اہل کتاب نصاریٰ ہو یا یہود ان کا ذبح کیا ہوا کھانا حرام ہے یا نہیں۔

الجواب: نصاریٰ کے یہاں ذبح نہیں وہ گلا گھونٹتے ہیں یا سر پر ڈنڈا مارتے یا گلے میں ایک طرف سے چھری بھونک دیتے ہیں جیسا کہ مشہور ہے تو ان کا مارا ہوا جانور مطلقاً مردار ہے۔ یہود کے یہاں البتہ ذبح ہے پھر بھی بلا ضرورت ان کے ذبیحوں سے بچنا ہی چاہیے خصوصاً نصاریٰ مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہیں یہ اگر باقاعدہ ذبح بھی کریں تو ایک جماعت علماء کے نزدیک جب بھی ان کا ذبیحہ مطلقاً حرام ہے اور کہا گیا کہ اسی پر فتویٰ ہے اور اگر دہریہ نیچری ہو تو اس کا ذبیحہ بالا جماع مردار و حرام ہے اگرچہ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہو نہ کہ نصرانی یا یہودی کہ مجرد نام اصلاً کافی نہیں۔ رد المختار و در مختار و آخر باب نکاح الکافر و بحر الرائق و فتاویٰ والواجبہ میں ہے النصرانی لا ذبیحۃ لہ وانما یا کل ذبیحۃ المسلم او یخنق فتح القدیر ۲ میں ہے الاولیٰ ان لا یأکل ذبیحتہم الا للضرورة مجمع النہر میں ہے فی المستصفیٰ قالوا الحل اذا لم یعتقد المسیح الہا امام اذا اعتقدہ فلا انتہی و فی مبسوط شیخ الاسلام یجب ان لا یأکلوا ذبائح اہل الکتاب اذا اعتقدوا ان المسیح الہ ولا یتزوجوا نساء ہم قیل و علیہ الفتویٰ لکن بالنظر الی الدلیل ینبغی ان یجوز والاولیٰ ان لا یفعل الا للضرورة کما فی الفتح والنصاریٰ فی زماننا یصرحون بالابنیۃ وعدم الغرورۃ متحقق والاحتیاط واجب لان فی حل ذبیحتہم اختلاف العلماء کما بینا فلا خذ بجانب الحرمة اولیٰ عند عدم الضرورة واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ نصرانی کیلئے ذبیحہ نہیں وہ تو مسلمان کا ذبح کیا ہوا کھاتا ہے یا گلا گھونٹتا ہے ترجمہ اولیٰ یہ ہے کہ ان کا ذبیحہ نہ کھائے مگر مجبوری کو ترجمہ مصطفیٰ میں ہے مشائخ نے فرمایا کہ نصاریٰ کا ذبح کیا ہوا اور نصرانیہ سے نکاح اس وقت حلال ہیں جبکہ وہ مسیح کو خدا نہ مانے ورنہ ذبیحہ و نکاح دونوں حرام ہیں انہی اور مبسوط امام شیخ اسلام میں ہے نصرانی جبکہ مسیح کو خدا جانے تو واجب ہے کہ اس کا ذبح کیا ہو نہ کھایا جائے نہ ایسی عورت سے نکاح کیا جائے۔ کہا گیا کہ اسی پر فتویٰ ہے مگر نظر بدلائل جو از مناسب ہے اور بہتر یہ ہے کہ بی ضرورت نہ کریں جیسا کہ فتح القدیر میں ہے اور ہمارے زمانے میں نصاریٰ علانیہ بیٹا کہتے ہیں اور ضرورت کچھ نہیں اور احتیاط واجب ہے کہ ان کا ذبیحہ حلال ہونے میں ائمہ کا اختلاف ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے تو جہاں مجبوری نہ ہو ان کا ذبح کیا ہوا بھی حرام ہی سمجھنا چاہیے۔

مسئلہ ۱۷: اگر ایک شخص گھرتی عورت کے ساتھ نصارے کے گرجے میں نکاح کیا اور پھر اسلامی طریقے بموجب نکاح کیا اور وہ عورت اپنے نصارے گرجے میں پوجا کرنے کو جاتی ہے آیا اگر وہ عورت کا انتقال ہو جائے تو اس کے دفن کفن کا کیا حکم ہے۔

الجواب: صرف اتنی بات کہ اس نے مسلمان سے نکاح کر لیا اسے مسلمان نہ کر دے گی کہ مرتدہ ٹھہرے وہ بدستور نصرانیہ ہے اس کے نصرانی رشتہ داروں کو دیدیجائے کہ وہ اس کا گور کڑھا کریں ہدایہ میں ہے: اذا مات الکافر وله ولی مسلم یغسل غسل الثواب النجس ویلف فی خرقته وتحفر حفیرة من غیر مراعاة سنة التکفین والحد ولا یوضع فیها بل یلقى فتح القدیر میں ہے جواب السألة مقید بما اذا لم یکن قریب کانهر فان کان خلی بینہ و بینہم هذا اذا لم یکن کفرہ والعیاذ باللہ بارتد ادفا نکان تحفر له ویلقى فیها کالکلب ولا یدفع الی من انتقل الی دینہم صرح به فی غیر موضع واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ جب کافر مر جائے اور اس کا کوئی رشتہ دار مسلمان ہو وہ اسے بے رعایت سنت ایسا غسل دے جیسے ناپاک کپڑے کو دھوتے ہیں اور ایک چھتری میں لپیٹ کر ایک ٹک گڑھے میں پھینک دے آہستگی سے نہ رکھے جگہ اوپر سے ڈال دے ترجمہ یہ بھی اس صورت میں ہے کہ اس کا کوئی رشتہ دار کافر نہ ہو ورنہ اسے دیدیا جائے۔ یہ بھی اس صورت میں ہے کہ مرتد نہ ہو اور اگر معاذ اللہ مرتد ہے تو غسل و کفر کچھ نہ اس کی لاش ان لوگوں کو دیں جن کا دین اس نے اختیار کیا بلکہ ایک ٹک گڑھے میں کتے کی طرح پونہ پھینک دیا جائے قال فی الغایہ رواہ والی مسلم ای قریب لان حقیقة الولاية منتفیة قال اللہ تعالیٰ لاتتخذوا الیہود والنصری اولیاء اہ ولم یرضہ فی الفتح فقال عبارة مہیبة وما دفع بہ من انه اباد القریب لا ینہد لان المواخذة انما هی علی نفس التعبير بہ بعد الرادة القریب بہ اہ و تبعہ فی البعر واجاب فی النہر بالتجاوز واقره فیما لمنجاة اقول ولا ہمس کلام آتفتح کما تری وانا اقول الولی یكون من الوالاة و ہی المنتفہ بین المؤمنین والکافرین یا یہا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلحقون الیہم بالمودة وقد کفروا بما جاءکم من الحق ومن الولاية ابمعنی القدرة علی التصرف فی الامر و ہی منتفیة للکافر علی المسلم لن یجعل اللہ للکفرین علی المؤمنین سبیلا وثابة للمسلم علی الکافر تالکورااة وللفضاة علی اهل الذمة وتذالعر تجر شهادة کافر علی مسلم و جازت شهادة المسلم علی الکافر لان الشهادة من باب الولاية والولاية فی امر التجهیز تكون عادة للاقرباء فالمعنی وله قریب من المسلمین یتصرف فی تجهیزہ و تکفینہ تسبة العیب ما هو لفظ محمد فی الجامع الصغیر وقد رواہ عن ابی یوسف عن الامام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم لیس مما ینبغی هذا وقال فی ردالمحتار قوله ویغسل المسلم جواز الان من شروط وجوب الغسل کون الہیت مسلما قال فی البدائم لا یجب غسل الکافر لان الغسل واجب کرامة وتعظیما للہیت وانکافر لیس من اهل ذلک اہ ما فی ش وانا اقول لا ادری لما ذا یغسل فاقول ما فیہ التلوث بالخبث والاشغال بالعبت

۲ قالہ ان غسل یسمین بحرالم یستعد طہرا ولا ان فی الغسل اکراما للہیت و تعظیما لہ لما وجب للمسلم لیہی ان لا یجوز للکافر لا لہ لیس من اهل ذلک و انا الواجب علیہا اہانة لہا کدیرا

مسئلہ ۷۲: ایک شخص اہل اسلام سنی ہے اور وہ ظاہر شراب پیتا ہے اور حرام گوشت نصاریٰ کا یا کافر کے ہاتھ کا ذبیحہ کھاتا ہے اور کلمہ کا شریک ہے تو ایسے شخص کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا اور بعد موت کے نماز جنازہ وغیرہ کا کیا حکم ہے۔

الجواب: جبکہ وہ مسلمان ہے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے کہ ذبح میں اسلام بھی شرط نہیں ملت ساویہ کافی ہے اور اس کے جنازے پر نماز فرض ہے جیسا کہ جواب سوم میں گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۷۳: اگر کوئی شخص کافر ایمان لایا اور بڑی عمر کا ہونے کے سبب وہ ختنہ نہیں بیٹھا اب وہ شخص اگر ذبح کرے اور کسی عورت کے ساتھ نکاح کرے تو اس ذبیحہ کھانا اور نکاح پڑھنا درست ہے یا نہیں زید کہتا ہے جب تک وہ ختنہ نہیں بیٹھا وہاں تک ذبیحہ اور نکاح اس کا درست نہیں ہے۔

الجواب: اس کے ذبیحہ کا حکم جواب ۳۸ میں گزرا اور اس کا نکاح بھی صحیح ہے وہیں گزرا کہ جوانی میں مسلمان ہو اور اپنے ہاتھ سے اپنا ختنہ نہ کر سکے اور کوئی عورت ختنہ کرنا جانتی ہو تو اس سے اس کا نکاح کر دیا جائے کہ بعد نکاح وہ اس کا ختنہ کرے معلوم ہوا کہ بے ختنہ نکاح جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۴: اگر تیل یا گھی گرم ہو یا سرد اس میں حرام جانور مثلاً چوہا بلی یا کتا یا خنزیر وغیرہ

(بقیہ حاشیہ منقذہ گزشتہ) وقول الهدایۃ یفسلہ ویکفنه ویدفعہ بذلك امر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حق ابیہ ابیطالب لکن یفسل غسل الثواب النجس الخ فاقول انما الثابت فی حدیث ابی داؤدان علیا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ قال یا رسول اللہ ان عک الشیخ الضال قد مات قال اذهب فوار ایاک لیس فیہ ذکر غسل ولا تکفین والموادۃ لیس للاکرام بل لدفع الاذی وکذا ہو عند الشافعی وابی داؤد اتطیالسی وابن راہویہ وابی یعلی والبیہقی نعم فی روایۃ ابن ابی شیبہ اری ان تفسلہ ونجسہ ولا بن سعد فی الطبقات من طریق الامام الواقدی قال اذهب فاغسلہ وکفنه دوارہ قال البیہقی حدیث باطل واسانیدہ کلہا ضعیفۃ اہ اقول صححہ ابن خزیمة کما فی الہابۃ من ترجمہ ابیطالب واقرہ الحافظ لکنہ فی البوارۃ فقط نعم الواقدی ثقہ عندنا فصدق قول الهدایۃ بذلك امر علی ومع هذا ہی واقعة عین لا عموم لها وقد خفف عن ابی طالب عذاب النار اکراما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلیکن غسلہ و تکفینہ ایضاً من هذا و بعد کل ذلك والمذهب مانص علیہ و لیس لنا مقال لیدیہ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ غفرلہ

جانور اندر مر گیا یا جھوٹا کر گیا اب وہ گھی و تیل وغیرہ کیسے پاک ہوگا اور وہ کھانا درست ہوگا یا نہیں۔

الجواب: گھی اگر رقیق پتلا ہے تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ مسئلہ پنجم میں گزرا اور اگر جما ہوا ہے تو اس جانور یا اس کے منہ لگنے کی جگہ سے تھوڑا سا گھی کھرچ کر پھینک دیں باقی پاک ہے احمد و ابو داؤد ابو ہریرہ اور دارمی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا وقعت الفارة فی السمس فان كان جامدا فالقوها وما حولها اگر جسے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال کر پھینک دو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵: اگر کوئی شخص زاد راہ رکھتا ہے اور اس کو طاقت ہے کہ اپنے زن و فرزند کو حج کے واسطے لیجا سکتا ہے تو اپنے فرزند و زن کو حج بیت اللہ پڑھوانا واجب ہے یا نہیں اور حج نہیں پڑھاوے تو اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب: اگر زن و فرزند پر حج فرض نہیں یوں کہ نابالغ ہیں یا مثلاً اتنا مال نہیں رکھتے جب تو ظاہر کہ انہیں حج کرانا اصلاً واجب نہیں اور اگر ان پر حج فرض ہے تو اس پر اتنا واجب و لازم ہے کہ انہیں حج کا حکم دے اور بلا وجہ شرعی دیر نہ کرنے دے سستی کریں تو انہیں تنبیہ کرے اللہ عز و جل فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم و اہلیکم ناراً و قودھا الناس و الحجارة علیہا ملئکہ غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما امرہم و یفعلون ما یومرون O اے ایمان والو بچاؤ اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت درشت فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور انہیں جو حکم ہو وہی کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ تم میں ہر ایک کے تحت میں رعیت ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوتا ہے۔ مگر یہ اس پر ہرگز واجب نہیں کہ اپنا روپیہ ان کے حج کو دے اگر ایک پیسہ نہ دے اس پر الزام نہیں ہاں ایسا کرے تو ثواب عظیم ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۶: اپنی عورت یا لڑکی وغیرہ کو ساتھ میں حج بیت اللہ کے واسطے لیجانا درست ہے اب زید کہتا ہے کہ اپنی عورت کو یا لڑکی کو حج کے واسطے نہیں لیجاؤے تو اچھا ہے کیونکہ اس سفر میں عورت کا پرہیز نہیں رہتا اس کی نسبت کیا حکم ہے؟

الجواب: زید غلط کہتا ہے اللہ کے بندے جو یہاں احتیاط رکھتے ہیں اللہ عزوجل جنگلوں دریاؤں مجموعوں میں ان کے لئے احتیاط رکھتا ہے جس پر بفضل اللہ تعالیٰ تجربہ شاہد ہے اور جو خود ہی بے پرواہی کریں تو اللہ بے پرواہ ہے سارے جہان سے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من استعف اعفه اللہ و من استکفی کفاه اللہ جو پارسائی چاہے گا اللہ عزوجل اسے پارسائی دے گا اور جو مخلوق سے نگاہ پھیر کر اللہ کی کفایت چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے کفایت فرمائے گا۔ رواہ احمد و النسائی والضیاء عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح ایسے مہمل واہیات عذروں کے سبب حج فرض کا روکنا وسوسہ شیطان ہے ہاں دوبارہ حج کو لیجانے میں ایسے خیال کی گنجائش ہو سکتی ہے خود حضور اقدس ﷺ کے ہمراہ رکاب اقدس حجتہ الوداع میں امہات المؤمنین رضی اللہ عنہا تھیں اس کے بعد ان سے فرمایا ہذہ ثم ظهور الحصر جو حج ضروری تھا وہ تو یہ ہولیا آگے چٹائیوں کی نشست۔ رواہ احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۷: اگر بکرا یا مرغی وغیرہ بسم اللہ اللہ اکبر کہتے ذبح کیا اور چھری تیز ہونے کے سبب سر جدا ہو جائے تو اس کا کھانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: کھانا درست ہے یہ فعل مکروہ ہے اور بلا قصد واقع ہوا تو حرج نہیں درمختار میں ہے۔ کرہ النخع بلوغ السکین النخاع وهو عرق ابیض فی جوف عظم الرقبۃ وکل تعذیب بلا فائدۃ مثل قطع الرأس والسلخ قبل ان تبردا ی تسکن عن اضطراب واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۔ ترجمہ: یہ حدیث امام احمد و نسائی و ضیاء نے سند صحیح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ۱۲۔ ترجمہ: یہ حدیث امام احمد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ۱۳۔ ترجمہ: حرام مغز تک چھری پہنچا دینا مکروہ ہے اس طرح ہر وہ بات جس میں بیگانہ جانور کی ایز ہو جیسے ٹھنڈا ہونے یعنی تڑپ موقوف ہونے سے پہلے کا سر کاٹ دینا یا کھال کھینچنا۔

مسئلہ ۷۸: بروز عید یا وبا و طاعون کے مع نشان عید گاہ پر جانا درست ہے یا نہیں یعنی ڈھول یا پڑگم وغیرہ کے ساتھ جانا۔

الجواب: باجے منع ہیں اور نشانی کے لئے نشان میں حرج نہیں جمادی الاخرہ ۱۸ میں بلاول بندر جو ناگڑھ کا ٹھیاوار سے اس کا سوال آیا تھا جس کا مفصل جواب ہمارے فتاویٰ میں موجود ہے جو اسی زمانے میں بنہی سے شائع بھی ہو چکا مگر ایک امر ضروری قابل لحاظ ہے کہ یہ نفس علم کا حکم ہے جہاں اس سے کوئی مخدور شرعی پیدا ہوتا ہو مثلاً جن بلاد میں محرم کے علم رائج ہیں عوام اسے انس سے سمجھیں اور اس سے ان کے جواز پر استدلال کریں۔ اور فرق سمجھانے کی ضرورت پڑے وہاں اس سے احتراز کیا جائے کہ کوئی امر ضروری نہیں اور احتمال فتنہ و فساد عقیدہ ہے نہ ہر ایک کو سمجھا سکیں گے نہ ہر ایک سمجھانے سے سمجھے گا تو ایسی بات سے احتراز مناسب۔ حدیث میں ہے ایاک وما یعتذر منه اسباب سے بچ جس میں معذرت کرنی پڑے۔ رواہ الحاکم والبیہقی عن سعد بن ابی وقاص والضیاء عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن و فی الباب عن جابر و عن ابن عمرو عن ابی ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہم واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۷۹، ۸۰: حضرت جناب پاک محمد رسول اللہ ﷺ و حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کا اسم شریف سن کر دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کو بوسہ دینا اور دونوں چشموں پر رکھنا شرع میں جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو بدعت کہنے والا کافر ہے یا نہیں آپ کا رسالہ الکوکبة الشہابیة فی کفریات ابی الوہابیة صفحہ ۳ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی تعظیم میں آیت اولیٰ اِنَّا ارسلناک شاہداً و مبشراً و نذیراً۔ بیشک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈر سنا تا کہ جو تمہاری تعظیم کرے اسے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ بے تعظیمی سے پیش آئے اسے عذاب الیم کا ڈر سناؤ اب حضرت ﷺ و جناب غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا نام سن کر بوسہ دینا تعظیم ہے یا نہیں۔

ایہ حدیث حاکم و بیہقی نے سعد بن ابی وقاص اور ضیاء نے انس سے روایت کی اور اس باب میں جابر بن عبد اللہ بن عمرو ابی ایوب انصاری سے حدیثیں ہیں۔ اجماع

الجواب: اذان میں نام اقدس سن کر یہ بوسہ دینا بتصریح فقہ مستحب ہے اس کے بیان میں ہماری مبسوط کتاب منیر العین فی حکم تقبیل الالبہامین سالہا سال سے شائع ہے اقامت یعنی تکبیر نماز میں اس کا انکار طائفہ دیوبندیت کے جدید سرغنہ تھانوی نے فتاویٰ امدادیہ میں کیا اس کے رد میں ہمارا رسالہ نہج السلامہ فی حکم تقبیل الالبہامین فی الاقامہ ہے۔ رہی یہ صورت کہ اذان و اقامت کے سوا بھی جہاں نام اقدس سننے کے جواز میں بھی شبہ نہیں جبکہ مانع شرعی نہ ہو جیسے حالت نماز میں۔ ۱۔ جواز کو یہی کافی کہ شرعاً ممانعت نہیں جس چیز کو اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منع نہ فرمائیں اسے منع کرنا خود شارع بننا اور نئی شریعت گھڑنا ہے اور جب اسے بنظر تعظیم و محبت کیا جاتا ہے تو ضرور پسندیدہ و محبوب ہوگا کہ ہر مباح نیت حسن سے مستحب و مستحسن ہو جاتا ہے کما فی البحر الرائق و رد المحتار و غیر ہما من معتمدات الاسفار ۳ افعال تعظیم و محبت میں ہمیشہ مسلمانوں کے لیے راہ احداث کشادہ ہے جس طرح چاہیں محبوبان خدا کی تعظیم بجالائیں جب تک کسی خاص صورت سے شرعاً ممانعت نہ ہو جیسے سجدہ۔ وہاں خاص کا ثبوت مانگنے والا اللہ عز و جل سے مقابلہ کرتا ہے کہ مولیٰ عز و جل نے مطلق بلا تقیید و تحدید انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلاۃ و الثناء کی تعظیم کا حکم فرمایا قال تعالیٰ و تعذروہ و توقروہ رسول کی تعظیم و توقیر کر دو قال تعالیٰ فالذین امنوا بہ و عذروہ و نصرہ و اتبعوا النور الذی انزل معہ اولئک ہم المفلحون جو اس نبی امی پر ایمان لائیں اور اسکی تعظیم و مدد اور اس نور کی جو اس کے ساتھ اتر اپروی کریں وہی فلاح پائیں گے وقال تعالیٰ لئن اقمتم الصلوۃ و اتیمتم الزکوۃ و امنتم برسلی و عذرتہم و اقرضتم اللہ قرضاً حسناً لا کفرن عنکم سیاتکم ولا دخلنکم جنت تجری من تحتها الانہر اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو کسی شے کے جائز ہونے کو اتنا کافی ہے کہ شرح میں اسکی ممانعت نہ آئی ہے ۲۔ ہر مباح اچھی نیت سے مستحب ہو جاتا ہے ۳۔ تعظیم انبیاء اولیاء میں جتنے نئے طریقے ایجاد کرو جن سے ممانعت نہ ہو سب خوب مستحسن ہے۔

اور اللہ کے لیے اچھا قرض دو تو ضرور تمہارے گناہ مٹا دوں گا اور ضرور تمہیں جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہیں وقال تعالیٰ و من یعظم حرمت اللہ فهو خیر له عند ربہ جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بہتر ہے وقال تعالیٰ و من یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب O جو الہی نشانوں کی تعظیم کرے تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

والہذا ہمیشہ علمائے کرام وائمہ اعلام امور تعظیم و محبت میں ایجادوں کو پسند فرماتے اور انہیں ایجاد کندہ کی منقبت میں گنتے آئے جس کی بعض مثالیں ہمارے رسالہ اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لبنی تھامہ میں مذکور ہوئیں۔ امام محقق علی الاطلاق وغیرہ اکابر نے فرمایا کل ما کان ادخل فی الادب والاجلال کان حسنا جو بات ادب و تعظیم میں جتنی زیادہ دخل رکھتی ہو خوب ہے امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب البحر المورود میں فرماتے ہیں اخذ علینا العہود ان لا نمکن احدا من اخواننا ینکر شیاً ابتداعہ السامون علی جہۃ القربۃ الی اللہ تعالیٰ و راؤہ حسنا کما مر تقریرہ مرارا فی ہذہ العہود لا سیما ما کان متعلقا باللہ تعالیٰ و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم پر عہد لئے گئے کہ کسی بھائی کو کسی ایسی چیز پر انکار نہ کرنے دیں جو مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کے لیے نئی نکالی اور اچھی سمجھی ہو جیسے اس کی تقریر اس کتاب میں بارہا گزری خصوصاً وہ ایجادیں کہ اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق ہوں۔ امام عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں۔ یسبون بفعلہم السنۃ الحسنۃ وان کانت بدعۃ اہل البدعۃ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سن سنۃ حسنۃ فسمی المبتدع للحسن مستنا فادخلہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السنۃ فقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذن فی ابتداء السنۃ الحسنۃ الی یوم الدین و انہ ما جور علیہا مع العالمین لہا بدوا مہا فیدخل فی السنۃ الحسنۃ کل حدث مُستحسنٌ

قال الامام النووي كان له مثل اجورتا بعيه سواع كان هو الذي ابتداء
او كان منسوباً اليه و سواء كان عبادة او ادبا او غير ذلك اه ملتقطاً يعنى
نیک بات اگرچہ بدعت نو پیدا ہو اس کا کرنے والا سنی ہی کہلائے گا نہ بدعتی اس لئے کہ
رسول ﷺ نے نیک بات پیدا کرنے والے کو سنت نکالنے والا فرمایا تو ہر اچھی بدعت کو
سنت میں داخل فرمایا اور اسی ارشاد اقدس میں قیامت تک نئی نئی نیک باتیں پیدا کرنے کی
اجازت فرمائی اور یہ کہ جو ایسی نئی بات نکالے گا ثواب پائے گا اور قیامت تک جتنے اس پر
عمل کریں گے سب کا ثواب اسے ملیگا تو اچھی بدعت سنت ہی ہے امام نووی نے فرمایا
جتنے اس پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسے ملے گا خواہ اسی نے وہ نیک بات ایجاد کی ہو
یا اس کی طرف منسوب ہو اور چاہے وہ عبادت ہو یا کوئی ادب کی بات یا کچھ اور ظاہر ہے
کہ یہ انگوٹھے چومنا حسب نیت و عرف ادب کی بات میں داخل ہے اور نہ سہی تو کچھ اور تو
سب کو شامل ہے مسلمان یہ فائدہ جلیلہ خوب یاد رکھیں کہ بات بات پر وہابیہ مخذولیں کے
اٹے مطالبوں سے بچیں ان خبیثاء کی بڑی دوڑ یہی ہے کہ فلاں کام بدعت ہے حادث ہے
اگلوں سے ثابت نہیں اس کا ثبوت لاؤ سب کا جواب یہی ہے کہ تم اندھے ہو او اندھے ہو
دو باتوں میں سے ایک کا ثبوت تمہارے ذمے ہے یا تو یہ کہ فی نفسہ اس کام میں شر ہے یا
یہ کہ شرع مطہر نے اسے منع فرمایا ہے اور جب نہ شرع سے منع نہ کام میں بلکہ قرآن عظیم
کے ارشاد سے جائز دارقطنی نے ابو ثعلبہ حشنی سے روایت کی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے
ہیں ان الله فرض فرائض ولا تضيعوها وحرم حرمان فلا تنتهكوها
وحد حدودا فلا تعتدوها وسكت عن اشياء من غير نسيان فلا تحثوا
عنها بیشک اللہ عز و جل نے کچھ باتیں فرض کی ہیں انہیں نہ چھوڑو اور کچھ حرام فرمائیں
ان پر جرات نہ کرو اور کچھ حدیں باندھیں ان سے نہ بڑھو اور کچھ چیزوں کا کوئی حکم قصداً
ذکر نہ فرمایا ان کی تفتیش نہ کرو کہ ممکن کہ تمہاری تفتیش سے حرام فرمادی جائیں صحیح بخاری و
مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ان اعظم
انہی ﷺ نے قیامت تک نیک باتیں پیدا کرنے کی اجازت عطا فرمائی اور ان سب کو سنت میں داخل فرمایا جن چیزوں
کی ممانعت قرآن و حدیث میں نہیں سب جائز ہیں۔ جائز ہونے کا ثبوت درکار نہیں۔

المسلمین فی المسلمین جرماً من سأل عن شئ لم یحرم علی الناس
محرم من اجل مسألتہ مسلمانوں میں سب میں بڑا مسلمانوں کے حق میں مجرم
وہ ہے جس نے کوئی بات پوچھی اس کے پوچھنے پر حرام فرمادی گئے یعنی نہ پوچھتا تو اس بنا
پر کہ شریعت میں اس کا ذکر نہ آیا جائز رہتی اس نے پوچھ کر ناجائز کرا لی اور مسلمانوں پر تنگی
کی۔ ترمذی وابن ماجہ سلمان فارسی سے راوی الحلال ما احل اللہ فی کتابہ
والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فهو ما عفا عنہ جو کچھ
اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا وہ حلال ہے اور جو کچھ حرام فرمایا وہ حرام ہے
اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے۔ سنن ابی داؤد میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے
ہے ما احل فهو حلال وما حرم فهو حرام وما سکت عنہ فهو عفو جو جسے
اللہ ورسول نے حلال کہا وہ حلال ہے جسے حرام کہا وہ حرام ہے جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ
معاف ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ما اتکم الرسول فخذوه وما نہکم عنہ
فانتھوا جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔
تو معلوم ہوا کہ جس کا نہ حکم دیا نہ منع کیا وہ نہ واجب نہ گناہ۔ اور عزوجل جہ فرماتا ہے
یا ایہا الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم وان تسئلوا
عنها حین ینزل القرآن تبدلکم عفا اللہ عنها واللہ غفور حلیم۔ اے
ایمان والو نہ پوچھو وہ باتیں کہ ان کا حکم تم پر کھول دیا جائے تو تمہیں برا لگے اور اگر اس
زمانے میں پوچھو گے جب تک قرآن اتر رہا ہے تو تم پر کھول دیا جائے گا اللہ انہیں معاف
کر چکا ہے اور اللہ بخشنے والا حلیم والا ہے یہ آئیہ کریمہ ان تمام حدیثوں کی تصدیق اور صاف
ارشاد ہے کہ شریعت نے جس بات کا ذکر نہ فرمایا وہ معافی میں ہے جب تک کلام مجید اتر
رہا تھا احتمال تھا کہ معافی پر شا کر نہ ہو کہ کوئی پوچھتا اس کے سوال کی شامت سے منع فرما
دی جاتی اب کہ قرآن کریم اتر چکا دین کامل ہو لیا اب کوئی حکم نیا آنے کو نہ رہا جتنی باتوں
کا شریعت نے نہ حکم دیا نہ منع کیا ان کی معافی مقرر ہو چکی جس میں اب تبدیلی نہ ہوگی
وہابی کہ اللہ کی معافی پر اعتراض کرتا ہے مردود ہے واللہ الحمد یہاں تک جواز کا بیان تھا رہا

استحاب وہ فعل جب کہ فی نفسہ خود ہی نیک ہے یا مسلمان نے اسے نیت حسن محمود سے کیا تو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے داخل سنت ہے اگرچہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا ہو جیسا کہ حدیث من سن فی الاسلام سنة حسنة وعبارات ائمة سے گزرا والحمد لله رب العلمین تعظیم حضور پر نور ﷺ مدار ایمان ہے اس کا منکر قطعاً کافر مگر یہ نفس تعظیم میں ہے افعال تعظیمیہ میں جس کا ثبوت ضروریات دین سے ہے جیسے درود و سلام اس کا منکر مرتد کافر یا جس کا ثبوت قطعی ہوا اگرچہ بدیہی نہ ہو ائمہ حنفیہ اسے بھی کافر کہیں گے بغیر اس کے تکفیر کی گنجائش نہیں خصوصاً ایک نوید ابات جس میں منکر کو شبہہ بدعت یہ اس کے لیے ہے جس کا انکار بر بنائے وہابیت نہ ہو ورنہ وہابیہ پر خود ہی صد ہا وجہ سے کفر لازم اور ان کے انکار کا منشا بھی وہی ہوتا ہے کہ ان کے سینے تو ہین سے پر اور تعظیم مصطفیٰ ﷺ ان کے دلوں پر شاق قل موتوا بغيظكم ان الله عليم بذات الصدور واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۰: حضور پر نور سیدنا غوث اعظم حضور اقدس و انور سید عالم ﷺ کے وارث کامل و نائب تام و آئینہ ذات ہیں کہ حضور پر نور ﷺ مع اپنی جمیع صفات جمال و جلال و کمال و افضال کے ان میں متجلی ہیں جس طرح ذات عزت احدیت مع جملہ صفات و نعوت جلالت آئینہ محمدی ﷺ میں تجلی فرما ہے من رانی فقد رأى الحق تعظیم غوثیت عین تعظیم سرکار رسالت ہے اور تعظیم سرکار رسالت عین تعظیم حضرت عزت ہے جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور یہ مثل صلاة بالاستقلال ان تعظیموں میں نہیں جن کو شرع مطہر نے شان نبوت سے خاص فرما دیا ہو تو وہی آیات و احادیث و ارشادات ائمہ قدیم و حدیث اس کے جواز میں بھی کافی کفانا الکافی فی الدارین۔ وصلی وسلم علی سید الکونین۔ والہ وصحبہ و غوث الثقلین۔ و خربہ و امتہ کل حین و این عدو کل ائرو عین والحمد لله رب النشأتین واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔ بنو و علم جل مجدہ اتم واحکم۔

سوالات بار دیگر

مسئلہ ۸۱: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیْنَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِالتَّبْحِیْلِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنَعْمَ الْوَكِیْل۔ اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں بے حد برکتیں ہمارے علمائے کرام اہلسنت پر کہ جو ہمیں خدا اور رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں کی دشناموں اور ان کے کفریات سے مطلع کئے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے بہ برکت رسولہ الکریم ﷺ آمین فقیر غفر اللہ تعالیٰ الہ نے تمہید ایمان سے صفحہ ۶ لے کر صفحہ ۲۲ تک وعظ کیا جس میں زید صاحب نے چند عذر پیش کئے جس سے بعض بردران اہلسنت کو دھوکا ہونے کا اندیشہ ہے لہذا ہمارے آقا ہمارے سردار کے سامنے وہ عذر بیان کرنا ضروری سمجھا گیا ہے عذر اوّل تمہید ایمان صفحہ ۸ آیت اور فرمایا ہے وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ط إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظَّالِمِیْنَ جو تم میں ان سے دوستی کرے گا وہ انہیں میں سے بیشک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو پہلی دو آیتوں میں تو ان سے دوستی کرنے والوں کو ظالم و گمراہ ہی فرمایا تھا اس آیت کریمہ نے بالکل تصفیہ فرمادیا کہ جو ان سے دوستی رکھے وہ بھی انہیں میں سے ہے انہیں کی طرح کافر ہے ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا اور وہ کوڑا بھی یاد رکھیے کہ تم چھپ چھپ کر ان سے میل رکھتے ہو اور میں تمہارے چھپے ظاہر سب کو خوب جانتا ہوں اس مقام پر یہ عذر ہوا کہ جب ان سے دوستی کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے تو سارے جہان کو مسلمان کافر ٹھہرے جاتے ہیں کیونکہ ہر ایک مسلمان قوم مجوس و ہنود و نصاریٰ و یہود وغیرہ سے دوستی رکھتے ہیں یہ بدگو لوگ تو عالم ہیں اس عذر کا جواب یہ دوستی مذہبی نہیں کہ مذہب کی رو سے ان کو قطعاً کافر سمجھتے ہیں نہ کہ ان بدگویوں کی طرح عالم دین پھر کافر اصلی و مرتد میں بڑا فرق ہے یہ لوگ مرتد ہیں اس نے کسی قسم کا میل جول جائز نہیں۔ تمہارا رب عز و جل اللہ رسول ﷺ کے بدگویوں کے واسطے ارشاد فرماتا ہے كَفَرُوا۟ۤ اَبَعَدَ۟ اِسْلَامِهِمْۜ وَهٖ سُبُو۟لُ اللّٰهِ الَّتِیْۤ اَنۡزَلَ۟ۤ اِلَیۡکَ الْکِتٰبَ الَّذِیۡ فِیْہِۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍۭ لِّقَوْمٍۭ یَعْرِفُو۟نَ کہ وہ مسلمان ہو کر اس کلمے کے سبب کافر

ہو گئے کہیں فرمایا لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد عذر دوم رسول اللہ ﷺ کو ان دشنامیوں کی تیسری دشنام میں تمہید ایمان صفحہ ۱۲

”معاذ اللہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت تیرے دل سے ایسی نکل گئی ہو کہ اس شدید گالی میں بھی ان کی توہین نہ جانے اور اگر اب بھی تجھے اعتبار نہ آئے تو خود انہیں بدگوئیوں سے پوچھ دیکھ کہ آیا تمہیں اور تمہارے استادوں پیر جیوں کو کہہ سکتے ہیں کہ اے فلاں تجھے اتنا علم ہے جتنا سور کو ہے تیرے استاد کو ہی علم تھا جیسا کہ تیرے پیر کو اس قدر علم تھا جس قدر گدھے کو ہے یا مختصر طور پر اتنا ہی ہو کہ او علم میں الو۔ گدھے۔ کتے۔ سور کے ہمسرو دیکھو تو وہ اس میں اپنی اور اپنے استاد و پیر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں۔ قطعاً سمجھیں گے اور قابو پائیں تو سر ہو جائیں پھر کیا سبب ہے کہ جو کلمہ ان کے حق میں توہین و کسر شان ہو محمد رسول اللہ ﷺ کی توہین نہ ہو کیا معاذ اللہ ان کی عظمت ان سے بھی گزری ہے کیا اس کا نام ایمان ہے حاش اللہ“ یہاں بڑا بھاری سخت عذر گزرا کہ میاں واعظ کو مسجد میں بیٹھ کر الو گدھے، کتے۔ سور کا نام لینا ناجائز ہے یہاں تک کہ کتے سور کا نام لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور منہ میں پانی لے کر کلی کرنا واجب ہے اس عذر کا جواب تو اول حضور کا رسالہ ازالۃ العار سے پوچھے صفحہ ۱۸ ”دلیل ششم ایہا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ اے لوگو ایک مثل کہی گئی اسے کان لگا کر سنو ان اللہ لا یتحی من الحق بیشک اللہ عز وجل حق بات فرمانے میں نہیں شرماتا ایحب احدکم ان تكون کریمتہ فراش کلب فکر ہتموہ کیا تم میں کسی کو پسند آتا ہے کہ اس کی بیٹی یا بہن کسی کتے کے نیچے بچھے تم اسے بہت برا جانو گے رب جل وعلا نے غیبت کا حرام ہونا اسی طرز بلوغ سے ادا فرمایا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکر ہتموہ کیا تم میں کوئی پسند رکھتا ہے کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں برا لگا۔ سنو سنو اگر سنی ہو تو بکوش ہوش سنو لیس لنا مثل السوء التي صارت فراش مبتدع کالتی کانت فراش کلب ہمارے لیے بری مثل نہیں جو عورت کسی بد مذہب کی جو رونی وہ ایسی ہی ہے جیسے کسی کتے کے تصرف میں آئی رسول اللہ ﷺ نے کوئی چیز دے کر پھیر لینے کا ناجائز ہونا اس وجہ سے انیق سے بیان

فرمایا العائد فی ہبتہ کالکلب یعود فی قیئہ لیس لنا مثل السوء اپنی دی ہوئی چیز پھیرنے والا ایسا ہے جیسے کتے کر کے اسے پھر کھا لیتا ہے ہمارے لئے بری مثل نہیں۔ اب اتنا معلوم کرنا رہا کہ بد مذہب کتا ہے یا نہیں۔ ہاں ضرور ہے بلکہ کتے سے بھی بدتر و ناپاک تر کتا فاسق نہیں اور یہ اصل دین و مذہب میں فاسق ہے کتے پر عذاب نہیں اور یہ عذاب شدید کا مستحق ہے میری نہ مانوسید المرسلین ﷺ کی حدیث مانو ابو حاتم خزاعی اپنی جزو حدیثی میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اصحاب البدع کلاب اهل النار بد مذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں۔ اب تمہید ایمان سے سینے صفحہ ۴ اور ۱۰۔ ”تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے اَلَيْكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ وَاَلْيَكَ هُمْ الْغٰفِلُونَ یعنی وہ چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر بہکے ہوئے وہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں اور فرماتا ہے اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ وہ تو ان سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں دیکھو تمہید ایمان ص ۱۸ اور ۱۹ تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے۔ اَفَرَأَيْتَ مِنْ اتَّخَذَ الْهٰهٗ هَوَاہٗ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلٰی سَمْعِہٖ وَقَلْبِہٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِہٖ غِشَاوَةً فَمَنْ يَّهْدِیْہٖ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ۔ بھلا دیھک تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا اور اللہ نے علم ہوتے ساتے اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پٹی چڑھا دی تو کون اسے راہ پر لائے اللہ کے بعد۔ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور فرماتا ہے كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ط بَشَسْ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِآيٰتِ اللّٰهِ اِنْ كَا حَالِ اس گدھے کا سا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں کیا بری مثال ہے ان کی جنہوں نے خدا کی آیتیں جھٹلائیں اور فرماتا ہے فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِآيٰتِنَا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے یہ ان کا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں۔“ اور سینے اللہ عزوجل فرماتا ہے پارہ ۲۹ سورہ مدثر فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذٰكِرَةِ مُغْرِضِيْنَ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝ فَرَّتْ مِنْ

قَسْرَۃً ۝ انہیں کیا ہوا نصیحت سے منہ پھیرے ہیں گویا وہ گدھے ہیں بھڑکے ہوئے کہ شیر سے بھاگے ہوں۔ الحمد للہ ہمارے علمائے کرام نے جو الفاظ ان بدگویوں کے رد میں لکھے ان کے ثبوت قرآن عظیم ہی کی آیات کریمہ نے دیے اب اتنا معلوم کرنا رہا کہ قرآن مجید میں لفظ خنزیر ہے یا نہیں مسلمانوں دیکھو تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے پارہ لا یحب اللہ سورہ مائدہ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ النَّبِیَّةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخِیْزِیْرِ وَمَا اُھْلٌ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِہِ حَرَامٌ کیا گیا اور پر تمہارے مردار اور لہو اور گوشت سور کا اور جس کے ذبح پر اللہ کا غیر نام پکارا گیا اور فرماتا ہے پارہ سورۃ انعام قُلْ لَا اَجِدُ فِیْ مَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِیْہِ یَطْعَمُہٗ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ مَیِّتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِیْزِیْرِ فَاِنَّہٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُھْلٌ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِہِ ج یعنی کہہ نہیں پاتا میں بیچ اس چیز کے کہ وحی کی ہے طرف میری حرام کیا گیا اور پر کسی کھانے والے کے کہ کھاوے اس کو مگر یہ کہ ہو مردار اور لہو ڈالا ہوا رگوں میں سے یا گوشت سور کا پس تحقیق وہ ناپاک ہے اور وہ کہ ذبح کیا گیا ہو غیر خدا کا نام لے کر اور فرماتا ہے پارہ ۱۴ سورۃ نحل اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ النَّبِیَّةَ وَالْدَّمَ وَلَحْمَ الْخِیْزِیْرِ وَمَا اُھْلٌ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِہِ سوا اس کے نہیں کہ حرام کیا اور پر تمہارے مردار اور لہو اور گوشت سور کا اور وہ چیز کہ اس کے ذبح میں آواز بلند کی جاوے واسطے غیر خدا کے اور یہ تو سنیے جو اللہ عزوجل فرماتا ہے وَجَعَلَ مِنْہُمْ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتِ اللّٰہ نے ان کافروں میں سے کر دیئے بندر اور سور اور شیطان کے پجاری مولانا صاحب اللہ اللہ انصاف اگر گدھے کتے سور کے نام لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وہی الفاظ حافظ و امام عین نماز میں قراءت میں پڑھتے ہیں جب وضو ٹوٹ جاتا ہے تو پھر ہمارے آئمہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیوں حکم نہیں کیا کہ جس وقت امام کی زبان سے گدھے کتے سور کا لفظ نکلے فوراً نماز جاتی رہے گی اور جن سورتوں میں یہ نام آئے نماز میں ان کا پڑھنا حرام ہے کہ نماز وضو دونوں باطل ہو جائیں گے بلکہ زید صاحب کے نزدیک یہ نام وضو توڑنے والی چیزوں سے بھی سخت ہوئے کہ ان سے کلی فقط سنت ہوئی اور ان سے واجب ہوئی پھر وہی کہنا پڑا کہ ایسی بات وہی کہیگا جو گدھا ہو پھر اگر وضو نہ ٹوٹے صرف کلی واجب ہو تو نماز باطل نہ ہوئی

ناقص تو ہوئی اب اگر عداکلی نہ کرے تو نماز پھیرنا واجب ہو اور سہوا نہ کرے تو سجدہ سہو واجب ہو اور اگلی کلی کرے تو عمل کثیر کے سبب نماز باطل ہو بہر حال یہ عذر باطل و مردود ہوا عذر سوم بے علم نادان کافر مانا یہ ہوا کہ اگرچہ کتابوں میں اور قرآن شریف میں گدھے کتے۔ سور کا نام لکھا ہوا ہے مگر تاہم وعظ میں مسجدوں میں بیٹھ کر اپنی زبان سے یہ الفاظ نہ نکالیں اولاً اس عذر کا جواب تو ازالة العاذل بحر الکرائم عن کلاب النار سے سن چکے ان اللہ لا یتحیی من الحق بیشک اللہ عزوجل حق بات فرمانے میں نہیں شرماتا پھر ہم حق بات میں کیوں شرمائیں اور یہ قول بھی جاہلوں کا باطل ہے اگر جو الفاظ قرآن مجید میں لکھے ہوئے وعظ و مسجد میں پڑھنا منع ہو تو یہ قرآن شریف کا رد کرنا ہے۔ اوپر گزری آیتوں میں کتنی جگہ لفظ گدھے و کتے و خنزیر وغیرہ ہیں تو ایک آیت جان بوجھ کر معیوب سمجھ کر چھوڑ دے تو اس کا کیا حکم ہے اور اگر ان حضرات کو یہ دیکھنا منظور ہو تو حضور کا رسالہ خلاصہ فوائد فتویٰ ۱۳۲۴ھ کو دیکھیں کہ ہمارے علمائے کرام حرمین شریفین اس باب میں کیا فرماتے ہیں فقیر غنی عنہ یہاں پر فقط دو تقریظ حسام الحرمین علی منخر الکفر والمین^۳ کا ترجمہ مبین^۴ احکام و تصدیقات^۵ اعلام سے نقل کرتا ہے۔

تقریظ اول: میرے بھائیو دیکھو صفحہ ۳۳ تقریظ پیشوائے علمائے محققین والاہمت کبرائے مدققین عظیم المعرفة ماہر سردار بزرگ صاحب نور عظیم ابر بارندہ ماہ درخشندہ ناصر سنن فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ جن کی طرف اول سے اب تک طالبان فیض دور دور سے جاتے ہیں صاحب عزت و انضال مولانا علامہ شیخ صالح کمال جلال والا عزت و کمال کے تاج ان کے سر پر رکھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے آسمان علوم کو علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا اور ان کی برکات سے ہمارے لیے ہدایت اور حق واضح کے راستوں کو روشن کر دکھایا میں اس کے احسان و انعام پر اس کی حمد کرتا ہوں اور اس کے خاص اور عام انضال پر اس کا شکر بجالاتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی کہ اپنے کہنے والے کو نور کے منبروں پر بلند کرے اور کجی اور بد

کاری والوں کے شبہاب کو اس کے پاس نہ آنے دے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں جنہوں نے ہمارے لئے حجت واضح کر دی اور کشادہ راہ روشن فرمائی الہی تو درود و سلام نازل فرما ان پر اور ان کی ستھری پاکیزہ آل پر اور ان کے فوز و فلاح والے صحابہ اور ان کے نیک پیروں پر قیامت تک بالخصوص اس عالم علامہ پر کہ فضائل کا دریا اور علمائے عمائد کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے حضرت مولانا محقق زمانے کی برکت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے اور سلامت رکھے اور ہر بری اور ناگوار بات سے اسے بچائے حمد و صلوة کے بعد اے امام پیشوا تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہمیشہ آپ نے جواب دیا اور بہت ٹھیک دیا اور تحریر میں داد تحقیق دی اور مسلمانوں کی گردنوں میں احسان کی ہیکلیں ڈالیں اور اللہ عز و جل کے یہاں عمدہ ثواب کا سامان کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کیلئے مضبوط قلعہ بنا کر قائم رکھے اور اپنی بارگاہ سے آپ کو بڑا اجر اور بلند مقام دے اور بیشک گمراہی کے وہ پیشوا جن کا تم نے نام لیا ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا اور تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوار قبول ہے تو ان کا جو حال تم نے بیان کیا اس پر وہ کافر اور دین سے باہر ہیں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو ان سے ڈرائے اور ان سے نفرت دلائے اور ان کے فاسد راستوں اور کھوٹی رایوں کی مذمت کرے اور ہر مجلس میں ان کی تحقیر واجب ہے اور ان کی پردہ دری امور ثواب سے ہے اور خدا اس پر رحمت کرے جس نے کہا۔

دین میں داخل ہے ہر کذاب کی پردہ دری سارے بد دنیوں کی جولائیں عجب باتیں بری دین حق کی خانقائیں ہر طرف پاتاگری گر نہ ہوتی اہل حق و رشد کی جلوہ گری وہی زیان کار ہیں وہی گمراہ ہیں وہی ستمگار ہیں وہی کفار ہیں الہی ان پر اپنا سخت عذاب اتار اور انہیں اور جو ان کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایسا کر دے کہ کچھ بھاگے ہوئے ہوں کچھ مردود۔ اے رب ہمارے ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈال بعد اس کے کہ تو نے ہمیں سچی راہ دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی ہے بہت بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کے آل و اصحاب پر بکثرت درود و سلام بھیجے سلخ

محرم الحرام ۱۳۲۴ھ سے اپنی زبان سے کہا اور لکھنے کا حکم دیا مسجد حرام شریف میں علم و علما کے خادم محمد صالح بن علامہ مرحوم حضرت صدیق کمال حنفی سابق مفتی مکہ معظمہ نے اللہ سے اور اس کے والدین و احباب سب کو بخشے اور اسکے دشمنوں اور برا چاہنے والوں کو مخذول کرے آمین۔

تقریظ دوم صفحہ ۴۱: تقریظ غیظ منافقین و کام موافقین حامی سنت و اہل سنت ماحی بدعت و جہل بدعت زینت لیل و نہار نکوئی روزگار خطیب خطبائے کرم محافظ کتب حرم علامہ فیکدر بلند عظیم الفہم دانشمند حضرت مولانا سید اسمعیل خلیل اللہ تعالیٰ انہیں عزت و تعظیم کے ساتھ ہمیشہ رکھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب خوبیاں خدا کو جو ایک اکیلا سب پر غالب ہے قوت و عزت و انتقام و جبروت والا جو صفات کمال و جلال کے ساتھ متعالیٰ ہے کافروں سرکشوں گمراہوں کی باتوں سے منزہ ہے جس کا نہ کوئی ضد ہے نہ مانند نہ نظیر پھر درود و سلام ان پر جو سارے جہاں سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد ﷺ ابن عبد اللہ تمام انبیاء و رسل کے خاتم اپنے پیرو کو رسوائی و ہلاک سے بچانے والے اور جو ہدایت پر نابینائی کو پسند کرے اسے مخذول کرنے والے حمد و صلاۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد ابھٹی اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کریں بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں کہ ان میں کوئی تو دین متین کو پھینکنے والا اور ان میں کوئی ضروریات دین کا انکار کرتا ہے جن پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے تو اسلام میں ان کا نام نشان کچھ باقی نہ رہا جیسا کہ کسی جاہل سے جاہل پر بھی پوشیدہ نہیں کہ وہ جو کچھ لائے ایسی چیز ہے جسے سنتے ہی کان پھدیک دیتے ہیں اور عقلیں اور طبیعتیں اور دل اس کا انکار کرتے ہیں نیز پھر میں کہتا ہوں میرا گمان تھا کہ یہ گمراہان گمراہ کافر دین سے خارج ان میں جو بد اعتقادی حاصل ہوئی اس کا مبنیٰ بد فہمی ہے کہ عبارات علمائے کرام کو نہ سمجھے اور

اب مجھے ایسا علم یقین ہوا جس میں اصلاً شک نہیں کہ یہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں دین محمد ﷺ کو باطل کرنا چاہتے ہیں تو ان میں تو کسی کو اصل دین کا انکار کرتے پائے گا اور ان میں کوئی ختم نبوت کا منکر ہو کر نبوت کا مدعی ہے اور کوئی اپنے آپ کو عیسٰی بناتا ہے اور کوئی مہدی اور ظاہر میں ان سب میں ہلکے اور حقیقت میں ان سب سے سخت یہ وہابیہ ہیں خدان پر لعنت کرے اور ان کو رسوا کرے اور ان کا ٹھکانا اور ان کا مسکن جہنم کرے بے پڑھے جاہلوں کو جو چوپاؤں کی طرح ہیں دھوکے دیتے ہیں کہ وہی پیروان سنت ہیں اور ان کے سوا اگلے نیک امام اور جو ان کے بعد ہوئے بد مذہب ہیں اور سنت روشن کے تارک و مخالف ہیں اے کاش میں جانتا کہ گروہ سلف کرام طریقہ نبی ﷺ کے متبع نہ تھے تو طریقہ نبی ﷺ کا پیرو کون ہے اور میں اللہ عزوجل کی حمد بجالاتا ہوں کہ اس نے اس عالم باعمل کو مقرر فرمایا جو فاضل کامل ہے متقبتوں اور فخریوں والا اس مثل کا مظہر کہ اگلے پچھلوں کیلئے بہت کچھ چھوڑ گئے یکتائے زمانہ اپنے وقت کا یگانہ مولانا احمد رضا خاں اللہ بڑے احسان والا پروردگار اسے سلامت رکھے انکی بے ثبات حجتوں کو آیتوں اور قطعی حدیثوں سے باطل کرنے کے لئے اور وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ علمائے مکہ اس کے لئے ان فضائل کی گواہیاں دے رہے ہیں اور اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علمائے مکہ اس کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے تو حق و صحیح ہو۔

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

تو اللہ اسے دین اور اہل دین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا کرے اور اسی اپنے احسان اپنے کرم سے اپنا فضل اپنی رضا بخشے اور حاصل یہ کہ زمین ہند میں سب طرح کے فرقے پائے جاتے ہیں اور یہ باعتبار ظاہر ہے ورنہ وہ حقیقت میں کافروں کے رازدار ہیں اور دین کے دشمن ہیں اور ان باتوں سے ان کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں الہی ہدایت نہیں مگر تیری ہدایت اور نہ نعمتیں ہیں مگر تیری نعمتیں اور اللہ ہم کو بس ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے اور نہ گناہوں سی پھرنا نہ طاعت کی طاقت مگر اللہ عظمت و بلندی والے کی توفیق سے الہی ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی ہمیں روزی کر اور ہمیں

باطل کو باطل دکھا اور ہمارے دل میں ڈال کہ اس سے دور رہیں اور اللہ درود و سلام بھیجے۔ ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کے آل و اصحاب پر اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے جلال والے رب کی معافی امیدوار حرم مکہ معظمہ کی کتابوں کے حافظ سید اسماعیل ابن سید خلیل نے ہاں ہاں پیارے بھائیو سنتے ہو ہمارے مولنا عالم علامہ محبت سنت و اہل سنت عدو بدعت و اہل بدعت کے کلاموں کی تصدیق علمائے کرام حرمین شریفین فرما رہے ہیں اور ان بدگویوں کی نسبت صاف حکم کرتے ہیں کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو ان سے ڈرائے اور ان سے نفرت دلائے اور ان کے فاسد راستوں اور کھوئی راہوں کی مذمت کرے اور ہر مجلس میں ان کی تحقیر واجب ہے اور ان کی پردہ دری امور واجب سے ہے اب علمائے کرام سے عرض یہ ہے کہ کیا ان بدگویوں دشنامیوں کے رد میں کتے سور کا نام لینا ناجائز اور کلی کرنا واجب ہے عذر چہار تمہید ایمان ص ۲ مکر اول اسلام نام کلمہ گوئی کا ہے حدیث میں فرمایا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں جائے گا۔ پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہو سکتا ہے مسلمان نو ذرا ہوشیار خبردار۔ اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں دے جوتیاں مارے کچھ کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا یونہی جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو سٹری سٹری گالیاں دے اس کا اسلام نہیں بدل سکتا اس مکر کا جواب ایک تو اسی آ یہ کریمہ الم حسب الناس میں گزرا کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ زے ادعائے اسلام پر چھوڑ دیئے جائیں گے اور امتحان نہ ہو گا اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بیشک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا۔ جسے قرآن عظیم رد فرما رہا ہے اس مقام پر اعتراض ہوا کہ جو لفظ مولنا صاحب نے لکھا ہے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے تو کیا کوئی خدا کا بیٹا بن سکتا ہے یہ لفظ نکالنا بھی کفر ہے جواب کاش معترضوں کو اتنا معلوم ہوتا کہ ہمارے علمائے کرام اپنی طرف سے نہیں فرماتے بلکہ ان کافروں

۱۔ حضرت شیخ محمد دالغ ثانی مکتوب میں فرماتے ہیں مجرد تلوین کلمہ شہادت در اسلام تصدیق بیع ماعلم بالضرورة مجہد من الہ بن ہاید و متری الذکفر و کافر نیز ہاید تا اسلام صورت بندر

کے قول کا حاصل بتاتے ہیں کہ ان کے طور پر زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے انہوں نے تو گویا کے ساتھ کہا قرآن مجید نے تو کافروں کا قول یہ ذکر فرمایا کہ نحن ابناء اللہ و احبائوہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے دوست ہیں۔ یہاں بھی کہہ دے کہ یہ لفظ نکالنا ہی کفر ہے۔ اب علما سے سوال ہے کہ میرے یہ جواب صحیح ہیں یا نہیں۔ میرا سوال ختم ہوا اور عذرات کے جو جواب میں نے دیے پورے ہوئے مگر یہاں بعض عبارات اور نقل کرتا ہوں جن سے اس مکر کا کہ نری کلمہ گوئی مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے زیادہ رد ہو اور یہ بھی کھلے کہ کیسے دشنامیوں بد گوئیوں کی حمایت میں وہ عذرات کیے جاتے ہیں تمہید ایمان ”نیز تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے قَالَتِ الْأَعْرَابُ الْمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ یہ گنوار کہتے ہیں ہم ایمان لائے تم فرما دو ایمان تو تم نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع الاسلام ہوئے ایمان بھی تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا اور فرماتا ہے إِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لِرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَكَاذِبُونَ۔ منافقین جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور یقیناً خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ بیشک تم ضرور اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ دیکھو کیسی لمبی چوڑی کلمہ گوئی کیسی کیسی تاکیدوں سے موکد کیسی کیسی قسموں سے موید ہرگز موجب اسلام نہ ہوئی اور اللہ واحد قہار نے ان کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنة کا یہ مطلب گھڑنا صراحۃً قرآن عظیم کا رد کرنا ہے ہاں جو کلمہ پڑھتا اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہوا سے مسلمان جانیں گے جب تک اس سے کوئی کلمہ کوئی حرکت فعل منافی اسلام نہ صادر ہو۔ بعد صدور منافی ہرگز کلمہ گوئی کام نہ دیگی“ ہاں ہاں سنیو سنیو اگر سنی ہو تو تمہید ایمان سے سنیو صفحہ ۴ تمہارے نبی ﷺ فرماتے ہیں لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں ﷺ یہ حدیث

بخاری و صحیحہ مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے اس نے تو بات صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں۔ مسلمانو کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہاں سے زیادہ محبوب رکھنا مدار ایمان و مدار نجات ہوا یا نہیں کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول کر لیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم عظمت ہے ہاں ہاں ماں باپ اولاد و سارے جہاں سے زیادہ ہمیں حضور کی محبت ہے بھائیو خدا ایسا ہی کرے مگر ذرا کان لگا کر اپنے رب کا ارشاد سنو تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے اَلَمْ أَحْسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ○ کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔“ اسی میں ہے ”صفحہ ۲۷ امام مذہب حنفی سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں اَيُّمَا رَجُلٍ مُّسْلِمٍ سَبَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَ كَذَّبَہٗ اَوْ عَابَہٗ اَوْ تَنَقَّصَہٗ فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ تَعَالٰی وَ بَانَ مِنْہٗ اِمْرَآتُہٗ جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہو گیا اس کی جو رو اس کے نکاح سے نکل گئی دیکھو کیسی صاف تصریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے اس کی جو رو نکاح سے نکل جاتی ہے کیا مسلمان اہل قبلہ نہیں ہوتا یا اہل کلمہ نہیں ہوتا سب کچھ ہوتا ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے ساتھ نہ قبلہ قبول نہ کلمہ مقبول والعیاذ باللہ رب العالمین ثالثاً اصل بات یہ ہے کہ اصطلاح ائمہ میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ شفا شریف و نیرازیہ و درر و غرر و فتاویٰ خیر یہ وغیرہ میں ہے اجمع المسلمون ان شاتمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کافر و من شک فی عذابہ و کفرہ کفر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے دیکھو صفحہ

۲۹۔ امام اجل سیدی عبدالعزیز بن احمد بن محمد بخاری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ تحقیق شرح اصول حساسی میں فرماتے ہیں ان غلافیہ (ای فی اہواہ) حتی وجب اکفارہ بہ لا یعتبر خلافہ ووفاقہ ایضاً لعدم دخوله فی مسیئۃ الامۃ الشہود لہا بِالْعَصَةِ وان صلے الی القبلة واعتقد نفسه مسلماً لان الامۃ لیست عبارة عن المصلین الی القبلة بل عن المؤمنین فهو کافرون کان لا یدری اند کافر یعنی بد مذہب اگر اپنی بد مذہبی میں خالی ہو جس کے سبب اسے کافر کہنا واجب ہو تو اجماع میں اس کی مخالفت موافقت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو امت کے لئے آئی ہے اور وہ امت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتا ہو اس لئے کہ امت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمان کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے ہاں ہاں میرے بھائیو ہر ایک عذر کا جواب تمہید ایمان میں تو قرآن عظیم کی متعدد آیات سے سن چکے کہ رب عزوجل نے بار بار بتکرار صراحت فرمادیا کہ غضب الہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو۔ تمہید ایمان صفحہ ۴۵۔ تمہار رب عزوجل فرماتا ہے قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوًّا۔ کہہ دو کہ آیا حق اور مٹا باطل باطل کو ضرور مٹا ہی تھا اور فرماتا ہے لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ دین میں کچھ جبر نہیں حق راہ صاف جدا ہو گئی ہے گمراہی سے یہاں چار مرحلے تھے (۱) جو کچھ ان دشنامیوں نے لکھا چھاپا ضرور وہ اللہ و رسول جل وعلا ﷺ کی توہین و دشنام تھا۔ (۲) اللہ و رسول جل وعلا ﷺ کی توہین کرنے والا کافر ہے (۳) جو انہیں کافر نہ کہے جو ان کا پاس لحاظ رکھے جو ان کی استاد یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی انہیں میں سے ہے انہیں ان کی طرح کافر ہے قیامت میں ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا (۴) جو عذر و مکر جہال و ضلال یہاں بیان کرتے ہیں سب باطل و ناروا و پاور ہوا ہیں۔ یہ چاروں بحمد اللہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ واضح روشن ہو گئے جن کے ثبوت قرآن عظیم ہی کی آیات

۱۔ کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سن چکے کہ من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر جو ایسے کی معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔

کریمہ نے دیے۔ اب ایک پہلو پر جنت و سعادت سرمدی دوسرے طرف شقاوت و جہنم ابدی ہے جسے جو پسند آئے اختیار کرے مگر اتنا سمجھ لو کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا دامن چھوڑ کر زید و عمرو کا ساتھ دینے والا کبھی فلاح نہ پائیگا باقی ہدایت رب العزت کے اختیار ہے بات بحمد اللہ تعالیٰ ہر ذی علم مسلمان کے نزدیک اعلیٰ بدیہیات سے تھی مگر ہمارے عوام بھائیوں کو مہرے دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے مہرے علمائے کرام حرمین طیبین سے زائد کہاں کی ہوں گی جہان سے دین کا آغاز ہوا اور بحکم احادیث صحیحہ کبھی وہاں شیطان کا دور دورہ نہ ہوگا لہذا اپنے عام بھائیوں کی زیادت اطمینان کو مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام کے حضور فتویٰ پیش ہوا جس خوبی و خوش اسلوبی و جوش دینی سے ان عمائد اسلام نے تصدیق فرمائیں بحمد اللہ تعالیٰ کتاب مستطاب حسام الحرمین علی منخر الکفر والمین میں گرامی بھائیوں کے پیش نظر اور ہر صفحہ کے مقابل سلیس اردو میں اس کا ترجمہ مبین احکام و تصدیقات اعلام جلوہ گرا الہی اسلام بھائیوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرما اور ضد و نفسانیت یا تیرے اور تیرے حبیب کے مقابل زید و عمر کی حمایت سے بچا صدقہ محمد رسول اللہ ﷺ کی و جاہت کا۔ آمین آمین آمین والحمد لله رب العلمین و افضل الصلاة و اکمل

السلام علی سیدنا محمد والہ و صحبہ و حزبہ اجمعین امین

الجواب: الحمد للہ محبت سنت عدو بدعت حاجی اسمعیل میاں سلمہ نے چاروں بیہودہ و مہمل اعتراضات کے کافی جواب دیے خوب حق و صواب دیے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ہمیں اور ان کو اور ہمارے سب سنی بھائیوں کو زیر لوائے حضور پر نور سید یوم النشور ﷺ محشور کرے آمین یہ سوال کیا ہے بجائے خود ایک رسالہ ہے فقیر اس کا تاریخی نام تیرا اسمعیل درنخرا باطل رکھتا ہے یعنی باطلوں کے سینہ میں اسمعیل میاں کا تیر۔ اور اس میں ایک نفس مناسبت سیدنا اسمعیل علی نبینا الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پاک سے ہے کہ وہ نبی اللہ تیر اندازی میں کمال رکھتے تھے حدیث میں ہے اِدرِ بِنِی اِسْمَعِیْلَ فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیًا اے اولاد اسمعیل تیر اندازی کرو کہ تمہارے باپ تیر انداز تھے علیہ الصلوٰۃ والسلام واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۲: عمر و اگر اپنا راہ نما پیر و مرشد وسیلہ کے واسطے ڈھونڈھے تو وہ اس کا وسیلہ ہو کر دنیا و آخرت میں شفاعت کر کے عذاب سے نجات دلواتے ہیں یا نہیں زید کہتا ہے کہ قیامت میں انبیاء و اولیاء سب اللہ عز و جل کے دربار میں تو محتاج ہوں گے وہاں کس کو طاقت ہوگی کہ شفاعت کرے۔ اللہ اللہ اللہ انصاف دیکھو تمہارا رب عز و جل کیا فرماتا ہے پارہ ۶ سورہ مائدہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ** یعنی اے لوگوں ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈو طرف اس کے وسیلہ اور محنت کرو بیچ راہ اس کی کے تاکہ تم فلاح پاؤ مسلمانو مسلمانو ہے مصطفیٰ پیارے کے نام پر قربانو ہاں ہاں سنیو سنیو تمہارے پیارے نبی ﷺ فرماتے ہیں دیکھو تجلی الباقین صفحہ ۴۶۔ ”ارشاد ہیچد ہم امام احمد و ابن ماجہ و ابوداؤد و طیالسی و ابویعلیٰ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں انه لم یکن نبی الاله دعوة قد تخیرها فی الدنیا وانی قد اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی وانا سید ولد ادم یوم القیمة ولا فخر وانا اول من تنشق عنه الارض ولا فخر و بیدے لواء الحمد ولا فخر ادم فمن دونه تحت لوائی ولا فخر (ثم ساق حدیث الشفاعۃ الی ان قال) فاذا اراد ان یصدع بین خلقه نادى مناد این احمد و امتہ فنحن الاخرون الاولون نحن اخر الامم و اول من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقنا فنمضی غرام محجلین من اثر الطهور فیقول الامم کادت هذه الامۃ ان تكون انبیاء کلها الحدیث۔ یعنی ہر نبی کے واسطے ایک دعا تھی کہ وہ دنیا میں کرچکا اور میں نے اپنی دعا روز قیامت کیلئے چھپا رکھی ہے وہ شفاعت ہے میری امت کے واسطے اور میں قیامت میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں اور اول میں مرقد اطہر سے اٹھوں گا اور کچھ فخر منظور نہیں اور میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کچھ افتخار نہیں آدم اور ان کے بعد جتنے ہیں سب میرے زیر نشان ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں جب اللہ تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں اے یعنی رسول کی اطاعت میں جو نیکی کرو وہ قبول ہے اور بغیر اس کے عقل سے کرو تو قبول نہیں ۱۲ ائمہ

احمد اور ان کی امت تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اول ہیں ہم سب امتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلی تمام امتیں ہمارے لیے راستہ دیں گی ہم چلیں گے اثر وضو سے درخشندہ رخ و تابندہ اعضا سب امتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت تو ساری انبیا ہو جائے۔

جمال پر توش در من اثر کرد وگرنہ من ہماں خاکم کو ہستم

اب برکات الامداد سے صفحہ ۹ حدیث ۱۲۔ صحیح مسلم و ابوداؤد ابن ماجہ و معجم کبیر طبرانی میں ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے ہے حضور پر نور سید العلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں۔ عرض کی میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو فرمایا بھلا اور کچھ عرض کی بس میری مراد تو یہی ہے فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود سے قال کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ بوضوئہ وحاجتہ فقال لی سل (ولفظ الطبرانی فقال یوما یا ربیعة سلنی فاعطیک رجعنا الی لفظ مسلم) قال فقلت اسألك مرافقتک فی الجنة قال و غیر ذلک قلت ہو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرة السجود الحمد للہ یہ جلیل و نفیس حدیث صحیح اپنے ہر فقرہ سے وہابیت کش ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اعنی فرمایا کہ میری اعانت کر اسی کو استعانت کہتے ہیں یہ درکنار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلق طور پر سل فرمانا کہ مانگ کیا مانگتا ہے جان وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے صاف ظاہر کہ حضور ہر قسم کی حاجت روا فرما سکتے ہیں دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلا تقیید و تخصیص فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ الوی شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں از اطلاق سوال کہ فرمود سل بخواہ تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم میشود کہ کار ہمہ بدست ہمت و کرامت اوست صلی اللہ علیہ وسلم ہر چہ خواہد و ہر کرا خواہد ہاذن پروردگار خواہد۔

فان من جودك الدنيا و ضررتها ومن علومك علم اللوح والقلم

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں یوحذ من اطلاقہ صلی اللہ علیہ وسلم الامر بالسؤال ان اللہ تعالیٰ مکنہ من عطاء کل ما اراد

من خزائن الحق یعنی حضور اقدس ﷺ نے جو مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں پھر لکھا و ذکر ابن سبع فی خصائصہ وغیرہ ان اللہ تعالیٰ اقطعہ ارض الجنہ يعطی منها ما شاء لمن يشاء یعنی امام ابن سبع وغیرہ علمائے حضور اقدس ﷺ کے خصائص کریمہ میں ذکر کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ عزوجل نے حضور کی جاگیر کردی ہے کہ اس میں سے جو چاہے جسے چاہیں بخشدیں امام اجل ابن حجر مکی جو ہر منظم میں فرماتے ہیں انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الذی جعل خزائن کرمہ و موائد نعمہ طوع یدیدہ و تحت ارادۃ یعطی منها من یشاء و ینعم من یشاء بیشک نبی ﷺ اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے دست و قدرت کے فرمانبردار اور حضور کے زیر حکم ارادہ و اختیار کر دیے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے ہاں اب رسالہ انوار الانجاء کو دیکھو صفحہ ۲۸ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں من استغاث بی فی کربة کشفتم عنہ و من نادى باسى فی شدة فرجت عنہ و من توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجتہ قضیت لہ و من صلی رکعتین یقرؤ فی کل رکعة بعد الفاتحة سورة الاخلاص احدى عشرة مرة ثم یصلی علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام ویسلم علیہ ثم یخطو الی جهة العراق احدی عشرة خطوة یدکر فیہا اسمی و یدکر حاجة فانها تقضی یعنی جو کسی تکلیف میں مجھے فریاد کرے وہ تکلیف دفع ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دور ہو اور جو کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کی طرف مجھ سے توسل کرے وہ حاجت بر آئے اور جو دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے پھر سلام پھیر کر نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجے پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے ان میں میرا نام لیتا جائے اور اپنی حاجت یاد کرے اس کی وہ حاجت روا ہوا کا بر علمائے کرام اولیائے عظام مثل امام ابوالحسن نورالدین

علی بن جریر نخعی شطونوفی و امام عبد اللہ بن اسعد یافعی مکی و علامہ علی قاری حنفی مکی و مولانا ابوالمعالی محمد مسلمی قادری و شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ ہم رحمۃ اللہ علیہم اپنی تصانیف جلیلہ ہجۃ الاسرار و خلاصۃ المفار و نہرۃ الخاطر و تحفہ قادریہ و زبدۃ الآثار وغیرہا میں یہ کلمات رحمت آیات حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل و روایت فرماتے ہیں۔

الجواب: بیشک طلب وسیلہ سنت جمیلہ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے **يَتَغَوَّنَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيُرْجَوْنَ رَحْمَةً وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ** اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کونسا اللہ سے زیادہ قریب تھا کہ اس سے توسل کریں اور رحمت الہی کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں تفسیر معالم التنزیل و تفسیر خازن میں ہے **معناه ينظرون ايهم اقرب الى الله فيتوسلون به** اور بیشک اولیائے کرام دنیا و آخرت و قبر و حشر میں اپنے متوسلوں کے شفیع و مددگار ہیں امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ و محمد یہ میں فرماتے ہیں **كل من كان متطقا بنبي اور رسول اوولى فلابد ان يحضره و ياخذ بيده في الشدائد** جو کوئی کسی نبی یا رسول یا ولی کا متوسل ہوگا ضرور ہے کہ وہ نبی و ولی اس کی مشکلوں کے وقت تشریف لائیں گے اور اس کی دستگیری فرمائیں گے **ميزان الشريعة الكبرى** میں فرماتے ہیں **جميع الائمة المجتهدين يشفعون في اتباعهم و يلاحظونهم في شدائدهم في الدنيا والبرزخ و يوم القيمة حتى يجاوزوا الصراط تمام ائمة مجتہدین اپنے پیروؤں کی شفاعت کرتے ہیں اور دنیا و قبر و حشر ہر جگہ سختیوں کے وقت ان کی نگاہداشت فرماتے ہیں جب تک صراط سے پار نہ ہو جائیں (کہ اب سختیوں کا وقت جاتا رہا اور لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون کا زمانہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آ گیا نہ انہیں کوئی خوف ہو نہ کچھ غم واللہ الحمد) نیز فرماتے ہیں ان ائمة الفقهاء والصوفية كلهم يشفعون في مقلديهم و يلاحظون احدهم عند طلوع روحه و عند سؤال منكر ونكير له وعند النشر والحشر والحساب والميزان والصراط ولا يغفلون عنهم في**

ترجمہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ کونسا اللہ سے زیادہ قریب ہے کہ اسے اپنا وسیلہ بنائیں۔

موقف من المواقف بیشک سب پیشوا اولیاء و علما اپنے اپنے پیروں کی شفاعت کرتے ہیں اور جب ان کے پیروں کی روح نکلتی ہے جب منکر نکیر اس سے سوال کرتے ہیں جب اس کا حشر ہوتا ہے جب اس کا نامہ اعمال کھلتا ہے جب اس سے حساب لیا جاتا ہے جب اس کے عمل ملتے ہیں جب وہ صراط پر چلتا ہے ہر وقت ہر حال میں اسکی نگاہبانی کرتے ہیں اصلاً کسی جگہ اس سے غافل نہیں ہوتے۔ نیز فرماتے ہیں ولما مات شیخنا شیخ الاسلام الشیخ ناصر الدین اللقانی راہ بعض الصالحین فی المنام فقال له ما فعل الله بك فقال لم اجلسی الملكان فی القبر لیسألانی آتاهما الامام مالک فقال مثل هذا یحتاج الی سوال فی ایمانه باللہ ورسوله تنحیا عنه فتنحیا عنی یعنی جب ہمارے استاذ شیخ الاسلام امام ناصر الدین لقانی مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا انتقال ہوا بعض صالحین نے ان کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔ فرمایا جب منکر نکیر نے مجھے سوال کیلئے بٹھایا امام مالک رحمہ اللہ تشریف لائے اور فرمایا ایسا شخص بھی اسکی حاجت رکھتا ہے کہ اس سے اللہ و رسول پر ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے الگ ہو جاؤ اس کے پاس سے وہ فوراً مجھ سے الگ ہو گئے۔ نیز فرماتے ہیں واذا کان مشایخ الصوفیۃ یلاحظون اتباعهم و مریدهم فی جمیع الاحوال والشدائد فی الدنیا و الاخرۃ فکیف بآئۃ المذاهب جب اولیاء ہر ہول و سختی کے وقت اپنے پیروں اور مریدوں کا دنیا و آخرت میں خیال رکھتے ہیں تو ائمہ مذاہب کا کیا کہنا رحمہم اللہ جمعین مولینا نور الدین جامی قدس سرہ السامی فحات الانس شریف میں حضرت مولوی مفوی قدس سرہ القوی سے نقل کرتے ہیں کہ قریب وصال مبارک اپنے مریدوں سے فرمایا در ہر حالتے کہ باشید مرا یاد کنید تا من شمارا مہد باشم در ہر لباس کہ باشم یعنی ہر حال میں مجھے یاد کرو کہ میں ہر لباس میں تمہاری مدد کروں گا۔ جناب مرزا مظہر جانجنان صاحب (کہ وہابیہ کے امام الطائفہ اسمعیل دہلوی کے نسا و علما دادا طریق تہا پر دادا شاہ ولی اللہ صاحب ان کو قیم طریقہ احمدیہ و داعی سنت نبویہ لکھتے ہیں۔ اور کہتے کہ ہندو عرب و ولایت میں ایسا تتبع کتاب و سنت نہیں بلکہ سلف میں بھی کم ہوئے، اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں التفات غوث

التقلین بحال متوسلاں طریقہ علیہ ایشاں بسیا معلوم شد باہمچگیں از اہل ایں طریقہ ملاقات نشد کہ توجہ مبارک آنحضرت بحالش مبذول نیست نیز فرمایا عنایت حضرت خواجہ نقشبند بحال معتقدان خود مصروف ست مغلاں در صحرا ہا وقت خواب اسباب واسپاں خود بجماعت حضرت می سپارند و تاییدات از غیب ہمراہ ایشاں میشود قاضی ثناء اللہ پانی پتی (کہ مولوی اسحق ماتہ مساکل و اربعین میں ان سے استناد کیا اور جناب مرزا مظہر صاحب ممدوح ان کے پیرومرشد نے مکتوب ۵ میں ان کو فضیلت و ولایت مآب مروج شریعت و منور طریقت و نور مجسم و عزیز ترین موجودات و مصدر انوار فیوض و برکات لکھا اور منقول کہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب انہیں بیہقی وقت کہتے) اپنے رسالہ تذکرۃ الموتی میں لکھتے ہیں۔

راہلاک می نمایند از ارواح بطریق اویسیت فیض باطنی میرسد ز پد گمراہ کی یہ شدید جہالت و ضلالت قابل تماشا کہ دربار الہی میں محتاج ہونے کو نفی شفاعت کی دلیل ٹھہرایا حالانکہ یہ محتاجی ہی منشاء شفاعت ہے جہاں محتاجی نہ ہو خود اپنے حکم سے جو چاہے کر دیا جائے شفاعت کی کیا حاجت ہو۔ پھر انبیاء اولیا سب کی شفاعت سے مطلقاً انکار صریح بدینی اور بحکم فقہا موجب اکفار ہے فقہائے کرام کے نزدیک وہ منکر کافر ہے امام اجل ابن الہام فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے فرماتے ہیں لا تجوز الصلاة خلف منکر الشفاعة کافر منکر شفاعت کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی اس لیے کہ وہ کافر ہے اس طرح فتاویٰ خلاصہ و بحر الرائق وغیرہ ہا میں ہے۔ فتاویٰ تاتارخانیہ پھر طریقہ محمدیہ میں ہے من انکر شفاعۃ الشافعیین یوم القیمة فهو کافر قیامت میں شفیعوں کی شفاعت کا منکر کافر ہے۔ زید پر فرض ہے کہ تائب ہو از سر نو مسلمان ہو۔ بعد اسلام اپنی عورت سے تجدید نکاح کرے کما

فی جامع الفصولین والہندیۃ والدرد و غیر ہا واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۸۴ و ۸۴: اگر زید کا پیر و مرشد نہ ہو تو وہ فلاح پائے گا یا نہیں اور اس کا پیر و مرشد شیطان ہو گا یا نہیں کیونکہ تمہارا رب عز و جل حکم کرتا ہے واتبغوا الیہ والوسیلۃ اور ڈھونڈو طرف اس کی وسیلہ۔

ترجمہ جیسا کہ جامع الفصولین و فتاویٰ مالگیری و در مختار میں ہے

الجواب: ہاں اولیائے کرام قد سنا اللہ باسرار ہم کے ارشاد سے دونوں باتیں ثابت ہیں اور عنقریب ہم ان دونوں کو قرآن عظیم سے استنباط کریں گے ایک یہ کہ بے پیر افلاح نہ پائیگا حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی قدس سرہ عوارف المعارف شریف میں فرماتے ہیں۔ سمعت کثیرا من المشایخ یقولون من لم یر مفلحا لا یفلح یعنی میں نے بہت اولیائے کرام کو فرماتے سنا کہ جس نے کسی فلاح پائے ہوئے کی زیارت نہ کی وہ فلاح نہ پائے گا۔ دوسرے یہ کہ بے پیرے کا پیر شیطان ہے عوارف شریف میں ہے روى عن ابی یزید انه قال من لم یکن له استاذ فامامہ الشیطان یعنی سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے مروی ہوا کہ فرماتے ہیں جس کا کوئی پیر نہیں اس کا امام شیطان ہے رسالہ مبارکہ امام اجل ابو القاسم قشیری میں ہے یجب علی المرید ان یتادب لشیخ فان لم یکن له استاذ لا یفلح ابدا هذا ابو یزید یقول من لم یکن له استاذ فامامہ الشیطان یعنی مرید پر واجب ہے کہ کسی پیر سے تربیت لے کہ بے پیر شیطان ہے پھر فرمایا سمعت الاستاذ ابو علی الدقاق یقول الشجرة اذا نبتت بنفسها سن غیر غارس فانها تورق و لكن لا تثمر كذلك المرید اذا لم یکن له استاذ یاخذ منه طریقہ نفسا فنفسا فهو عابد هواہ لا یجد نفاذا یعنی میں نے حضرت ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ پیڑ جب بے کسی ہونے والے کے آپ سے اگے تو پتے لاتا ہے مگر پھل نہیں دیتا یونہی مرید کیلئے اگر کوئی پیر نہ ہو جس سے ایک ایک سانس پر راستہ سیکھے تو وہ اپنی خواہش نفس کا پجاری ہے راہ نہ پائیگا۔ حضرت سیدنا میر سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سبع سناہل شریف میں فرماتے ہیں:

چوپیرت نیست پیرتست ابلیس کہ راہ دین زوست از مکر و تلبیس

یہ مقام بہت تفصیل و توضیح چاہتا ہے فاقول وباللہ التوفیق فلاح دو قسم ہے اول انجام کار رستگاری اگرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے بعد ہو یہ عقیدہ اہل سنت میں ہر مسلمان کے لیے لازم اور کسی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں اس کے واسطے صرف نبی کو مرشد جانتا بس ہے بلکہ ابتدائے اسلام میں کسی دور دراز پہاڑ یا گننام ٹاپو کے رہنے والے غافل جن کو نبوت کی خبر ہی نہ

پہنچی اور دنیا سے صرف توحید پر گئے بالآخر ان کے لئے بھی یہ فلاح ثابت صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل محشر اور انبیاء سے مایوس پھر کر میرے حاضر ہوں گے میں فرماؤں گا۔ انا لہا میں ہوں شفاعت کیلئے پھر اپنے رب سے اذن چاہوں گا وہ مجھے اذن دے گا میں سجدے میں کروں گا۔ ارشاد ہوگا یا محمد ارفع رأسک و قل تسمع و سل تعطہ و اشفع تشفع اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت۔ فرمایا جائے گا جاؤ جس کے دل میں جو بھرا ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لو۔ انہیں نکال کر میں دوبارہ حاضر ہوں گا سجدہ کروں گا وہی ارشاد ہوگا کہ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ سنا جائیگا مانگو کہ دیا جائے گا شفاعت کرو کہ قبول ہے۔ میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت ارشاد ہوگا جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہو نکال اور میں انہیں نکال کر سہ بارہ حاضر ہو کر سجدہ کروں گا فرمائے گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہو منظور ہے جو مانگو عطا ہے شفاعت کرو مقبول ہے میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت ارشاد ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے کم سے کم کترا ایمان ہو اسے نکال لو میں انہیں نکال کر چوتھی بار حاضر و ساجد ہوں گا ارشاد ہوگا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ سنیں گے مانگو کہ دیں گے شفاعت کرو کہ قبول کریں گے۔ میں عرض کروں گا الہی مجھے ان کے نکالنے کی اجازت دے جنہوں نے تجھے ایک جانا ہے ارشاد ہوگا یہ تمہارے سبب نہیں بلکہ مجھے اپنے عزت و جلال و کبریائی و عظمت کی قسم ہر موحّد کو اس سے نکال لوں گا اقول یہ ان کے بارے میں رد شفاعت حضور نہیں بلکہ عین قبول ہے کہ حضور کے عرض کرنے ہی پر تو جہنم سے نکالے گئے فقط یہ فرمایا گیا ہے کہ ان کو رسالت سے توسل کا موقع نہ ملا مجرد عقل جتنی ایمان کے لئے کافی تھی یعنی توحید اس قدر رکھتے تھے ثم اقول معنی حدیث کی یہ تقریر کہ ہم نے کی اس سے ظاہر ہوا کہ یہ اس حدیث صحیح کے معارض نہیں کہ فرمایا ما زلت اتردد علی ربی فلا اقوم فیہ مقاما الا شفعت حتی اعطانی اللہ من ذلك ان قال ادخل من امتک من خلق اللہ من شهد ان لا الہ الا اللہ یوما واحدا مخلصا ومات علی ذلك میں اپنے

رب کے حضور آتا جاتا رہوں گا جس شفاعت کے لیے کھڑا ہوں گا قبول ہوگی یہاں تک کہ میرا رب فرمائے گا کہ تمام مخلوق میں جتنی تمہاری امت ہے ان میں جو توحید پر مرا ہوا ہے جنت میں داخل کر دو رواہ احمد بسند صحیح عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ یہاں کلام امت میں ہے تو یہاں لا الہ الا اللہ سے پورا کلمہ طیبہ مراد ہے جیسا کہ انہیں امام احمد و صحیح ابن حبان کی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفاعتی لمن شہدان لا الہ الا اللہ مخلصا وان محمد رسول اللہ یصدق لسانہ قلبہ لسانہ میری شفاعت ہر اس شخص کیلئے ہے جو اللہ کی توحید اور میری رسالت پر اخلاص سے گواہی دیتا ہو کہ زبان دل کے موافق ہو اور دل زبان کے اللہم اشہد وکفی بک شہیدانی اشہد بقلبی ولسانی انہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حنیفا مخلصا وما انا من الشرکین والحمد لله رب العلمین۔ دوم کامل رستگاری کہ بے سبقت عذاب دخول جنت ہو اس کے دو پہلو ہیں اول وقوع یہ مذہب اہلسنت میں محض مشیت الہی پر ہے جسے چاہے ایسی فلاح عطا فرمائے اگرچہ لاکھوں کبار کا مرتکب ہو اور چاہے تو ایک گناہ صغیرہ پر گرفت کر لے اگرچہ لاکھوں حسنات رکھتا ہو۔ یہ عدل ہے اور وہ فضل یغفر لمن یشاء یعذب من یشاء حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بے گنتی اہل کبار ایسی فلاح پائیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی لاهل الکبائر من امتی میری شفاعت میری امت سے کبیرہ گناہوں والوں کیلئے ہے رواہ احمد و ابو داود و الترمذی و النسائی وابن حبان الحاکم والبیہقی و صححه عن انس بن مالک و الترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن جابر بن

الہی گواہ ہو جا اور تیری گواہی کافی ہے کہ میں اپنے دل و زبان سے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ سب باطل دنیوں سے کنارہ کرتا ہوا خالص اسلام والا ہو کر اور میں شرکوں میں نہیں۔ ۱۲ اگرچہ وہ ایسا کرے گا نہیں بقولہ تعالیٰ ویجزی اللہ الذین احسنوا بالحسنی الذین یجتنبون کبائر الائم والفواحش الا اللہ ان ربک واسع المغفرة وقولہ تعالیٰ ان تجتنبوا کبیر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاتکم و ندخلکم مدخلا کریما وقولہ تعالیٰ ان الحسنات ینھن السمات ذلک ذکری للذاکرین ۱۲ منہ غفر لہ ترجمہ یہ حدیث احمد و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان و حاکم و بیہقی نے انس بن مالک سے روایت کی اور بیہقی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور ترمذی و ابن حبان و حاکم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی اور طبرانی نے معجم کبیر میں عبد اللہ بن عباس سے اور خطیب نے کعب بن عجرہ سے اور عبد اللہ بن عمر سے جمعہ۔

عبد اللہ والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس والخطیب عن کعب بن عجرة وعن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ اور فرماتے ہیں: خیرت بین الشفاعة و بین ان یدخل شطر امتی الجنة فاخترت الشفاعة لانہا اعم و اکفی ترونها للمؤمنین المتقین لا ولكنها للمذنبین المتلوثین الخطائین مجھ سے میرے رب نے فرمایا تم کو اختیار ہے چاہے شفاعت لے لو چاہے یہ کہ تمہاری آدمی امت بلا عذاب جنت میں داخل ہو میں نے شفاعت اختیار فرمائی کہ وہ زیادہ عام اور زیادہ کافی ہے۔ کیا اسے سترے مومنوں کیلئے سمجھتے ہو۔ نہیں بلکہ وہ گناہگاروں آلودہ روزگاروں سخت خطا کاروں کے لئے ہے والحمد للہ رب العالمین۔ رواہ احمد بسند صحیح والطبرانی فی الکبیر باسناد حجیہ عن ابن عمر و ابن ماجہ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم بلکہ وہ بھی ہوں گے جن کے گناہ نیکیوں سے بدل دیئے جائیں گے فاوئک یبدل اللہ سیئاتہم جسنت و کان اللہ عفورا رحیما اللہ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے حدیث میں ہے ایک شخص روز قیامت حاضر کیا جائے گا ارشاد ہوگا اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو اور بڑے بڑے ظاہر نہ کرو اس سے کہا جائے گا تو نے فلاں فلاں دن یہ یہ کام کیے وہ مقرر ہوگا اور اپنے بڑے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا۔ کہ ارشاد ہوگا اخطوہ مکان کل سیئة حسنة اسے ہر گناہ کی جگہ ایک نیکی دو اب کہہ اٹھے گا کہ الہی میرے اور بہت سے گناہ ہیں وہ تو سننے میں آئے ہی نہیں۔ یہ فرما کر حضور انور ﷺ اتنا ہنسے کہ آس پاس کے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔ رواہ الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالجملہ وقوع کے لئے سوا اسلام اور اللہ و رسول کی رحمت کے اور کوئی شرط نہیں جل وعلا و ﷺ امید یعنی انسان کے اعمال و افعال و اقوال احوال ایسے ہونا کہ اگر انہیں پر خاتمہ ہو تو کرم الہی سے امید واثق ہو کہ بلا عذاب داخل جنت کیا جائے یہی وہ فلاح ہے جس کی تلاش کا حکم ہے کہ سابقوا الی۔ ترجمہ یہ حدیث احمد نے بہ سند صحیح اور طبرانی نے بحکم کبیر میں بہ سند جدید عبد اللہ بن عمر سے روایت کی اور ابن ماجہ نے ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی۔ ترجمہ یہ حدیث ترمذی نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ۱۲

مغفرة من ربكم و الجنة عرضها كعرض السماء والارض اس لئے کہ کسب انسانی سے متعلق یہ پھر دو قسم اول فلاح ظاہر حاشا اس سے وہ مراد نہیں کہ نرے ظاہر داروں کو مطلوب جن کی نظر صرف اعمال جوارح پر مقصود ظاہر احکام شرع سے آراستہ اور معاصی سے منزہ کر لیا اور متقی و مفلح بن گئے اگرچہ باطن ریاء و عجب و حسد و کینہ و تکبر و حب و مدح و حب بے جاہ و محبت و دنیا و طلب و شہرت و تعظیم و امر و تحقیر و مسا کین و اتباع و شہوات و مداہنت و کفران و نعم و حرص و بخل و طول و اہل سوئے و ظن و عناد و حق و اصرار و باطل و مکر و غدر و خیانت و غفلت و قسوت و طمع و تملق و اعتماد و خلق و نسیان و خالق و نسیان و موت و جرأت علی اللہ و نفاق و اتباع شیطان و بندگی نفس و رغبت و بطالت و کراہت و عمل و قلت و خشیت و جزع و عدم و خشوع و غضب و النفس و تسائل فی اللہ و غیرہا مہلکات آفات سے گندہ ہو رہا ہو جیسے مزبلہ پر زربفت کا خیمہ اوپر زینت اور اندر نجاست پھر کیا یہ باطنی خباثتیں ظاہری صلاح پر قائم رہنے دیں گی حاشا معاملہ پڑنے دیجئے کوئی ناگھٹتی ہے کہ نہ کہیں گے کوئی نا کردنی ہے کہ اٹھا رکھیں گے اور پھر بس دستور صالح عوام کی کیا گنتی آجکل بہت علمائے ظاہر اگر متقی ہیں بھی تو اسی قسم کے الامن شاء اللہ و قلیل ماہم میں اسے زیادہ مشرع کرتا مگر کیا فائدہ کہ حق تلخ ہوتا ہے اس سے نفع پانا اور اپنی اصلاح کی طرف آنا درکنار۔ بتانے والے کے لئے دشمن ہو جاتے ہیں مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ ہزاراف اس نام علم پر کہ آجکل بہت بیدین مرتدین اللہ و رسول کی جناب میں کیسی کیسی سخت گالیاں بکتے لکھتے چھاپتے ہیں ان سے کان پر جوں نہ رینگے کہیں بے پرواہی کہیں آرام خواہی کہیں نیچری تہذیب کہیں طمع کی تخریب کہیں ملاقات کا پاس کہیں اسکا ہر اس کہ ان مرتدوں کا رد کریں مسلمانوں کو انکا کفر بتائیں تو یہ سر ہو جائیں گے اخباروں اشتہاروں میں ہماری مذمتیں گائیں گے ہزاروں جھوٹی بہتان لگائیں گے کون اپنی عافیت تنگ کرے ان نا پاک وجوہ کے باعث وہاں خموشی اور خود ان سے اعمال میں خطا بلکہ عقائد میں غلطی ہو اسے کوئی ترجمہ جلدی کرو اپنی رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑاں آسمان و زمین کے پھیلاؤ کی ابتداء ہے۔

بتائے تو اب نہ وہ تہذیب نہ آرام طلبی نہ بے پرواہی نہ سلامت روی بلکہ جامے سے باہر ہو کر جس طرح بنے اس کی عداوت میں گرجوشتی حق کا جواب نہ بن آئے تو عناد و مکارہ سے کام لینا حتیٰ کہ کتابوں کی عبارتیں گھڑ لیں جھوٹے حوالے دل سے تراش لیں کہ کہیں اپنی ہی بات بالارہے عوام کے سامنے شیخی کر کرے نہ ہو یا وہ جو وعظ و غیرہ کے ذریعہ سے مل رہتا ہے اس میں کھنڈت نہ پڑے۔ کیا اسی کا نام تقویٰ ہے حاشا اللہ بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بدگویوں کے مقابل وہ خواب خرگوش اور اپنے نفس کی بجا حمایت میں یہ جوش و خروش تو یہ کہتا ہے کہ اللہ و رسول کی عظمت سے اپنے نفس کی عظمت دل میں سوا ہے اب اسے کیا کہیے سوا اس کے کہ انا لله وانا اليه رجعون ولا حول ولا قوة الا بالله العلیٰ العظیم بالجملہ اس صورت کو فلاح سے علاقہ نہیں صاف ہلاک ہے بلکہ فلاح ظاہر یہ کہ دل و بدن دونوں پر جتنے احکام الہیہ ہیں سب بجالائے نہ کسی کبیرہ کا ارتکاب کرے نہ کسی صغیرہ پر مصر رہے نفس کے خصائل ذمیرہ اگر دفع نہ ہوں تو معطل رہیں ان پر کار بند نہ ہو مثلاً دل میں بخل ہے تو نفس پر جبر کر کے ہاتھ کشادہ رکھے حسد ہے تو محسود کی برائی نہ چاہے علیٰ ہذا القیاس کہ یہ جہاد اکبر ہے اور اس کے بعد مواخذہ نہیں بلکہ اجر عظیم ہے حدیث میں ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ثلاث لم تسلم منها هذه الامة الحسد والظن والطيرة الا انبثکم بالمخرج منها اذا ظننت فلا تحقق واذا حسدت فلا تبغ واذا تطيرت فامض تین خصلتیں اس امت سے نہ چھوٹیں گی حسد اور بدگمانی اور بدشگون۔ کیا میں تمہیں ان کا علاج نہ بتا دوں بدگمانی آئے تو اسے پرکار بند نہ ہو اور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کرو اور بدشگونی کے باعث کام سے نہ رہو رواہ ستہ فی کتاب الايمان عن الامام الحسن البصري مرسلًا ووصلہ ابن عدی بن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ اذا حسدتہم فلا تبغوا واذا ظننتہم فلا تحققوا واذا تطیرتم فامضوا وعلی اللہ ترجمہ اس حدیث کو ستہ نے کتاب الايمان میں امام حسن بصری سے ہے ذکر صحابی روایت کیا اور ابن عدی نے اسے متصل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دل میں حسد آئے تو زیادتی نہ کرو اور بدگمانی آئے تو اسے جمانہ دو اور بدشگونی آئے تو رکھو نہیں اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو

فتو کلو ۱ یہ فلاح تقویٰ ہے اس سے آدمی سچا متقی ہو جاتا ہے۔ ہم نے اسے فلاح ظاہر
 باین معنی کہا کہ اس میں جو کچھ کرنا نہ کرنا ہے اس کے احکام ظاہر و واضح ہو چکے ہیں قد تبین
 الرشد من الغی دوم فلاح باطنی کہ قلب و قالب رذائل سے متخلی خالی اور فضائل سے
 متحلی کر کے بقایا ہے شرک خفی دل سے دور کئے جائیں یہاں تک کہ لا مقصود الا اللہ
 پھر لا مشہود الا اللہ پھر لا موجود الا اللہ متجلی ہو یعنی اولاً ارادہ غیر سے
 خالی ہو پھر غیر نظر سے معدوم ہو پھر حق حقیقت جلوہ فرمائے کہ وجود اسی کیلئے ہے باقی سب
 ظلال و پرتو۔ یہ نہتائے فلاح و فلاح احسان ہے فلاح تقویٰ میں تو عذاب سے دوری اور
 جنت کا چین تھا کہ فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز جو جہنم سے بچا کر
 جنت میں داخل کیا گیا وہ ضرور فلاح کو پہنچا اور فلاح احسان اس سے اعظم ہے کہ عذاب کا
 کیا ذکر کسی قسم کا اندیشہ و غم بھی ان کے پاس نہیں آتا الا ان اولیاء اللہ لا خوف
 علیہم ولا هم یحزنون بہر حال اس فلاح کیلئے ضرور پیرو مرشد کی حاجت ہے
 چاہے قسم اول کی ہو یا دوم کی اقول اب مرشد بھی دو قسم ہے اول عام کہ کلام اللہ و کلام الرسول
 و کلام ائمہ شریعت و طریقت و کلام علمائے دین اہل رشد و ہدایت ہے اسی سلسلہ صحیحہ پر کہ عوام
 کا ہادی کلام علما کا رہنما کلام ائمہ ائمہ کا مرشد کلام رسول رسول کا پیشوا کلام اللہ جل و علاو
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم وسلم۔ فلاح ظاہر ہو خواہ فلاح باطن اسے اس مرشد سے چارہ نہیں
 جو اس سے جدا ہے بلاشبہ کافر ہے یا گمراہ اور اس کی عبادت برباد و تباہ دوم خاص کہ بندہ
 کسی عالم سنی صحیح العقیدہ صحیح الاعمال جامع شرائط بیعت کے ہاتھ میں ہاتھ دے یہ مرشد
 خاص جسے پیرو شیخ کہتے ہیں پھر دو قسم ہے اول شیخ اتصال یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت
 کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پر نور سید المرسلین ﷺ تک متصل ہو جائے اس کے
 لیے چار شرطیں ہیں (۱) شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس ﷺ تک پہنچا ہونا چاہیے
 منقطع نہ ہو کہ منقطع کے ذریعہ سے اتصال ناممکن۔ بعض لوگ بلا بیعت محض بزعم وراثت
 ۱ ترجمہ کوئی مقصود نہیں سوا اللہ کے ۲ ترجمہ کوئی نظر میں نہیں سوا اللہ کے ۳ ترجمہ کوئی وجود ذاتی نہیں رکھتا سوا اللہ کے
 ۴ بتائے فوقانی

اپنے باپ دادا کے سجادے پر بیٹھ جاتے ہیں یا بیعت تو کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی بلا اذن مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں یا سلسلہ ہی وہ ہو کہ قطع کر دیا گیا اس میں فیض نہ رکھا گیا لوگ براہ ہوں اس میں اذن و خلافت دیتے چلے آتے ہیں یا سلسلہ فی نفسہ صحیح تھا مگر بیچ میں کوئی ایسا شخص واقع ہوا جو بوجہ انتقائے بعض شرائط قابل بیعت نہ تھا اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں سے منقطع ہے ان صورتوں میں اس بیعت سے ہرگز اتصال حاصل نہ ہوگا بیل سے دودھ یا بانجھ سے بچہ مانگنے کی مت جدا ہے (۲) شیخ سنی صحیح العقیدہ ہو بد مذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ ﷺ تک آج کل بہت کھلے ہوئے بد دینوں بلکہ بے دینوں حتیٰ کہ وہابیہ نے کہ سرے سے منکر و دشمن اولیاء ہیں مکاری کیلئے پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے ہوشیار خبردار احتیاط احتیاط

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہرہ ستے نباید او دست
(۳۰) عالم ہوا قول علم وقہ اس کی اپنی ضرورت کے قابل کافی اور لازم کہ عقائد اہل سنت سے پورا واقف کفر و اسلام و ضلالت و ہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو ورنہ آج بد مذہب نہیں کل ہو جائے گا! فمن لم يعرف الشرفیو ما یقع فیہ صد ہا کلمات و حرکات ہیں جن سے کفر لازم آتا ہے اور جاہل براہ جہالت ان میں پڑ جاتے ہیں اول تو خبر ہی نہیں ہوتے کہ ان سے قول یا فعل کفر صادر ہوا اور بے اطلاع توبہ ناممکن تو مبتلا ہی رہے اور اگر کوئی خبر دے تو ایک سلیم الطبع جاہل ڈر بھی جائے توبہ بھی کرے مگر وہ جو سجادہ مشیخت پر ہادی و مرشد بنے بیٹھے ہیں ان کی عظمت کہ خود ان کے قلوب میں ہے کب قبول کرنے دے ۲ اذ اقل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم اور اگر ایسے ہی حق پرست ہوئے اور مانا تو کتنا اتنا کہ آپ توبہ کر لیں گے قول و فعل کفر سے جو بیعت فسخ ہو گئی اب کسی کے ہاتھ پر بیعت کریں اور شجرہ اس جدید شیخ کے نام سے دیں اگرچہ شیخ اول ہی کا خلیفہ ہو یہ ان کا نفس کیونکر گوارا کرے نہ اسی پر راضی ہوں گے کہ آج سے سلسلہ بند کریں مرید کرنا چھوڑ دیں ترجمہ جو شر سے آگاہ نہیں ایک دن اس میں پڑ جائیں گا۔ ترجمہ اور جب اس سے کہا جائے اللہ سے ڈرو اسے اور ضد چڑھتی ہے گناہ کی۔

لا جرم وہی سلسلہ کہ ٹوٹ چکا جاری رکھیں گے لہذا عالم عقائد ہونا لازم (۴) فاسق معلن نہ ہو اقول اس شرط پر حصول اتصال کا توقف نہیں کہ مجرد فسق باعث فسخ نہیں مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب دونوں کا اجتماع باطل بتیین الحقائق امام زیلعی وغیرہ میں دربارہ فاسق ہے فی تقدیمہ للامامة تعظیمة وقد وجب علیہم اہانت شرعاً دوم شیخ ایصال کہ شرائط مذکورہ کے ساتھ مفاسد نفس و مکائد شیطان و مصائد ہوا سے آگاہ ہو دوسرے کی تربیت جانتا اور اپنے متوسل پر شفقت تامہ رکھتا ہو کہ اس کے عیوب پر اسے مطلع کرے ان کا علاج بتائے جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں حل فرمائے نہ محض سالک ہونہ نرا مجذوب عوارف شریف میں فرمایا یہ دونوں قابل پیری نہیں اقول اس لئے کہ اول خود ہنوز راہ میں ہے اور دوسرا طریق تربیت سے غافل بلکہ مجذوب سالک ہو یا سالک مجذوب اور اول اولیٰ ہے اقول اس لئے کہ وہ مراد ہے اور یہ مرید پھر بیعت بھی دو قسم ہے اول بیعت برکت کہ صرف تبرک کیلئے داخل سلسلہ ہو جانا۔ آجکل عام بیعتیں یہی ہیں وہ بھی نیک نیتوں کی اور نہ بہتوں کی بیعت دنیاوی اغراض فاسدہ کیلئے ہوتی ہے وہ خارج از بحث ہیں اس بیعت کیلئے شیخ اتصال کہ شرائط اربع کا جامع ہو بس ہے اقول بیکار یہ بھی نہیں مفید اور بہت مفید اور دنیا و آخرت میں بکار آمد ہے محبوبان خدا کے غلاموں کے دفتر میں نام لکھ جانا ان سے سلسلہ متصل ہو جانا فی نفسہ سعادت ہے اولاً ان کے خاص غلاموں سا لکان راہ سے اس امر میں مشابہت اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من تشبه بقوم فهو منهم جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رحمہ اللہ عوارف المعارف شریف میں فرماتے ہیں ۱ واعلم ان الخرقة خرقتان خرقۃ الارادة وخرقة التبرک والاصل الذی قصده المشایخ للمریدین خرقۃ الارادة وخرقة التبرک تشبه بخرقة الارادة فخرقة الارادة المرید الحقیقی وخرقة التبرک لِلْمُسَبِّه وَمِنْ تَشْبَه بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۱ ترجمہ سے امامت کیلئے آگے کرتے ہیں اس کی تعظیم ہے اور شرع میں تو اس کی توہین واجب ۲۱۲ ترجمہ: واضح ہو کہ خرقے دو ہیں خرقہ ارادت و خرقہ تبرک مشائخ کا مریدوں سے اصلی مطلوب خرقہ ارادت ہے خرقہ تبرک اس سے مشابہت ہے تو حقیقی مرید کیلئے خرقہ ارادت ہے اور مشابہت چاہنے والے کیلئے خرقہ تبرک اور کسی قوم سے مشابہت چاہے وہ اسی سے ہو جائے گا۔

ثانیاً ان غلامان خاص کے ساتھ ایک سلک میں منسلک ہونا ع بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس
 ست نہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ان کا رب عزوجل فرماتا ہے ہم القوم لا یشقرے
 بہم جلسہم وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں رہتا ثالثاً محبوبان خدا
 آیہ رحمت میں وہ اپنا نام لینے والے کو اپنا کر لیتے ہیں اور اس پر نظر رحمت رکھتے ہیں امام یکتا
 سیدی ابوالحسن نورالملة والدین علی قدس سرہ بہجۃ الاسرار شریف میں فرماتی ہیں حضور پر نور
 سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی اگر کوئی شخص حضور کا نام لیوا ہو اور اس نے نہ حضور
 کے دست مبارک پر بیعت کی ہو نہ حضور کا خرقہ پہنا ہو کیا وہ حضور کے مریدوں میں شمار ہوگا
 من انتہی ای و تسمی لی قبلہ اللہ تعالیٰ و تاب علیہ ان کان علی سبیل
 مکروہ و ہون من جملة اصحابی وان ربی عزوجل و عدنی ان یدخل
 اصحابی و اہل مذہبی و کل محبہ الجنة جو اپنے آپ کو میری طرف نسبت
 کرے اور اپنا نام میرے غلاموں کے دفتر میں شامل کرے اللہ اسے قبول فرمائے گا اور اگر
 وہ کسی ناپسندیدہ راہ پر ہو تو اسے توبہ دے گا اور وہ میرے مریدوں کے زمرے میں ہے اور
 بیشک میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور ہم مذہبوں اور
 میرے ہر چاہنے والے کو جنت میں داخل فرمائے گا والحمد للہ رب العلمین دویم
 بیعت ارادت کہ اپنے ارادہ و اختیار سے یکسر باہر ہو کر اپنے آپ کو شیخ مرشد ہادی برحق و
 اصل بحق کے ہاتھ میں بالکل سپرد کر دے اسے مطلقاً اپنا حاکم و مالک و متصرف جانے اس
 کے چلانے پر راہ سلوک چلے کوئی قدم بے اس کی مرضی کے نہ رکھے اس کے لئے اس کے
 بعض احکام یا اپنی ذات میں خود اس کے کچھ کام اگر اس کے نزدیک صحیح نہ معلوم ہوں انہیں
 افعال خضر علیہ الصلاۃ والسلام کے مثل سمجھے اپنی عقل کا قصور جانے اس کی کسی بات پر دل
 میں بھی اعتراض نہ لائے اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے غرض اس کے ہاتھ میں مردہ
 بدست زندہ ہو کر رہے یہ بیعت سالکین ہے اور یہی مقصود مشائخ مرشدین ہے یہی اللہ
 عزوجل تک پہنچاتی ہے یہی حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لی ہے جسے سیدنا
 عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بایعنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

عليه وسلم على السمع والطاعة في العسر واليسر والمنشط والمكره وان لا
 ننازع الامر اهله هم نے رسول اللہ ﷺ سے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی و دشواری ہر
 خوشی و ناگواری میں حکم سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور صاحب حکم کے کسی حکم میں چون و
 چرانہ کریں گے شیخ ہادی کا حکم رسول کا حکم ہے اور رسول کا حکم اللہ کا حکم اور اللہ کے حکم میں مجال
 دم زدن نہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے وما كان لِمُؤْمِنٍ وَلَا مَوْمِنَةٍ اِذَا اَقْضَى اللّٰهُ
 وَرَسُولُهُ اَمْرًا اَنْ يَكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهُ وَرَسُولَهُ
 فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا کسی مسلمان مرد و عورت کو نہیں پہنچتا کہ جب اللہ و رسول کسی
 معاملہ میں کچھ فرمادیں پھر انہیں اپنے کام کا کوئی اختیار رہے اور جو اللہ و رسول کی نافرمانی
 کرے وہ کھلا گمراہ ہو اور عوارف شریف میں ارشاد فرمایا دخوله في حكم الشيخ
 دخوله في حكم الله ورسوله احياء سنة البايعة شيخ کے زیر حکم و ہنا اللہ و رسول
 کے زیر حکم ہونا ہے اور اس بیعت کی سنت کا زندہ کرنا۔ نیز فرمایا ولا يكون هذا الالمريد
 حصر نفسه مع الشيخ وانسلخ من ارادة نفسه و فنى في الشيخ يترك اختيار
 نفسه یہ نہیں ہوتا مگر اس مرید کے لئے جس نے اپنی جان کو شیخ کی قید میں کر دیا اور اپنے
 ارادے سے بالکل باہر آیا اپنا اختیار چھوڑ کر شیخ میں فنا ہو گیا پھر فرمایا ويحذر الاعتراض
 على الشيوخ فانه السم القاتل للمريدين و قل ان يكون مرید يعترض
 على الشيخ بباطنه فيفله و يذكر المرید في كل ما اشكل عليه من
 تصاريف الشيخ قصة الخضر عليه السلام كيف كان يصدر من الخضر
 تصاريف ينكرها موسى ثم لما كشف عن معناها بان وجه الصواب في
 ذلك فهكذا ينبغي للمريد ان يعلم ان كل تصرف اشكل عليه صحته من
 الشيخ عند الشيخ فيه بيان و برهان للصحة پیروں پر اعتراض سے بچے کہ یہ
 مریدوں کے لئے زہر قاتل ہے کہ کوئی مرید ہوگا جو اپنے دل میں شیخ پر کوئی اعتراض کرے
 پھر فلاح پائے شیخ کے تصرفات سے جو کچھ اسے صحیح نہ معلوم ہوتے ہوں ان میں خضر علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کے واقعات یاد کرے کیونکہ ان سے وہ باتیں صادر ہوتی تھیں بظاہر خبر پر

سخت اعتراض تھا (جیسے مسکینوں کی کشتی میں سوراخ کر دینا بیگناہ بچے کو قتل کر دینا) پھر جب وہ اس کی وجہ بتاتے تھے ظاہر ہو جاتا تھا کہ حق یہی تھا جو انہوں نے کیا یونہی مرید کو یقین رکھنا چاہیے کہ شیخ کا جو فعل مجھے صحیح نہیں معلوم ہوتا شیخ کے پاس اس کی صحت پر دلیل قطعی ہے امام ابو القاسم قشیری رسالہ میں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو عبد الرحمن سلمیٰ کو فرماتے سنا کہ ان سے ان کے شیخ حضرت ابو سہل صعلو کی نے فرمایا من قال الاستاذہ لم لا یفلح ابدا جو اپنے پیر سے کسی بات میں کیوں کہے گا کبھی فلاح نہ پائے گا نسال اللہ العفو والعافیۃ جب یہ اقسام معلوم ہو لیے اب حکم مسئلہ کی طرف چلیے مطلق فلاح کے لیے مرشد عام کی قطعاً ضرورت ہے فلاح تقویٰ ہو یا فلاح احسان اس مرشد سے جدا ہو کر ہرگز نہیں مل سکتی اگرچہ مرشد خاص رکھتا ہو بلکہ خود مرشد خاص بنتا ہوا قول پھر اس سے جدائی دو طرح ہے اول صرف عمل ہیں جیسے کسی کبیرے کا مرتکب یا صغیرے پر مصر اور اس سے بدتر ہے وہ جاہل کہ علما کی طرف رجوع ہی نہ لائے اور اس سے بدتر وہ کہ باوصف جہل ذی رائے بنے احکام علما میں اپنی رائے کو دخل دے یا حکم کے خلاف اپنے یہاں کے باطل رواج پر اڑے اور اسے حدیث و فقہ سے بتا دیا جائے کہ یہ رواج بے اصل ہے جب بھی اسی کو حق کہے بہر حال یہ لوگ فلاح پر نہیں اور بعض بعض سے زائد ہلاک میں ہیں مگر صرف ترک عمل کے سبب نہ بے پیرا ہونہ اس کا پیر شیطان جبکہ اولیاء و علمائے دین کا سچے دل سے معتقد ہوا اگرچہ شامت نفس نافرمانی پر لائے کہ بیعت جس طرح باعتبار پیر خاص دو قسم تھی یونہی باعتبار مرشد عام بھی۔ اگر اس کے حکم پر چلتا ہے بیعت ارادت رکھتا ہے ورنہ بیعت برکت سے خالی نہیں ایمان و اعتقاد تو ہے تو گنہگار سنی اگر کسی پیر جامع شرائط اربعہ کا مرید ہے فہا ورنہ بوجہ حسن اعتقاد مرشد عام کے منسوبوں میں ہے اگرچہ نافرمانی کے باعث فلاح پر نہیں دوم منکر ہو کر جدائی مثلاً (۱) وہ ابلیسی مسخرے کہ علمائے دین پر ہنستے اور ان کے احکام کو لغو سمجھتے ہیں انہیں میں ہیں وہ جھوٹے مدعیان فقر جو کہتے ہیں کہ عالموں فقیروں کی سدا سے ہوتی آئی ہے یہاں تک کہ بعض خبیثوں صاحب سجادہ بلکہ قطب وقت بننے والوں کو یہ لفظ کہتے سنے گئے کہ عالم کون ہے سب پنڈت ہیں عالم تو وہ ہو جو انبیائے بنی اسرائیل کے سے مجزے

دکھائے (۲) وہ دہرے ملحد فقیر و ولی بننے والے کہ کہتے ہیں شریعت راستہ ہے ہمتو پہنچے گئے ہمیں راستے سے کیا کام ان جہتوں کا رد ہمارے رسالہ مقال عرفا باعزاز شرع و علما میں ہے امام ابوالقاسم قشیری قدس سرہ رسالہ مبارکہ میں فرماتے ہیں ابو علی الروذ باری بغدادی اقام بمصر و مات بها سنة اثنتين وعشرين و ثلثائة صحب الجنید والنوری اظرف الشایخ واعلہم بالطریقة سئل عن یستمع الملاہی و یقول ہی لی حلال لا فی وصلت الی درحة لا تؤثر فی اختلاف الاحوال فقال نعم قد وصل ولكن الی سقر یعنی سیدی ابو علی رود باری رحمۃ اللہ علیہ بغدادی ہیں مصر میں اقامت فرمائی اور اسی میں ۳۲۲ تین سو بائیس میں وفات پائی سید الطائفہ جنید و حضرت ابو الحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب سے ہیں مشائخ ہیں ان سے زیادہ علم طریقت کسی کو نہ تھا اس جناب سے سوال ہوا کہ ایک شخص مزا میر سنتا اور کہتا ہے یہ میرے لئے حلال ہیں اس لئے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا کہ احوال کا اختلاف مجھ پر کچھ اثر نہیں ڈالتا فرمایا ہاں پہنچا تو ضرور مگر کہاں تک جہنم تک عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں فرماتے ہیں حضور سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی گئی کچھ لوگ کہتے ہیں ان التکالیف کانت وسیلة الی الوصول وقد وصلنا شریعت کے احکام تو وصول کا وسیلہ تھے اور ہم واصل ہو گئے فرمایا صدقوا فی الوصول ولكن الی سقرو الذی یسرق و یزنی خیر ممن یعتقد ذلک وہ سچ کہتے ہیں واصل تو ضرور ہوئے مگر جہنم تک چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں (۳) وہ جاہل اجہل یا ضال اضل کہ بے پڑھے یا چند کتابیں پڑھ کر نبرعم خود عالم بنکر ائمہ سے بے نیاز ہو بیٹھے جیسا قرآن و حدیث ابو حنیفہ و شافعی سمجھتے تھے ان کے زعم میں یہ بھی سمجھتے ہیں بلکہ ان سے بھی بہتر کہ انہوں نے قرآن و حدیث کے خلاف حکم دیے یہ ان کی غلطیاں نکال رہے ہیں یہ گمراہ بد دین غیر مقلدین ہوئے (۴) اس سے بدتر وہابیت کی اصل علت کہ تفویت الایمان پر سرمنڈا بیٹھے اس کے مقابل قرآن و حدیث پس پشت پھینک دیے اللہ و رسول جل و علا صلی اللہ علیہ وسلم تک اس ناپاک کتاب کے طور پر معاذ اللہ مشرک ٹھہریں اور یہ

اللہ و رسول کو پیٹھ دے کر اسی کے مسائل پر ایمان لائیں (۵) ان سے بدتر ان میں کے دیوبندی کہ انہوں نے گنگوہی و نانوتوی و تھانوی اپنے احبار و رہبان کی کفر اسلام بنانے کے لیے اللہ و رسول کو سخت گالیاں قبول کیں (۶) قادیانی (۷) نیچری (۸) چکڑالوی (۹) روافض (۱۰) خوارج (۱۱) نواصب (۱۲) معتزلہ و غیر ہم بالجملہ مرتدین یا ضالین معاندین دین کہ سب مرشد عام کے مخالف و منکر ہیں یہ اشد ہالک ہیں اور ان سب کا پیر یقیناً شیطان اگرچہ بظاہر کسی کی بیعت کا نام لیں بلکہ خود پیرو ولی و قطب بنیں قال اللہ تعالیٰ استحوذ علیہم الشیطن فانہم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن ہم الخسرون O شیطان نے انہیں اپنے گھیرے میں لے کر اللہ کی یاد بھلا دی وہی شیطان کے گروہ ہیں۔ سنتا ہے شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں والعیاذ باللہ رب العلمین فلاح تقویٰ اقول اس کے لئے مرشد خاص کی ضرورت بایں معنی نہیں کہ بے اس کے یہ فلاح مل ہی نہ سکے یہ جیسا کہ اوپر گزرا فلاح ظاہر ہے اسکے احکام واضح ہیں آدمی اپنے علم سے یا علما سے پوچھ کر متقی بن سکتا ہے اعمال قلب میں اگرچہ بعض و قائل ہیں مگر محدود اور کتب ائمہ مثل امام ابو طالب مکی و امام حجتہ الاسلام غزالی وغیرہما میں مشروح تو بے بیعت خاص بھی اس کی راہ کشادہ اور اس کا دروازہ مفتوح یہ جبکہ اس قدر پر اقتصار کرے تو ہم اوپر بیان کر آئے کہ غیر متقی سنی بھی بے پیر انہیں متقی کیونکر بے پیرایا معاذ اللہ مرید شیطان ہو سکتا ہے اگرچہ کسی خاص کے ہاتھ پر بیعت نہ کی ہو کہ یہ جس راہ میں ہے اس میں مرشد عام کے سوا مرشد خاص کی ضرورت ہی نہیں تو جتنا پیر اسے درکار ہے حاصل ہے تو اولیاء کا قول دوم کہ جس کے لئے شیخ نہیں اس کا شیخ شیطان ہے اس سے متعلق نہیں ہو سکتا اور قول اول کہ بے پیرا فلاح نہیں پاتا یہ تو بدہمتہ اس پر صادق نہیں فلاح تقویٰ بلاشبہ فلاح ہے اگرچہ فلاح احسان اس سے اعظم و اجل ہے اللہ عز و جل فرماتا ہے ان تجتنبوا کبیر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاتکم و ندخلکم مدخلا کریبا اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچے تو ہم تمہاری برائیاں مٹا دیں گے اور تمہیں عزت والے مکان میں داخل فرمائیں گے یہ بلاشبہ فوز عظیم ہے۔ مولیٰ تعالیٰ نے اہل تقویٰ اور اہل

احسان دونوں کے لئے اپنی معیت ارشاد فرمائی ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون بیشک اللہ متقیوں کے ساتھ ہے اور ان کے جواہل احسان ہیں یہ کیسا فضل عظیم ہے۔ اور فلاح کے لئے کیا چاہا ہے اقول بات یہ ہے کہ تقویٰ عموماً ہر مسلمان پر فرض عین ہے اور اس فلاح یعنی عذاب سے رستگاری کے لئے بفضل الہی حسب وعدہ صادقہ کافی و وافی احسان یعنی سلوک راہ ولایت اعلیٰ درجے کا مطلوب و محبوب ہے مگر اس کی طرح فرض نہیں ورنہ اولیا کے سوا کہ ہر دور میں صرف ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوتے ہیں باقی کروڑ ہا کروڑ مسلمان ہزار ہا علماء و صلحا سب معاذ اللہ تارکِ فرض و فساق ہوں اولیا نے بھی کبھی اس راہ کی عام دعوت نہ دی کروڑوں میں سے معدودے چند کو اس پر چلایا اور اس کے طالبوں میں سے بھی جسے اس بار کے قابل نہ پایا واپس فرمایا فرض سے واپس کرنا کیونکر ممکن تھا! لا یکلف اللہ نفساً الاوسعها لا یکلف اللہ نفساً الا ما اتھا عوارف شریف میں ہے اما خرقة التبرک یطلبها من مقصودة التبرک بزی القوم و مثل هذا لا یطالب بشرائط الصحبة بل یوصی بلزوم حدود الشرع و مخالطة هذه الطائفة لیعود علیہ برکتہم و یتأدب بادابہم فسوف یرقیہ ذلک الی الہلیۃ نخرقته الارادة فعلی هذا خرقة التبرک مبدولة لكل طالب و خرقة الارادة ممنوعة الامن الصادق الراغب یعنی خرقة تبرک ہر ایک کو دیا جاسکتا ہے اور خرقة ارادت اسی کو دیا جائے گا جو اس کا اہل ہونا اہل سے اس راہ کے شرائط کا مطالبہ نہ کریں گے صرف اتنا کہیں گے کہ شریعت کا پابند رہ اور اولیا کی صحبت اختیار کر کہ شاید اس کی برکت اسے خرقة ارادت کا اہل کر دے۔ تو ظاہر ہوا کہ اس کا ترک نافی فلاح نہیں نہ کہ معاذ اللہ مرید شیطان کر دے اکابر علماء و ائمہ میں ہزار ہا وہ گزرے جن سے یہ بیعت خاصہ ثابت نہیں یا کی تو آخر عمر میں بعد حصول مرتبہ امامت اور وہ بھی بیعت برکت جیسے امام ابن حجر عسقلانی نے سیدی مدین قدس سرہ کے دست مبارک پر اقول ہاں جو اس کا ترک بوجہ انکار کرے اسے باطل و لغو جانے وہ ضرور

ترجمہ اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت بھر۔ اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت بھر۔ ۱۲

گمراہ دے فلاں و مرید شیطان ہے بلکہ انکار مطلق ہو اور اگر اپنے عصر و مصر میں کسی کو بیعت کیلئے کافی نہ جانے تو اس کا حکم اختلاف منشا سے مختلف ہوگا اگر یہ اپنے تکبر کے باعث ہے تو الیس فی جہنم مثنوی للمتکبرین کیا جہنم میں متکبروں کا ٹھکانا نہیں اور اگر بلا وجہ شرعی اپنی بدگمانی کے باعث سب کو نا اہل جانے تو یہ بھی کبیرہ ہے اور مرتکب کبیرہ مفلح نہیں اور اگر ان میں وہ باتیں ہیں کہ اشتباہ میں ڈالتی ہیں اور یہ بنظر احتیاط چجتا ہے تو الزام نہیں ان من الحزم سوء الظن دع ما یریبک الی ما لا یریبک فلاح احسان کیلئے بیشک مرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی شیخ ایصال کی شیخ اتصال اس کے لئے کافی نہیں اور اس کے ہاتھ پر بھی بیعت ارادت ہو۔ بیعت برکت یہاں بس نہیں۔ اس راہ میں وہ شدید باریکیاں وہ سخت تاریکیاں ہیں کہ جب تک کامل مکمل اس راہ کے حملہ نشیب و فراز سے آگاہ و ماہر حل نہ کرے حل نہ ہوں گی نہ کتب سلوک کا مطالعہ کام دے گا کہ یہ دقائق تقویٰ کی طرح محدود و معدود نہیں جن کا ضبط کتاب کر سکے الطرق الی اللہ تعالیٰ بعدد انفس الخلائق اللہ تک راستے اتنے ہیں جتنی تمام مخلوقات کی سانسیں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان اللہ لا یتجلی لعبد فی صفتین ولا فی صفة لعبدین الخ اللہ عز وجل نہ ایک بندے پر دو صفتوں میں تجلی فرمائے نہ ایک صفت سے دو بندوں پر۔ فی البہجة الشریفة وفیہ ثنیا یطول شرحها اور ہر راہ کی دشواریاں باریکیاں گھاٹیاں جدا ہیں جن کو نہ یہ خود سمجھ سکے گا نہ کتاب بتائے گی اور وہ پرانا دشمن مکار پرفتن ابلیس لعین ہر وقت ساتھ ہے۔ اگر بتانے والا آنکھیں کھولنے والا ہاتھ پکڑنے والا مدد فرمانے والا ساتھ نہ ہو تو خدا جانے کس کھو میں گرائے کس گھاٹی میں ہلاک کرے ممکن کہ سلوک درکنار معاذ اللہ ایمان تک ہاتھ سے جائے جیسا کہ بارہا واقعہ ہو چکا ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ابلیس کے مکر کو رد فرمانا اور اس کا کہنا کہ اے عبدالقادر تمہیں تمہارے علم نے بچا لیا ورنہ اسی دھوکے سے میں نے ستر اہل طریق ہلاک کئے ہیں معروف و مشہور اور کتب ائمہ مثل بختہ الاسرار شریف وغیرہا میں مروی و مسطور۔ اقول حاشا یہ مرشد عام کا بجز ترجمہ بیشک احتیاط میں داخل ہے براہلو بچنے کے لئے سوچ لینا جس بات میں مجھے دفعہ نہ ہوا سے چھوڑ کر وہ اختیار کر جو ہے دفعہ نہ ہو۔

نہیں بلکہ اسکے سمجھنے سے سالک کا عجز ہے مرشد عام میں سب کچھ ہے ما فرطنا فی
الکتب من شیء ہم نے کتاب میں کوئی چیز اٹھانہ رکھی مگر احکام ظاہر عام لوگ نہیں سمجھ
سکتے جس کے سبب عوام کو علما علما کو ائمہ ائمہ کو رسول کی طرف رجوع فرض ہوئی کہ فاسئلوا
اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون ذکر والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے یہی حکم یہاں
بھی ہے اور یہاں اہل الذکر وہ مرشد خاص باوصاف مذکورہ ہے تو جو اس راہ میں قدم رکھے
اور (۱) کسی کو پیر نہ بنائے (۲) کسی مبتدع (۳) کسی جاہل کا مرید ہو جو پیر اتصال بھی نہیں
(۴) ایسے کا مرید ہو جو صرف پیر اتصال ہے قابل ایصال نہیں اور اس کے بھروسہ پر یہ راہ
طے کرنا چاہیے (۵) شیخ ایصال ہی کا مرید ہو مگر خود رائی برتے اس کے احکام پر نہ چلے تو یہ
شخص اس فلاح کو نہ پہنچے گا اور اس راہ میں ضرور اس کا پیر شیطان ہوگا جس سے تعجب نہیں
کہ اسے اصل فلاح بلکہ نفس ایمان سے دور کر دے والعیاذ باللہ رب العلمین اقول
بلکہ اس کا نہ ہونا ہی تعجب ہے یہ نہ سمجھو کہ غلطی پڑے گی تو اس قدر کہ اس راہ میں بہکے گا یہ
فرض نہ تھی کہ اس کے نہ پانے سے اصل فلاح نہ رہے۔ نہیں نہیں عدو لعین تو دشمن ایمان
ہے وقت و موقع کا منتظر ہے وہ کرشمے دکھاتا ہے جن سے عقائد ایمانی پر حرف آتا ہے آدمی
ایک بات سنے ہوئے ہے اور اب آنکھوں سے اس کے خلاف دیکھے تو کس قدر مشکل ہے
کہ اپنے مشاہدے کو غلط جانے اور اسی اعتقاد پر جما رہے حالانکہ لیس الخ کا لمعائینہ شنید کہ
بود مانند دیدہ پیر کامل چاہیے کہ ان شبہات کا کشف کرے رسالہ مبارکہ امام قشیری میں ہے
اعلم ان فی هذه الحالة قل ما یخلو المرید فی اوان خلوته فی ابتداء
ارادته من الوسوس فی الاعتقاد الی اخر ما افادوا آجاء علینا بہ رحمة
الملك الجواد۔ ثم اقول غالب یہی ہے کہ بے پیر اس راہ کا چلنے والا ان آفتوں میں
گرفتار ہو جاتا ہی اور گرگ شیطان اسے بے راہی کی بھیڑ پا کر نوالہ کر لیتا ہے اگرچہ ممکن کہ
لاکھوں میں ایک ایسا ہو جسے جذب ربانی کفایت و کفالت کرے اور بے توسط پیر اسے
۱۔ یہ ارشاد مبارک ہے الاسرار شریف میں روایت کیا اور اس میں ایک استثناء ہے جس کی شرح طویل ہے ۱۲ ترجمہ واضح ہو کہ
اس حالت میں ابتدائی ارادت میں زمانہ خلوت میں کم کوئی مرید ہوگا جسے عقائد میں دوسو سے نہ آئیں

مکائد نفس و شیطان سے بچا کر نکال لیجائے اس کے لئے مرشد عام مرشد خاص کا کام دے گا خود حضور اقدس ﷺ اس کے مرشد خاص ہوں گے کہ بے توسط نبی کوئی وصول ممکن نہیں مگر یہ ہے تو نہایت نادر ہے اور نادر کے لئے حکم نہیں ہوتا ثم اقول بے مرشد خاص اس راہ میں قدم رکھنے والوں میں بڑا خوش نصیب وہ ہے کہ ریاضتیں چلے مجاہدے کرے اور اس پر اصلاح یافتہ یاب نہ ہو راہ ہی نہ کھلے جس کی دشواریاں پیش آئیں یہ اپنی فلاح تقویٰ پر قائم رہے گا دو شرط سے۔ ایک یہ کہ اس کا مجاہدہ اسے عجب نہ دلائے اپنے آپ کو اور دل سے اچھا نہ سمجھنے لگے ورنہ فلاح تقویٰ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا دوسرے یہ کہ عظیم محنتوں کے بعد محرومی کی تنگدلی اسے کسی عظیم امر میں نہ ڈال دے کہ کوئی کلمہ سخت کہہ بیٹھے یا دل سے منکر ہو جائے کہ اس وقت فلاح درکنار اس کا پیر شیطان ہو جائے گا اور اگر اپنی تقصیر سمجھا اور تذلل و انکسار پر قائم رہا تو اس حکم سے مستثنیٰ رہے گا یوں کہ جب راہ کھلی تو راہ چلا ہی نہیں اور اس کے مثل ہوا جو فلاح تقویٰ پر مقتصر رہا قول قرآن کریم کے لطائف نامتناہی ہیں اس بیان سے آیہ کریمہ ۱۔ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ و جاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون کے مبارک جملوں کا حسن ترتیب واضح ہوا یہ فلاح احسان کی طرف دعوت ہے اسکے لیے تقویٰ شرط ہے تو اولاً اس کا حکم فرمایا کہ اتقوا اللہ اب کہ تقویٰ پر قائم ہو کر راہ احسان میں قدم رکھنا چاہتا ہے اور یہ عادت بے وسیلہ شیخ ناممکن ہے لہذا دوسرے مرتبہ میں قبل سلوک تلاش پیر کو مقدم فرمایا کہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ اس لئے کہ الرفیق ثم الطريق اب کہ سامان مہیا ہو لیا اصل مقصود کا حکم دیا کہو جاہدوا فی سبیلہ اس کی راہ میں مجاہدہ کرو لعلکم تفلحون تاکہ فلاح احسان پاؤں جعلنا اللہ من المفلحین بفضل رحمۃ بہم انہ ہو الرؤف الرحیم و صلی اللہ تعالیٰ وسلم و باریک علی من بہ الصلاح والفلاح و علی الہ وصحبہ وابنہ و ہزبہ

۱۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جان لڑو اس امید پر کہ فلاح پاؤں پہلے ساکھی تلاش کرو پھر راستہ ترجمہ اللہ ہمیں فلاح والوں میں کرے اس رحمت کے فضل سے جو فلاح والوں پر کی بیگ دہی بڑا مہربان رحم والا ہے اور اللہ درود و سلام و برکت اتارے ان پر جن کے صدقہ میں ہر صلاح و فلاح ہے اور ان کے آل و اصحاب اور ان کے بیٹے حضور غوث اعظم اور ان کے سب گروہ پر امن

اجمعین آئین ثم اقول یہاں سے ظاہر ہوا کہ اس راہ میں فلاح وسیلہ پر موقوف کہ اسے اس پر مرتب فرمایا تو ثابت ہوا کہ یہاں بے پیرا فلاح نہ پائے گا اور جب فلاں نہ پائے گا خاسر ہوگا تو حزب اللہ سے نہ ہوا حزب الشیطان سے ہوگا کہ رب عزوجل فرماتا ہے الا ان حزب الشیطان هم الخسرون سنتا ہے شیطان ہی کا گروہ خاسر ہے الا ان حزب اللہ هم المفلحون سنتا ہے اللہ ہی کا گروہ فلاح والا ہے تو دوسرا جملہ بھی ثابت ہوا کہ بے پیرے کا پیر شیطان ہے جس کا بیان ابھی گزرا نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ بِالْجَمَلِ حاصل تحقیق یہ چند جملے ہوئے (۱) ہر بد مذہب فلاح سے دور ہالک میں چور ہے مطلقاً بے پیرا ہے اور ابلیس اس کا پیر اگرچہ بظاہر کسی انسان کا مرید ہو بلکہ خود پیر بنے راہ سلوک میں قدم رکھے یا نہ رکھے ہر طرح لا یفلح وشیخہ الشیطان کا مصداق ہے (۳) سنی صحیح العقیدہ کہ راہ سلوک میں نہ پڑا اگر فسق کرے فلاح پر نہیں مگر پھر بھی نہ بے پیرا ہے نہ اس کا پیر شیطان۔ بلکہ جس شیخ جامع شرائط کا مرید ہو اس کا مرید ہے ورنہ مرشد عام کا (۳) یہ اگر تقویٰ کرے تو فلاح پر بھی ہے اور بدستور اپنے شیخ یا مرشد عام کا مرید غرض سنی کہ مضائق سلوک میں نہ پڑا کسی خاص بیعت نہ کرنے سے بے پیرا نہیں ہوتا نہ شیطان کا مرید ہاں فسق کرے تو فلاح پر نہیں اور متقی ہو تو مفلح بھی ہے (۴) اگر مضائق سلوک میں بے پیر خاص قدم رکھا اور راہ کھلی ہی نہیں نہ کوئی مرض مثل عجب و انکار پیدا ہوا تو اپنی پہلی حالت پر ہے اس میں کوئی تغیر نہ آئے شیطان اس کا پیر نہ ہوگا اور متقی تھا تو فلاح پر بھی ہے (۵) یہ مرض پیدا ہوئے تو فلاح پر نہ رہا اور بحالت انکار و فساد عقیدہ مرید شیطان بھی ہو گیا (۶) اگر راہ کھلی تو جیتک پیر ایصال کے ہاتھ پر بیعت ارادت نہ رکھتا ہو غالب ہلاک ہے اس بے پیرے کا پیر شیطان ہوگا اگرچہ بظاہر کسی ناقابل پیر یا محض شیخ اتصال کا مرید یا خود شیخ بنتا ہو (۷) ہاں اگر محض جذب ربانی کفالت فرمائے تو ہر بلا دور ہے اور اس کے پیر رسول اللہ ﷺ۔ الحمد للہ یہ وہ تفصیل جمیل و تحقیق جلیل ہے کہ ان اوراق کے سوا کہیں نہ ملے گی۔ بیس برس ہوئے جب بھی یہ سوال ہوا اور ایک مختصر جواب لکھا گیا تھا جس کی تکمیل و تفصیل یہ ہے کہ اس وقت قلب فقیر پر فیض قدیر سے فائز ہوئی۔ والحمد للہ رب

العلمین و افضل الصلاة و اکمل السلام علی سید المرسلین و آلہ و صحبہ
اجمعین و اللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۵: عمرو اگر ایک روٹی کے چار ٹکڑے کرے اور اعتقاد اس سے یہ رکھتا ہے کہ ا
صحابہ کرام چہار کا مرتبہ ہر ایک کا برابر ہے زید کہتا ہے کہ اس کا ثبوت نہیں ہے آیا اگر یہ فعل
عمرو کرے تو جائز ہے یا نہیں اور یہ فعل کرنے سے رافضی لوگ وہ روٹی نہیں کھاتے اور مراد
یہ لیتے ہیں کہ ایک روٹی کے چار ٹکڑے سے اہل سنت لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مرتبہ برابر
سمجھتے ہیں اس وجہ سے رافضی لوگ وہ روٹی نہیں کھاتے تو عقیدہ عمرو اگر یہ رکھ کر ایک روٹی
کے چار ٹکڑے کرے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: معاذ اللہ رافضی ایک وہم پرست قوم ہے ولہذا امام اشافعی رحمہ اللہ نے ان کو نساء
ہذہ الامۃ فرمایا بلکہ ان کی وہم پرستی جہلہ عورتوں سے بھی کہیں زائد ہے عدد چہار کی صرف
اس لئے دشمنی کہا کہ اہل سنت چار خلفائے کرام مانتے ہیں کیسی گندی جہالت ہے آسمانی
کتابیں بھی چار ہیں قرآن عظیم توریت انجیل زبور اگلے مرسلین اولوالعزم بھی چار ہیں نوح
ابراہیم موسیٰ عیسیٰ علیہم الصلاة والسلام اللہ و محمد و حیدر و بتول و حسین
و شہید و عابد و سجاد و باقر و صادق و موسیٰ و کاظم و جواد و مہدی
وائمہ سب میں چار چار حرف ہیں تو ان سب سے نفرت کریں اور کرتے ہی ہیں اگرچہ
بظاہر نام دوستی لیتے ہیں مگر تقیہ و متعہ و شیعہ کے چار چار حرفوں کا کیا علاج ہوگا سوا چار حرف
کی اگر کہیں کہ شیعہ میں تانیث کی علامت زائد ہے حرف اصلی تین ہی ہیں اس طرح تقیہ و
متعہ لہذا ان سے محبت ہی تو یزید سے کیوں نہیں محبت کرتے اس میں بھی حرف اصلی تین ہی
ہیں اور شمران کا بڑا محبوب ہونا چاہیے کہ خالص تین ہے طرفہ یہ کہ وہ چار خلفاء میں سے تین
کے دشمن ہیں اور تین روٹیاں کھانا یا ایک روٹی کے تین ٹکڑے کرنا پسند نہیں رکھتے جہاں ان
تین چوتھا شامل ہوا اور نفرت آئی تو یہ نفرت تین سے نہ ہوئی بلکہ چوتھے سے کہ خاص
مذہب ناصبیوں کا ہے اسی کی نظیر ان اوہام پرستوں کی دس کے عدد سے عداوت ہے کہ عشرہ

امام محمد علی کا لقب ہے

مبشرہ رضی اللہ عنہ کا عدد ہے اور نو کے عدد سے محبت رکھتے ہیں حالانکہ وہ ان دس میں نو کے دشمن ہیں علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں من اجل من یکرہ التکلم بلفظ العشرة او فعل شيء یكون عشرة لكونهم یبغضون العشرة المشهود لهم بالجنة ویستثنون علیا والعجب انهم یو الون لفظ تسعة وهم یبغضون التسعة من العشرة بالجمله کسی عدد خاص سے اسوجہ سے نفرت کہ اس کا ایک محدود اپنا مبغوض ہے اس لیے محبت کہ اپنا محبوب ہے وہی بلکہ مجنون کا کام مثلاً رواقض کو تین سے محبت ہے تو خلفائے ثلاثہ تین ہیں عمرو غنی و سنی و غوث و قطب کے حروف تین ہیں تین سے عداوت ہے تو بتول زہرا کے ابنای ثلاثہ تین ہیں الہ و نبی و علی و حسن رضا کے حرف تین ہیں پانچ سے اگر محبت ہے تو فاروق و عثمان و شیخین و ختین و اصحاب میں پانچ پانچ حرف ہیں اور عداوت ہے تو پنجتن پانچ ہیں مصطفیٰ و مرتضیٰ و فاطمہ و محبت و حسنین کے حرف پانچ ہیں یا ان کے طور پر پوچھیے کیا تم پانچ کے دشمن ہو تو تعزیہ۔ تابوت۔ جریدہ مرثیہ۔ روافض سب سے عداوت کرو اور دوست ہو تو شیطان۔ نمرود۔ شداد۔ فرعون۔ ہامان۔ ابلیس سب کے دوست بنو۔ سنی کو ان اوہام پرستوں کی ریس نہ چاہیے ایک روٹی کے تین چار پانچ نو دس جتنے ٹکڑے کریں جائز ہے وہ خیال جہالت ہے ہاں اگر رافضیوں کے سامنے ان کے چڑانے کو چار کریں تو یہ نیت محمود ہے گمراہ کی مخالفت کا اظہار ایسا امر ہے جس کے باعث فعل مفضول افضل ہو جاتا ہے یہاں تو سب ٹکڑے مساوی تھے تو ان کے سامنے ان کی مخالفت کے اظہار کو چار ٹکڑے کرنا بدرجہ اولیٰ افضل ہوگا موزوں کے مسح سے پاؤں کا دھونا افضل ہے مگر رافضی خارجی کے سامنے ان کے غیظ دلانے کا مسح موزہ بہتر ہے نہر سے وضو افضل ہے مگر معتزلی کے سامنے اس کی مخالفت جتانے کو حوض سے وضو احسن ہے ۲۔ کما فی فتح القدیر و بیناہ فی فتاونا سوال میں چاروں صحابہ رضی اللہ عنہم کا مرتبہ برابر کہا یہ خلاف عقیدہ اہلسنت ہے اہلسنت کے نزدیک صدیق اکبر کا مرتبہ سب سے زائد ہے پھر فاروق اترجسہ ان سے بڑھ کر ہال کون جو دس کا نام لینا یا وہ کام کرنا جس میں دس کی لفظ آئے ناگوار رکھتے ہیں اس لئے کہ انہیں ان دس سے عداوت ہے جن کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی شہادت دی فقط علی کو الگ کرتے ہیں اور عجب یہ کہ وہ لوگ لفظ پسند کرتے ہیں حالانکہ ان دس میں نویں کے دشمن ہیں ۳۔ جیسا کہ فتح القدیر میں ہے اور ہم نے اسے اپنے فتاویٰ میں بیان کیا۔

اعظم پھر مذہب منصور میں عثمان غنی پھر مرتضیٰ علیؑ جمعین جو چاروں کو برابر جانے وہ بھی سنی نہیں ہاں یہ معنی لے کر چاروں کا ماننا فرض ہے اس بات میں برابری ہے تو حرج نہیں جیسے لا نفرق بین احد من رسلہ ہم اسکے رسولوں میں فرق نہیں کرتے کہ ایک کو مانیں ایک کو نہ مانیں بلکہ سب کو مانتے ہیں اور فرماتا ہے تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض ان رسولوں میں ہم نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی واللہ تعالیٰ اعلم مسئلہ ۸۶: اس مقام پر ایک حکایت بیان کرتا ہوں دلیل الاحسان حسب فرمائش حاجی چراغ الدین و سراج الدین تاجر کتب لاہور در مطبع مصطفائی لاہور طبع شد باب سوم در فضیلت چہار یار رضی اللہ عنہم روزے حضرت شاہ مردان علی کرم اللہ وجہہ بظرف گورستان رفت و استادہ شد دیدند کہ یک شخص از عذاب قبر فریاد میکند فَوْقِي نَارٌ وَتَحْتِي نَارٌ وَيَمِينِي نَارٌ وَيَسَارِي نَارٌ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ چوں اوراد راں احوال دیدند کہ در عذاب قبر گرفتار است بروے رحم فرمودہ وہاںجا وضو ساختہ صدر رکعت نماز نفل گزاردہ و سہ ختم قرآن شریف تمام کردہ ثواب انرا بارواح ان میت بخشیدند لیکن ہرگز عذاب رفع نشد پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ دریں احوال متفکر و حیران ماند کہ ایں بندہ را بسیار گناہ در پیش آمدہ کہ دعائے من قبول نمیشود و خلاصی اورا از عذاب نمیگرد و حضرت علی کرم اللہ وجہہ از انجا برخاستہ بہ پیش پیغمبر علیہ السلام آمدہ و در اں زمان آنحضرت ﷺ اندرون حجرہ نشہ بووند کہ احوال آں میت حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرمود کہ یا رسول اللہ ﷺ امروز بطرف گورستان رفتہ بودم و شخصے از عذاب قبر فریاد میکند من صدر رکعت نماز نفل گزاردہ و سہ ختم قرآن مجید کردہ بروح آں میت بخشیدم لیکن آں میت بعد اب گرفتار بماند و عذاب اور رفع نشد چوں رسول کریم ﷺ از زبان علی کرم اللہ وجہہ ایں چنین احوال شنیدند ہر چند کہ در حرم شریف خوش وقت نشہ بووند ز دوازا استماع ایں احوال بیقرار شدہ بطرف گورستان روان شدند و فرمودند کہ یا علی ہمراہ من بیایند و اں قبر مرا بنمائید تا احوال آں میت بہ بنم امیر المومنین رضی اللہ عنہ آنحضرت را در انجا بردند چوں رسول خدا ﷺ در آں قبرستان تشریف آوردند چہ بینند کہ آں میت را عذاب نمیشود ہر چند تفحص کردند نیافتند حضرت علی رضی اللہ عنہ را فرمودند مگر آں قبر

از شما سہودنسیاں شدہ باشند ان قبر دیگر خواہد بود حضرت علی رضی اللہ عنہ گفت یا رسول اللہ ﷺ ہمیں قبر ست من آثار کردہ رفتہ بودم ہماں نشانی ست پس آنجا حضرت رسالت پناہ با حضرت علی کرم اللہ وجہہ معانیہ میفرمودند کہ جبریل از درگاہ رب العلمین بطرف سید المرسلین نازل شدہ گفت اے پیغمبر علیہ السلام خدائے تعالیٰ ترا سلام میرساند بعدہ میفرماید کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ راست میگوید کہ قبر آں بندہ ہمیں ست لیکن الحال صدیق اکبر رضی اللہ عنہ برائی عبادت و نماز وضو ساختہ بودند بعدہ شانہ بر ریش مبارک خود کردہ بودند چنانچہ یک موئے از ریش مبارک جدا شدہ بود چوں باد آں موی را بر آں قبر انداختہ از برکت آں موئے مبارک صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) تمامی گورستان راحق تعالیٰ بخشیدہ و امرزیدہ است پس اے مومن ہر گاہ حق تعالیٰ در موئے ایشان چندیں برکت فرمودہ پس ہزار لعنت بر جان رافضی کہ در حق ایشان گلہ کند یا چیزے دیگر گوید پس ہر مومن را لازم ست کہ چون اسم مبارک صدیق اکبر بشنود از دل و جان فدا شدہ بگوید رضی اللہ عنہ۔

مولنا صاحب یہ حکایت صحیح ہے یا نہیں اہل سنت کو ضروری ہے یا نہیں یہ فضیلت بیان کرنا یہاں پر زید صاحب کو اعتراض بڑا گزرا ہے کہ میاں اس حکایت بیان کرنے سے جناب سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ کم کرنا اور سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مرتبہ زیادہ کرنا ہے وجہ یہ زید صاحب بتاتے ہیں کہ جناب سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سو رکعت نماز پڑھی اور تین ختم قرآن شریف کا ثواب بخشا اور دعا مانگی پھر ان کی دعا کیسے رد ہو اور ایک بال کی برکت سے اللہ عزوجل بخشدے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ صاف کم کرنا ہے یہ قول زید کا باطل ہے یا نہیں اہلسنت کے نزدیک مگر شاید زید صاحب کو یہ خبر نہ ہوگی کہ اللہ عزوجل ایسا زبردست ہے کہ ایک کو ایک پر فضیلت و بزرگی دیتا ہے۔

ہاں دیکھو تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ط یہ پیغمبر ہیں کہ بزرگی دی ہم نے بعض ان کے کو اور بعض کے ان میں سے بعض وہ ہیں کہ باتیں کی اللہ نے ان سے اور بعض ان کے کو درجوں بلند کیا۔ یا اللہ ہمارے مولنا صاحب کی زندگی میں برکت دے آمین۔

الجواب: یہ حکایت محض باطل و بے اصل ہے۔ زید کی مراد مرتبہ کم کرنے سے اگر یہ ہے کہ صدیق اکبر مولیٰ علی سے افضل ٹھہرے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ تو یہ بلاشبہ اہلسنت کا عقیدہ ہے اگرچہ اس حکایت کو اس سے بھی بحث نہیں وہ تو آیات و احادیث و اجماع سے ثابت ہے اور اگر یہ مقصود کہ معاذ اللہ اس میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی توہین لازم آتی ہے تو صریح باطل ہے یہ حکایت اگر صحیح بھی ہو تو دعا کا مقصود اس میت کا عذاب سے نجات پانا تھا وہ بہت زیادہ ہو کر حاصل ہوا کہ تمام گورستان بخشا گیا مولیٰ علی کید عاہی کا یہ اثر ہوا کہ صدیق اکبر کا موئے مبارک ہوا وہاں لے گئی جس سے سب کی مغفرت ہو گئی تو یہ رد دعا ہوا یا اعلیٰ درجے کا قبول۔ اور فرض کیجئے کہ حکمت الہی نے اس وقت دعائے امیر المومنین علی کو قبول کے تیسرے اعلیٰ مرتبہ میں رکھا یعنی آخرت میں اس کا ثواب ذخیرہ فرمایا (کہ قبول دعا کی تین مرتبے ہیں (۱) جو مانگا مل جانا (۲) اس کے برابر بلا کا دافع ہونا یہ اس سے بہتر ہے (۳) اس کا ثواب آخرت کیلئے جمع رہنا یہ سب سے اعلیٰ ہے اور اس موئے مبارک کو ذریعہ مغفرت کر دیا کہ وہ کریم مسلمان کی پیری سے حیا فرماتا ہے اور مسلمان بھی کونسا سردار جملہ مسلمین ابو بکر صدیق جن کی نسبت حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پیری کو اپنی امت کی مغفرت کیلئے وسیلہ کیا کہ الہی ابو بکر کا صدقہ میری امت کے بوڑھوں کو بخش دے تو اس میں معاذ اللہ امیر المومنین علی کی کیا توہین ہوئی مگر جاہلانہ مت سب سے جدا ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۸۷: رمضان شریف کے کامل ماہ کے روزے رکھنا فرض ہیں وہ تیس روز کا ہو یا انتیس دن کا ہو اب ایک بلاد میں روزے تیس ہوئے اور دیگر بلاد میں روزے انتیس ہوئے اب زید فرماتے ہیں جہاں پر انتیس روزے ہوئے وہاں یہ حکم کرتے ہیں کہ روزہ قضا کرنا فرض ہے یہ قول زید کا باطل ہے یا نہیں ہاں اگر تیس روزے فرض مقرر کئے جاتے تو ایک روزہ قضا کرنا فرض ہوتا یہاں تو یہ حکم ہے کہ وہ تیس دن کا ہو یا انتیس دن کا اب عرض یہ ہے کہ چاند ماہ رمضان شریف و چاند ماہ شوال کا کتنے لوگ کی گواہی سے قبول کیا جائے گا اور رمضان شریف کے روزے کے واسطے گواہی ایک شہر سے دوسرے شہر تک کتنی منزل کا

فاصلہ دور ہو تو گواہی سنی جائے گی مثلاً یہاں دربن ناٹال میں چاند ماہ رمضان شریف کا روزہ شنبہ کو دیکھا اور پہلا روزہ یکشنبہ کو ہوا اور یہاں پر دو شنبہ کو روزہ ہوا اب اگر کوئی گواہی بذریعہ ٹیلی گراف یا ٹیلی فون سے چاند کی گواہی ملی تو وہ سنی جائے گی۔ یا نہیں ٹیلی فون سے آواز پہنچانی جاتی ہے کہ فلاں آدمی بات کرتا ہے اور ٹیلی گراف سے تو مطلقاً آواز آتی نہیں یہ گواہی سنی جاتی ہے یا نہیں اور ایک شہر سے لیکر دوسرے شہر تک کتنے میل کا فاصلہ ہو یا کتنے روز کی منزل دور ہو یہ بھی شمار تو ہوگا اصل حکم تو یہ ہے کہ ماہ رمضان شریف کے روزے چاند دیکھ کر رکھے اور چاند دیکھ کر چھوڑے یا گواہی ملے تو گواہی کہاں تک کی سنی جائے گی۔

الجواب: ایک جگہ روزے ۳۰ دوسری جگہ ۲۹ ہونے کی مختلف صورتیں ہیں بعض میں ۲۹ والوں پر ایک روزہ قضا رکھنا ہوتا ہے بعض میں ۳۰ والوں پر بعض میں دونوں پر بعض میں کسی پر نہیں مثلاً اول ایک جگہ ۲۹ شعبان کو ابر تھا رویت نہ ہوئی انہوں نے شعبان ۳۰ کا لیکر روزے شروع کئے جب ۲۹ روزے رکھے عید کا چاند ہو گیا۔ دوسری جگہ ۲۹ شعبان کو ابر نہ تھا رویت ہوئی یا ثبوت شرعی سے ثابت ہو گئی انہوں نے ایک دن پہلے سے روزہ رکھا اور ان کا رمضان ۳۰ دن کا ہوا اس صورت میں اگر ۲۹ روزے والوں کو ایک دن پہلے رویت ہو جانے کا ثبوت بروجہ شرعی پہنچ جائے اگرچہ رمضان مبارک کے بعد اگرچہ دس برس بعد تو بیشک ان پر ایک روزہ قضا کرنا فرض ہوگا ٹیلی گراف ٹیلی فون اخبار جنتری بازاری افواہ سب محض باطن و نامعتبر ہیں ابر و غبار ہو تو رمضان مبارک میں ایک مسلمان غیر فاسق کی گواہی درکار ہے اور باقی مہینوں میں دو ثقہ عادل کی اور مطلع صاف ہو تو سب مہینوں میں ایک جماعت عظیم کی (ان استنواؤ کے ساتھ جو ہم نے اپنے فتاویٰ میں منقح کئے) یا شہادۃ علی الشہادت ہو یا شہادۃ علی الحکم ہو یا استفاضہ شرعیہ ہو ان سب کا روشن بیان ہمارے رسالہ طرقات اثبات الہلال میں ہے جسے تفصیل دیکھنی ہو اسے دیکھے کہ اس میں تمام طرق مقبولہ و مردودہ کا کامل بیان ہے۔ پھر شرعی طریقے سے ثبوت ہو تو فاصلے کا کچھ لحاظ نہیں اگرچہ ہزاروں میل ہو درمختار میں ہے یلزم اہل المشرق برویۃ اہل المغرب اذا اترجمہ چاند اگر مغرب کے کسی مقام میں دیکھا جائے اور ان کا دیکھنا مشرق والوں کو ثبوت شرعی سے ثابت ہو جائے تو اس روایت کا حکم ان پر بھی لازم ہے

ثبت عندهم رؤیة اولئک بطریق موجب دوم یکم رمضان دونوں جگہ ایک دن ہوئی ایک جگہ کے لوگ ۲۹ روزے رکھ چکے کہ ہلال عید نظر آیا عید کر لی دوسری جگہ ابر تھا نہ چاند دیکھا نہ ثبوت ہوا تو ان پر فرض تھا کہ ۳۰ روزے پورے کریں اس صورت میں ۲۹ والوں پر ہرگز کسی روزے کی قضا نہیں کہ ان کے روزے پورے ہوئے ۳۰ والوں نے ایک زیادہ رکھا یہاں بھی ان پر ایک روزے کی قضا نہیں کہ ان کے روزے پورے ہوئے ۳۰ والوں نے ایک زیادہ رکھا یہاں بھی ان پر ایک روزے کی قضا اس بنا پر لازم کرتی کہ اور جگہ ۳۰ روزے ہوئے ہیں محض جہالت اور اختراع شریعت ہے سوم مثلاً ۲۹ شعبان روزہ شنبہ کو ایک جگہ رویت ہوئی جمعہ سے روزہ رکھا جب ۲۹ رمضان آئی رویت ہو گئی شنبہ کی عید کر لی دوسری جگہ ۲۹ شعبان کو ابر تھا انہوں نے جمعہ کو ۳۰ شعبان مانی اور روزہ نہ کھا ہفتہ سے رکھا پھر وہ جمعہ کو واقع میں ۲۹ رمضان تھا اسے اور شنبہ کو کہ ان کے نزدیک ۲۹ رمضان تھی دونوں دن ان کے یہاں ابر رہا انہوں نے ۳۰ روزے پورے کر کے پیر کی عید پھر ان کو ثبوت شرعی سے ثابت ہو گیا کہ ۲۹ شعبان کو رویت ہو گئی اور جمعہ کو یکم رمضان تھی تو ان پر اس جمعہ کے روزے کی قضا فرض ہے حالانکہ یہ ۳۰ رکھ چکے ہیں اور اس شہر والوں نے ۲۹ ہی رکھے چہارم واقع میں ہلال ۲۹ شعبان کو ہوا مگر ان دونوں شہروں میں ابر کے باعث نظر نہ آیا شعبان کے ۳۰ دن لیکر شنبہ سے دونوں جگہ روزہ ہوا پھر واقع کی ۲۹ رمضان کا جب جمعہ آیا دونوں جگہ ابر تھا شنبہ کو کہ ان کے نزدیک ۲۹ رمضان تھی ایک جگہ رویت ہوئی اتوار کی عید کر لی دوسری جگہ شنبہ کو بھی ابر تھا پیر کی عید کی ایک جگہ روزے ۲۹ ہوئے ایک جگہ ۳۰ ہوئے اور واقع میں دونوں جگہ پہلے جمعہ کا روزہ کم ہوا جب ان کو تیسری جگہ کی رویت ثبوت شرعی سے معلوم ہو جائے جس سے جمعہ کو یکم رمضان تھی تو ان ۳۰، ۲۹ والے دونوں پر ایک روزہ قضا لازم ہوگا۔ یہ صورتیں ہم نے یکم رمضان میں اشتباہ کے لحاظ سے لیں یو ہیں سلخ رمضان میں غلطی کئی اعتبار سے ہو سکتی ہے مثلاً جو لوگ غیر ثبوت شرعی کو ثبوت مان کر عید کر لیں تو ان پر ایک روزے کی قضا لازم ہے اگرچہ واقعہ میں وہ دن عید ہی کا ہو مگر یہ کہ بعد کو ثبوت شرعی سے اس دن کی عید ثابت ہو جائے تو اب اس روزے کی قضا نہ ہوگی صرف بے ثبوت شرعی

عید کر لینے کا گناہ رہے گا جس سے توبہ کریں بالجملہ جب ثبوت شرعی سے یہ ثابت ہو کہ ایک دن جس کا ہم نے روزہ نہ رکھا رمضان کا تھا تو ان پر اس کی قضا فرض ہوگی چاہے ۳۰ رکھ چکے ہوں ورنہ نہیں اگرچہ ۲۹ ہی رکھے ہوں واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۸: ایک کافر مرد یا عورت ایمان لائے اور زبان سے کلمہ طیبہ پڑھے اور وہ ہر دو کلمہ کے معنی نہیں جانتے اور اردو زبان بھی نہیں جانتے فقط زبان انگریزی یا کافر سسوتو زبان جانتے ہیں اور کوئی کلمہ کے معنی سمجھانے والا بھی نہیں ہے اور اگر ہے بھی تو وہ معنی سمجھتے نہیں اس صورت میں اگر وہ زبان سے کلمہ پڑھے اور اپنی زبان سے اتنا اقرار کرے کہ میں آج سے اپنا مذہب عیسائی وغیرہ اپنی راضی خوشی سے چھوڑ کر دین محمدی ﷺ قبول کرتا ہوں تو اتنا اقرار کافی ہوگا یا نہیں اور وہ ہر دو مسلمان ٹھہریں گے یا نہیں

الجواب: بیشک مسلمان ٹھہریں گے اگرچہ کلمہ طیبہ کا ترجمہ نہ جانیں بلکہ اگرچہ کلمہ طیبہ بھی نہ پڑھا ہو کہ اتنا ہی کہنا کہ میں نے وہ مذہب چھوڑ کر دین محمدی قبول کیا ان کے اسلام کیلئے کافی ہے محیط پھر انفع الوسائل میں ہے: الْكَافِرُ إِذَا اقْرَبَ بِخِلَافٍ مَا إِعْتَقَدَ يُحْكَمُ بِإِسْلَامِهِ شرح سیر کبیر میں ہے ۲ لَوْ قَالَ أَنَا مُسْلِمٌ فَهُوَ مُسْلِمٌ وَكَذَا لَوْ قَالَ أَنَا عَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ أَوْ عَلَى الْحَنْفِيَّةِ أَوْ عَلَى دِينِ الْإِسْلَامِ انفع الوسائل میں ہے ۳ وَكَذَا لَوْ قَالَ اسلما الكل في رد المختار واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۹: نکاح پڑھتے وقت عورت کو پانچ کلمے پڑھاتے ہیں اب وہ عورت حیض کی حالت میں ہے تو وہ پانچ کلمے اپنی زبان سے پڑھے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: حالت حیض میں صرف قرآن عظیم کی تلاوت ممنوع ہے کلمے پانچوں پڑھ سکتی ہے کہ اگرچہ ان میں بعض کلمات قرآن ہیں مگر ذکر و ثنا ہیں اور کلمہ پڑھنے میں نیت ذکر ہی ہے نہ نیت تلاوت تو جواز یقینی ہے ۴ کما صرحوا بہ قاطبة واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۰: غیر مقلد یا رافضی اہل سنت کو سلام کرے تو اس کا جواب دے یا نہیں اور اگر

۱۔ ترجمہ کافر جب اپنے دین باطل کے خلاف کا اقرار کرے اس کے اسلام کا حکم دیا جائے گا ۲۔ ترجمہ کافر اگر اتنا کہہ دے کہ میں مسلمان ہو گیا یونہی اگر کہے میں محمد ﷺ کے دین پر ہوں یا ملت خنی پر ہوں یا دین اسلام پر ہوں ۳۔ اس طرح اگر یہ کہے کہ میں اسلام لایا ۴۔ ترجمہ جیسے کہ تمام علما نے تصریح فرمائی

دے تو کس طریقہ سے جواب دینے کا حکم ہے۔

الجواب: اگر خوف فتنہ نہ ہو جواب کی اصلاح حاجت نہیں! ولا یقاسون علی ذمی بل ولا حربی لان حکم المرتد اشد اور خوف ہو تو صرف وعلیک کہے درمختار میں ہے ۲ لَوْ سَلَّمَ يَهُودِي او نصرانی او مجوسی علی مسلم فلا باس بالردولکن لا یزید علی قوله وعلیک کما فی الخانیة اب ایک صورت یہ رہی کہ اس قدر پر اقتصار میں بھی خوف صحیح ہو یا معاذ اللہ کسی مسلمان کو انہیں ابتدائے اسلام کی ضرورت و مجبوری شرعی ہو تو کیا کرے اقوال پورا سلام کہے اور چاہے تو ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بھی بڑھائے اور اصلاً مضایفہ شرعیہ نہ آئے اس کی کیا صورت ہے۔ یہ کہ ہر شخص کے ساتھ اگرچہ کافر ہو کرانا کاتبین اور کچھ ملائکہ حافظین ہوتے ہیں قال تعالیٰ ۳ کَلَّا بَلْ تَكْذِبُونَ بِالْذِّیْنِ وَاَنْ عَلَیْكُمْ لِحِفْظِیْنِ کَرَامَا کَاتِبِیْنِ قَالَ ۴ وَلَهُ مَعْقِبَتٌ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ یَحْفَظُوْنَہُ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اپنے جواب یا سلام میں ان ملائکہ پر سلام کی نیت کرے والسلام واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۱: امام حنفی ہے اور مقتدی شافعی پیچھے ہیں اور آخرت رکعت فجر میں وہ دعائے قنوت پڑھنے تک امام حنفی کو ٹھہرنے کا حکم ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ ٹھہرنا چاہئے اور اگر ٹھہرنے کا حکم بھی ہو تو کتنے اندازہ تک ٹھہرنا چاہئے۔

الجواب: زید محض غلط کہتا ہے امام کو ہرگز نہ ٹھہرنا چاہیے کہ اس میں قلب موضوع ہے یعنی وضع شرعی کا الٹ دینا کہ متبوع کو تابع کر دیا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں انما جعل الامام لپیوئمہ بہ امام تو صرف اس لئے مقرر ہوا ہے کہ مقتدی اس کی پیروی کریں نہ یہ کہ الثاویہ مقتدیوں کی پیروی کرے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۲: عمرو پر غسل جنابت یا احتلام کا ہے اور زید سامنے ملا اور سلام کہا تو اسکو جواب دے یا نہیں اور اگر اپنے دل میں کوئی کلام الہی یا درود شریف پڑھے تو جائز ہے یا نہیں

۱۔ ترجمہ انکا مطیع الاسلام کافر بلکہ حربی کافر پر بھی قیاس نہیں ہو سکتا اس لئے کہ مرتد کا حکم سب سے سخت تر ہے ترجمہ اگر یہودی یا نصرانی یا مجوسی کسی مسلمان کو سلام کرے تو جواب دینے میں حرج نہیں مگر وعلیک سے زیادہ نہ کہو جیسا کہ فتاویٰ کا ضیاع میں ہے ۲۔ ترجمہ کوئی نہیں بلکہ تم جزا سزا کے مگر ہو اور پیک تم پر تمہاں ہیں عزت والے لکھنے والے ترجمہ آدمی کے لئے بدلی والے اس کے آگے پیچھے کہ حکم الہی سے اس کی حاجت کرتے ہیں ۱۲

الجواب: دل میں بایں معنی کہ نرے تصور میں بے حرکت زبان تو یوں قرآن مجید بھی پڑھ سکتا ہے اور زبان سے قرآن مجید بحالت جنابت جائز نہیں؛ اگرچہ آہستہ ہو اور درود شریف پڑھ سکتا ہے مگر کلی کے بعد چاہے اور جواب سلام دے سکتا ہے اور بہتر یہ کہ بعد تیمم ہو! کما فعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنویر میں ہے! لا یکرہ النظر الیہ (ای القرآن) بجنب و حائض و نفساء کا دعویٰ ردالمختار میں ہے! نص فی الہدایۃ علی استحباب الوضوء لذكر اللہ تعالیٰ اسی میں بحر سے ہے! وَتَرَكَ الْمُسْتَحْبَّ لَا يُوجِبُ الْكَرَاهَةَ وَاللَّهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ۔

مسئلہ ۹۳: زید اگر ایام حیض میں عورت کی ران یا شکم پر الت کو مس کر کے انزال کرے تو جائز ہے یا نہیں اور زید کو شہوت کا زور ہے اور ڈر یہ ہو کہ کہیں زنا میں نہ پھنس جاؤں۔

الجواب: پیٹ پر جائز ہے ران پر نا جائز کہ حالت حیض و نفاس میں ناف کے نیچے سے زانو تک اپنی عورت کے بدن سے تمتع نہیں کر سکتا کما فی المتون و غیر ہا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۴: تقدیر کا لکھا ہوا بدل سکتا ہے یا نہیں زید کہتا ہے کہ خدا کا لکھا ہوا نہیں بدلتا اور عمرو اپنا عقیدہ یہ رکھتا ہے کہ بیشک تقدیر کا لکھا ہوا اللہ عزوجل اپنے فضل و کرم سے یا حبیب ﷺ کی شفاعت سے یا اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کی مدد سے بدل دیتا ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ اللہ عزوجل نماز و روزہ نہ ادا کرنے سے اس کی زندگی سے برکت اٹھا لیتا ہے اور روزی تنگ کر دیتا ہے جب تقدیر کا لکھا نہیں مٹتا تو پھر یہ کیوں اکثر کتابوں میں ذکر ہے۔

الجواب: اللہ عزوجل فرماتا ہے مسحوا اللہ ما یشاء ویثبت و عندہ امر الکتب اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے جو چاہے اور ثابت فرماتا ہے اور اصل کتاب اسی کے پاس ہے۔ اصل کتاب لوح محفوظ میں جو کچھ لکھا ہے وہ نہیں بدلتا فرشتوں کے صحیفوں اور لوح محفوظ کے پٹھوں میں جو احکام ہیں وہ شفاعت و دعا و خدمت والدین و صلہ رحم سے زیادت و برکت کی ترجمہ جیسا رسول اللہ ﷺ نے کیا کہ ایک صاحب نے سلام کیا حضور نے تیمم فرما کر جواب دیا! ترجمہ جب اور حیض و نفاس والی کو قرآن مجید آنکھ سے دیکھنا دعائیں پڑھنا مکروہ نہیں! ترجمہ بدیہ میں تصریح فرمائی کہ ذکر الہی کیلئے وضو مستحب ہے! ترجمہ مستحب کے نہ کرنے سے کراہت لازم نہیں آتی ۱۲

جانب یا گناہ و ظلم و نافرمانی والدین و قطع رحم سے دوسری طرف بدل جاتے ہیں مثلاً صحف ملائکہ میں زید کی عمر ساٹھ برس تھی اس نے سرکشی کی بیس برس پہلے ہی اس کی موت کا حکم آ گیا یا نکوئی کی بیس برس اور زندگی کا حکم فرمایا گیا یہ تبدیل ہوئی لیکن علم الہی و لوح محفوظ میں وہی چالیس یا اسی سال لکھے تھے ان کے مطابق ہونا لازم اس مسئلہ کی زیادہ تحقیق و توضیح ہماری کتاب المعتمد المستند میں ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۵: عمر و اگر اپنے فرزند کو سرکار مدینہ طیبہ کے روضہ مطہر میں داخل کرتے وقت کچھ مٹھائی وغیرہ ساتھ میں دے اور وہ مٹھائی تبرکات کے طور پر نیاز ملک میں لیجاوے تو وہ کھانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: بیشک درست ہے۔ قل من حرم زينة الله التي اخرج لعباده والطيبات من الرزق وهابيه لعنهم الله تعالى کہ روضہ اقدس کو معاذ اللہ بت اور اس شیرینی کو بت کے چڑھاوے کی مثل جانتے ہیں ملعون ہیں! قاتلہم اللہ انی یوفکون وہاں سے جو چیز منتسب ہو جائے مسلمان کے نزدیک ضرور تبرک ہے اور اسے اپنے اعزہ و احباب کیلئے لیجانا ضرور جائز ہے۔ امام وہابیہ نے کہ تفویت الایمان میں کہا اس کے کوئیں کا پانی تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا آپس میں بائٹا غائبوں کے واسطے لیجانا یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر جو کسی پیغمبر یا بھوت کو ایسی قسم کی باتیں کرے شرک ہے اس کو اشراک فی العبادۃ کہتے ہیں پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے اس کی برکت سے اللہ مشکلیں کھول دیتا ہے ہر طرح شرک ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ پر اس کا افترا ہے اور وہ خود شرک حقیقی میں مبتلا ہے سنن نسائی شریف میں ہے طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اقدس ﷺ سے حضور کا بقیہ وضو مانگا حضور نے پانی منگا کر وضو فرمایا اور اس میں کلی ڈالی پھر ان کے برتن میں کر دیا اور ارشاد فرمایا جب اپنے شہر میں پہنچو فاکسرو بیعتکم و انصحو مکانہا بهذا الماء واتخذوها مسجدا اپنا گرجا توڑو اور اس کے ترجمہ فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی دی ہوئی زمین جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی اور کس نے حرام کی پاکیزہ رزق ۱۲ ترجمہ اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں

زمین پر یہ پانی چھڑکوا اور وہاں مسجد بناؤ۔ انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے عرض کی شہر دور ہے اور گرمی سخت وہاں تک جاتے جاتے پانی خشک ہو جائے گا فرمایا مدومن الباء فانہ لا یذیدہ الا طیباً اس میں اور پانی ملاتے رہنا کہ پاکیزگی ہی بڑھے گی۔ مدینہ طیبہ کے حوالی میں جانب غرب کے سنگستان میں ایک کنواں ہے جس میں حضور اقدس ﷺ نے کلی فرمائی تھی جب سے برابر اہل مدینہ اس سے تبرک کرتے ہیں اہل اسلام اس کا پانی زمزم شریف کی طرح دور دور لیجاتے ہیں یہاں تک کہ اس کا نام ہی زمزم ہو گیا ہے امام سید نور الدین علی سمودی مدنی قدس سرہ خلاصۃ الوفا شریف میں فرماتے ہیں بشر اہاب بصق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہا و ہی بالحرۃ الغربیۃ معروۃ الیوم بزمزم و قد قال المطری لم یزل اهل المدينۃ قديما و خلفا یتبرکون بها و ینقل الی الافاق من مائها کما ینقل من زمزم یسونها ایضا زمزم لبرکتھا

مسئلہ ۹۶: اگر کسی نے ولی کی درگاہ کی منت کی مثلاً عمرو کہے یا فلاں بزرگ اللہ عزوجل آپ کی دعا سے میرے یہاں فرزند عطا کرے تو اس میرے فرزند کے سر کے بال آپ کی درگاہ میں آ کر منڈواؤں گا اور بال کے ہم وزن صدقہ لکھ سونا یا چاندی دوں گا یا یہ شرط کی ہو کہ اس میرے فرزند کے ہم وزن مٹھائی یا شکر قند خیرات کروں گا اور ایک پلہ میں وہ فرزند بٹھایا جائے اور دوسرے پلہ میں شکر قند رکھی جائے اور پھر وہ لکھ مساکین کو بانٹی جائے یہ ہر دو شرطوں سے منت کرنا جائز ہے یا نہیں اور وہ مٹھائی کھانی جائز ہوگی یا نہیں اور جو بچہ وزن کیا جاتا ہے وہ کچھ تربت پر نہیں ہوتا وہ دور جگہ میں وزن کیا جاتا ہے زید کہتا ہے کہ ناجائز ہے۔

الجواب: دونوں صورتوں میں صدقہ کی منت جائز اور پوری کرنا لازم ہے قال اللہ تعالیٰ ولیوفوا نذورہم اور بال وہاں اتروانا فضول اور اس کی منت باطل ہے کما تقدم واللہ تعالیٰ اعلم

ترجمہ چاہ اہاب میں حضور اقدس ﷺ نے کلی فرمائی وہ بچان کی پتھریلی زمین میں ہے آج زمزم کے نام سے مشہور ہے اور بیشک مطری نے کہا کہ ہمیشہ مدینہ سلف سے خلف تک اس سے تبرک کرتے ہیں دور دور شہروں کو زمزم کی طرح اس کا پانی مسلمان لے جاتے ہیں اس کی برکت کے سبب اسے بھی زمزم کہتے ہیں۔

مسئلہ ۹۷: پیش امام اگر شاہ زریں بوٹے بھرے ہوئے ہوں اور بٹنا ہوا سوت کا یا کشمیری گرم کپڑا پہن کر نماز پڑھاؤے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: سوتی یا کشمیری گرم کپڑے میں کہ ریشمی نہ ہو حرج نہیں نہ زریں بوٹوں میں جبکہ کوئی بوٹا چار انگل سے زیادہ چوڑا نہ ہو نہ اتنے قریب قریب ہوں کہ دُور سے کپڑا نظر نہ آئے سب مغرق معلوم ہو کما فی الدعاء وغیرہ وقد فصلناہ فی فتا و ننا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۸: اگر پیش امام سر پر شال ڈال کر نماز پڑھاؤے تو کیسا ہے۔

الجواب: شال اگر ریشمین یا زری کی مغرق ہے یا اس کا کوئی بوٹا زری یا ریشم کا چار انگل سے زیادہ چوڑا ہے تو مرد کو مطلقاً ناجائز ہے اگرچہ غیر نماز میں اور نماز اس کے باعث خراب و مکروہ خواہ امام ہو یا مقتدی یا تنہا۔ اور اگر ایسی نہیں تو اب دو صورتیں ہیں اگر سر پر ڈال کر اس کا آئینہ شانے پر ڈال لیا جو اوڑھنے کا طریقہ ہے تو حرج نہیں اور اگر سر پر ڈال کر دونوں پلو لٹکے چھوڑ دیے تو مکروہ تحریمی و گناہ ہے اور نماز کا پھیرنا واجب درمختار میں ہے (کرہ سدل ۲) تحریماً لنہی (ثوبہ) ای ارسالہ بلالیس معتاد کشد و مندیل یرسلہ من کتفیہ ردالمختار میں ہے ۳ وذلك نحو الشال واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۹۹: عمر و اگر فاتحہ کھانے پر اور قبروں پر ہر دو جگہ پر اوّل تین بار قل بعد سورۃ فاتحہ بعد سورۃ بقرہ کا پہلا رکوع پڑھ کر ثواب حضور پر نور محمد رسول اللہ ﷺ و حضرت غوث پاک قدس سرہ العزیز کو ثواب بخشے تو جائز ہے یا نہیں اور زید فرماتے ہیں کہ کھانے پر دوسری طرح سے فاتحہ پڑھنا چاہیے آیا اگر ایک ہی طرح سے فاتحہ عمر و پڑھتا ہے تو درست ہے یا نہیں اور اس کا ثواب بزرگان دین و اہل قبور کو پہنچتا ہے یا نہیں۔

الجواب: زید کا قول غلط ہے فاتحہ ایصال ثواب ہے جس طرح ہو درست ہے کھانے پر کوئی دوسرا طریقہ ہو اور قبر پر اور یہ تعین کہیں نہیں۔ ہاں ایک بات یہاں واجب الحافظ ہے سوال میں حضور اقدس ﷺ و حضور سیدنا غوث اعظم ﷺ کیلئے ثواب بخشا لکھا ہے یہ لفظ ایسیا کہ درمختار وغیرہ میں ہے اور ہم نے اپنے فتاویٰ میں اسے تفصیل سے بیان کیا ہے ترجمہ کپڑا کا یعنی برخلاف طریق معروف لکھنا جیسے شال یا رد مال کندھوں پر چھوڑ دینا یہ مکروہ تحریمی ہے کہ حدیث میں اس سے منع فرمایا ہے ترجمہ یہ جیسے شال ۱۲

بہت بیجا ہے بخشنا بڑوں کی طرف سے چھوٹوں کو ہوتا ہے یہاں نذر کرنا کہنا چاہیے یعنی سرکاروں میں ثواب نذر کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۰: پیش امام اگر فال بآیت قرآن شریف دیکھے وہ درست ہے یا نہیں زید فرماتے ہیں کہ امام اگر فال دیکھے تو حرام ہے اور اس امام کے پیچھے نماز پڑھنی درست نہیں ہے یہ قول زید کا باطل ہے یا صحیح۔

الجواب: قرآن عظیم سے فال دیکھنے میں ائمہ مذاہب اربعہ کے چار قول ہیں بعض حنبلیہ مباح کہتے ہیں۔ اور شافعیہ مکروہ تنزیہی اور مالکیہ حرام کہتے ہیں اور ہمارے علمائے حنفیہ فرماتے ہیں ناجائز و ممنوع و مکروہ تحریمی ہے قرآن عظیم اس لئے نہ اتارا گیا ہمارا قول قول مالکیہ کے قریب ہے بلکہ عند التحقیق دونوں کا ایک حاصل ہے شرح فقہ اکبر میں ہے: قال القونوی لا يجوز اتباع النجم والرمال و من ادعى علم الحروف لانه في معنى الكاهن انتهى ومن جملة علم الحروف فال المصحف حيث يفتحونه و ينظرون في اواميل الصفحة وكذا في سابع الورقة السابعة الخ ملخصا اسی میں شرح عقیدہ امام طحاوی سے ہے: علی ولی الامر از الہ هؤلاء المنجمین واصحاب الرمل والقرع والفالات و منعهم من الجلوس فی الحوانیت والطرقات او ان یدخلوا علی الناس فی منازلهم لذلك تحفہ لفقہائے امام علاء الدین سمرقندی پھر جامع الرموز پھر شرح الدرر لعلامہ اسمعیل بن عبد الغنی نابلسی پھر حدیقہ ندیہ علامہ عبد الغنی ابن اسمعیل نابلسی رحمہم اللہ تعالیٰ میں ہے: اخذ الفال من المصحف مکروہ اخیرین میں ہے یعنی ۲ کراہۃ تحریم لانہا المحل عند

۱۔ ترجمہ امام قولوی نے فرمایا نجومی اور رمال اور علم حروف کے مدعی کی پیروی جائز نہیں کہ وہ کاهن کے مثل ہیں اس علم حروم میں سے مصحف شریف کی فال ہے کہ قرآن مجید کھول کر پہلا صفحہ اور ساتویں صفحہ کی ساتویں سطر دیکھتے ہیں ۱۳ ۲۔ ترجمہ حکم پر لازم کر نجومی اور رمال اور قرعہ اور فال والوں کو دفع کرے ان کو دکاتوں اور راستوں میں نہ بیٹھنے دے نہ اس کام کیلئے لوگوں کے گھروں میں جانے دے ۳۔ ترجمہ مصحف شریف سے فال لینا مکروہ ہے ۴۔ ترجمہ یعنی مکروہ تحریمی ہے کہ حنفیہ کے یہاں جب کراہت مطلق بولتے ہیں اس سے کراہت تحریم مراد لی جاتی ہے اور امام دبیری کی کتاب حیاۃ النبی ان میں ہے کہ امام علامہ ابن العربی (مالکی) نے کتاب الاحکام تفسیر سورہ مائدہ میں مصحف شریف سے فال کی حرمت پر جزم فرمایا اور اسے علامہ قرآنی (مالکی) نے امام علامہ ابوالولید طرطوسی (مالکی) سے نقل کیا اور مسلم رکھا اور ابن بطہ صلی نے اسے جائز بتایا اور مذہب امام شافعی کا مقتضی کراہت ہے یعنی کراہت تنزیہی کہ ان کے یہاں مطلق کراہت سے یہی مراد لیتے ہیں۔

فی الاحکام سورة البائدة بتحريم اخذ الفال من المصحف ونقله القراني
عن الامام العلامة ابی الوليد الطرطوشي واقرة و اباحه بن بطة من
الحنابلة و مقتضى مذهب الشافعي كراهته يعنى كراهة تنزيه لانها
المجمل عند الاطلاق عنده علامه قطب الدين حنفى ابن علاء الدين احمد بن محمد نهر و انى
تلميذ امام شمس الدين سخاوى مستفيض بارگاه حضرت سيدى على متقى ملى رحمهم الله تعالى كتاب
وعية الحج میں فرماتے ہیں امنسك ابن العجوى لا ياخذ الفال من المصحف فان
العلماء اختلفوا فى ذلك فكرة بعضهم و اجازة بعضهم و نص ابوبكر
الطرطوشي من متأخرى المالكية على تحريمه اور على قارى نے شرح فقہ اکبر
میں تسک مذکور سے یوں نقل کیا ۲۰ نص المالكية على تحريمه طريقه محمدية امام بروكى
حنفى میں ہے ۳۰ المراد بالفال المحمود ليس الفال الذى يفعل فى زماننا هذا
يسنونه قال القران او فال دانيال اونحوها بل هي من قبيل الاستقسام
بالالزام فلا يجوز استعمالها بالجمله مذهب یہی ہے کہ منع ہے مگر زید کا وہ حکم کہ اس کے
پیچھے نماز درست نہیں درست نہیں نماز فاسق کے پیچھے بھی نادرست نہیں ہاں مکروہ ہے اور
اگر فاسق معلن ہو تو مکروہ تحریمی کما حققناه فى فتاونا النهى الاكيد كراهت تحریم
سے بھی نماز ناقص ہوتی ہے اور اس کا پھیرنا واجب نہ کہ نادرست ہو اور یہاں تو ابتداء حکم
فسق بھی نہ چاہیے مسئلہ مختلف فیہ ہے اور اس پر حنفی کہ عوام میں حکم معروف نہیں تو یہاں یہ
چاہیے کہ اسے اطلاع دیں کہ مذہب حنفی میں ناجائز ہے اگر چھوڑ دے بہتر اور نہ چھوڑے تو
ایک آدھ بار سے فاسق نہ ہوگا بلکہ تکرار و اصرار کے بعد حکم فسق دیا جائے گا کہ مکروہ تحریمی
گناہ صغیرہ ہے ۱۵ اور کما فى رد المحتار عن رسالة المحقق البحر صغیرہ بعد اصرار
۱۶ ترجمہ مشک ابن نجی میں ہے مصنف شریف سے قال نہ لے کہ ملا کو اس میں اختلاف ہے بعض مکروہ کہتے ہیں بعض جائز اور
متاخرین مالکیہ سے ابو بکر طوسی نے تخریج کی کہ حرام ہے ۱۷ ترجمہ مالکیہ نے تصریح کی کہ حرام ہے ۱۸ ترجمہ مال جس کی تعریف
حدیث میں ہے اس سے وہ مراد نہیں جو ہمارے زمانے میں لوگ کرتے ہیں جسے قال قرآن یا قال دانیال وغیرہ کہتے ہیں یہ
تو اس کے مثل ہے جیسے شرکین عرب پالنے والے تھے ان کا صل جائز نہیں ۱۹ ترجمہ جیسا ہم نے اپنی کتاب اور اپنی کتاب
الہی الاکید میں تحقیق کیا ۲۰ جیسا کہ رد المحتار میں محقق صاحب بحر کے رسالہ سے ہے۔

فسق ہے پھر اگر بعد اطلاع یہ فال بنی باصرار و علانیہ نہ کرے بلکہ چھپا کر تو اس کے پیچھے نماز صرف مکروہ تنزیہی ہوگی یعنی نامناسب و بس درمختار میں ہے یکمرۃ تنزیہا امامتہ فاسق اور اگر علانیہ مصر ہو تو اب فاسق معلن کہا جائے گا اور اسے امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پھیرنی واجب فتاویٰ حجبہ میں ہے! لو قدمو افا سقائاً ثمن یونہی غنیۃ و تبین الحقائق وغیرہ ہمارا مفاد ہے والتوفیق ۲ ما ذکرنا بتوفیق اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۰۱: پس امام اگر تعویذ بنائے تو کیا حکم ہے

الجواب: جائز تعویذ کہ قرآن کریم اسمائے الہیہ یا دیگر اذکار و دعوات سے ہو اس میں اصلاً حرج نہیں بلکہ مستحب ہے رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی مقام میں فرمایا کہ من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلینفعہ تم میں جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچا سکے پہنچائے۔ ۳ رواہ احمد و مسلم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسمائے انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے بھی تعویذ بطور تبرک و توسل روا ہے کہ تابع و مظہر اسمائے الہیہ ہیں درمختار میں ہے ۴ فی المجتبی التبیۃ المکروہۃ ما کان بغیر العربیۃ ردالمختار میں مغرب سے ہے ۵ لا باس بالمعاذات اذا کتب فیہا القران او اسماء اللہ تعالیٰ و انما تکرہ اذا کانت بغیر لسان العرب ولا یدری ما هو ولعلہ یدخلہ سحر او کفر او غیر ذلک اماما کان من القران اوشی من الدعوات فلا باس بہ اسی میں مجتبیٰ سے ہے ۶ علی الجواز عمل الناس الیوم بہ و ردت الآثار

امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں ۷ الرقی التي من کلام الکفار والرقی المجهولۃ ترجمہ اگر فاسق کو امام کریں تو گنہگار ہوں گے ۸ ترجمہ دونوں قولوں میں موافقت وہ ہے جو ہم نے بتوفیق الہی ذکر کی کہ فاسق غیر معلن کے پیچھے مکروہ تنزیہی اور معلن کے پیچھے مکروہ تحریمی ۹ ترجمہ یہ حدیث مسند احمد و صحیح مسلم میں جاہد سے ہے ۱۰ ترجمہ مجتبیٰ میں ہے تعویذ وہ مکروہ ہے جو غیر زبان عربی میں ہو یعنی جس کے معنی مجہول ہوں ۱۱ ترجمہ تعویذوں میں حرج نہیں جبکہ ان میں قرآن مجید یا اسمائے الہیہ لکھے جائیں مکروہ جب ہیں کہ غیر عربی میں ہوں اور معنی معلوم نہ ہوں کیا معلوم کہ ان میں جادو یا کفر یا کچھ اور ہو اور وہ تعویذ جو آجوں یا دعاؤں سے ہو اس میں حرج نہیں ۱۲ ترجمہ اب تمام املا کا عمل تعویذوں کے جواز پر ہے اور اس میں حدیثیں آئی ہیں ۱۳ ترجمہ وہ منکر کہ کافروں کے کلام سے ہوں اور وہ جن کے معنی نہ معلوم ہوں بد ہیں کہ شاید ان کے معنی کفر یا قریب بکفر یا مکروہ ہوں اور آجوں اور اذکار معروفہ سے جائز ہیں بلکہ سنت ہیں۔

مذمومة لاحتمال ان معناها کفر او قریب منه او مکروه اما الرقی بایات القرآن وبالاذکار المعروفة فلانھی فیہ سل سنة اسی میں ہے ونقلوا الاجماع علی جواز الرقی بالقرآن واذکار اللہ تعالیٰ اشعہ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں ہے رقیہ بقرآن و اسمائے الہی جائزست باتفاق و ماسوائے آں از کلمات اگر معلوم باشد معانی آں و مخالف و دین و شریعت رانیز جائز ہاں جس کی برائی معلوم ہو جیسے بعض تعویذوں میں شیطان فرعون ہامان نمرود کے نام لکھتے ہیں یا معنی مجہول ہوں جیسے دفع و وبا کی دعا میں بسم اللہ ط سوسا حاسوسا ماسوسا یا بعض تعویذوں عزیمتوں میں علیقا ملیقا تلیقا انت تعلم ما فی القلوب حقیقا یہ ناجائز ہے مگر نامعلوم المعنی لفظ جب بعض اکابر اولیائے معتمدین جامعان علم ظاہر و باطن سے بروجہ صحیح مروی ہو تو ان کے اعتماد پر مان لیا جائے گا شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ مدارج النبوت میں فرماتے ہیں یا رب مگر بعضے کلمات باشند کہ از ثقات معلوم شدہ است خواندن آں و از مشائخ متواتر آمدہ است چنانکہ در حرز یمانی کہ آنرا سیفی می مانند و مانند آں میخوانند اسی میں اسمائے محبوبان خدا سے رقیہ و تعویذ کی نسبت فرمایا تمسک و توسل کہ بدوستان خدا و اسمائے ایشان می کند بسبب قرب ایشان بدرگاہ حق و درگاہ رسول وے میکنند و اگر تعظیم میکنند ایشان را ہمیں طریق بندگی خدا و تبعیت رسول میکنند نہ باستقلال و استبداد ایں را قیاس بر حلف بغیر خدا عز و جل نتوان کرو اقول (۱) اس پر دلیل روشن اور وہابیت کے سر پر سخت کوہ افکن امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا ارشاد ہے کہ امام ابو بکر بن السنی تلمیذ جلیل امام نسائی نے کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا اذا كنت بواد تخاف فيها السباع فقل اعوذ بدانيال و بالجواب من شر الاسد جب تو ایسے جنگل میں ہو جہاں شیر کا خوف ہو تو یوں کہہ میں پناہ لیتا ہوں حضرت دانیال علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے کنویں کی شیر کے شر سے امام ابن السنی نے اس حدیث پر یہ باب وضع فرمایا باب ما یقول اذا خاف السباع یعنی یہ باب ہے اس دعا کے ترجمہ علانیے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ آیات و ذکر الہی سے رقیہ جائز ہے ۱۲

بیان کا جو درندوں کے خوف کے وقت کی جائے امام عارف باللہ فقیہ محدث کمال الدین دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب حیاۃ الحيوان الکبریٰ میں یہ حدیث لکھ کر ابن ابی الدنیا و شعب الایمان بیہقی کی حدیثیں لکھیں کہ جب حضرت دانیال علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے بادشاہ کے خوف سے (جس سے نجومیوں نے انہیں حضرت دانیال کی پیدائش کی خبر دی تھی کہ اس سال ایک لڑکا ہوگا جو تیرا ملک تباہ کرے گا اور اس وجہ سے وہ خبیث اس سال کے ہر پیدا ہوئے بچے کو قتل کر رہا تھا) ان کو شیر کے پاس جنگل میں ڈال دیا شیر اور شیرنی ان کا بدن مبارک چاٹتے رہے جب جوان ہوئے مختصر نے دو بھوکے شیر ایک کنویں میں ڈال کر ان پر دانیال علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ڈلوادیا شیر ان کو دیکھ کر (پلاؤ کتے کی طرح) دم ہلانے لگے۔ یہ حدیثیں لکھ کر امام دمیری نے فرمایا فلما ابتلى دانيال عليه الصلاة والسلام بالسباع اولوا اخر اجعل الله تعالى الاستعاذه به في ذلك تمنع شر السباع التي لا تستطاع یعنی جبکہ دانیال علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوتے ہی اور بڑے ہو کر شیروں سے آزمائے گئے اللہ تعالیٰ نے ان کی دوہائی دینے ان کی پناہ مانگنے کو شیروں کے بے قابو شر کا دفع کرنے والا کیا۔ اس سے بڑھ کر محبوبان خدا کے نام کا تعویذ کرنا اور کیا ہوگا جیسے مولیٰ علی ارشاد فرما رہے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس روایت فرما رہے ہیں امام ابن السنی اس پر عمل کرنے کے لئے اپنی کتاب عمل الیوم واللیلہ میں روایت کر رہے ہیں اس کے بتانے کو کتاب میں خاص ایک باب وضع کر رہے ہیں طاغیہ گنگوہ کو اپنے فتاویٰ حصہ سوم صفحہ ۱۰۱ میں جب کچھ نہ نبی ہ حرکت مذبوحی کی کہ ”وہاں نہ دانیال ہیں نہ ان کو کچھ علم ہے ان کو مفید اعتقاد کرنا شرک ہے بلکہ اللہ نے اس کلام میں تاثیر رکھ دی ہے یہ مکروہ بوجہ ضرورت مباح کیا گیا جیسا اضطرار میں تو یہ درست ہو جاتا ہے یہ گنگوہی کی تمام سعی ہے مسلمان دیکھیں اولاً قطع نظر اس سے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کہنا کہ نہ ان کو کچھ علم ہے اور انہیں مفید اعتقاد کرنے کو شرک بتانا قدیم علت و ہایت ہے جس کے رد کو ہمارے رسائل کثیرہ کافی اسی دوہائی دینے میں کلام کیجئے گنگوہی جی اسے فقط مکروہ بولے اور ان کا امام الطائفہ اپنی تفویت الایمان میں لکھ رہا ہے کوئی مشکل کے وقت کسی کی دوہائی دیتا ہے غرض

جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان اولیا انبیاء سے کر گزرتے ہیں اور دعویٰ مسلمانی کا کئے جاتے ہیں دیکھو وہ کافر مشرک صاف صاف کہہ رہا ہے آپ نرے مکروہ پر ٹالتے ہیں ہاں در پردہ آپ بھی تو یہ کی مثال دے کر کفر کہہ گئے ہیں ثانیاً وہ کوئی ضرورت ہے جس کے لیے یہ تقویت الایمانی صریح کفر و شرک بولنا جائز ہو گیا ذرا سنبھل کر بتائیے اور اپنے طائفہ و امام الطائفہ سے بھی مشورہ لے لیجئے اللہ عزوجل کے نام پاک کی دوہائی دینے میں یہ اثر ہے یا نہیں کہ بلا سے بچالے شیر کا شر دفع کر دے اگر ہے تو دوسرے کی دوہائی کی ضرورت کب رہی کیا اسلامی کلمہ کہنے سے بھی بلا دفع ہوتی ہو اور آدمی کفر بولے تو یہ اضطراب و مجبوری کہا جائے گا۔ کیا وہ کافر ہوگا ضرور ہوگا اور اگر نہیں تو صاف لکھ دو کہ اللہ کی دوہائی دینے سے بلا نہیں نلتی دانیال کی دوہائی کام دیتی ہے اس وقت آپ کے طائفہ میں جو گت بنے وہ قابل تماشا ہوگی اور ہم تکفیر سے زیادہ کیا کہیں گے جو حریم شریفین سے آپ کے لیے آچکی ثالثا حدیث میں خاص اس وقت کا ذکر نہیں جب شیر سامنے آجائے اور حملہ کرے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ جب تو ایسے جنگل میں ہو جہاں شیر کا اندیشہ ہی کیا اگر کافر نہ سامنے ہونہ ڈرائے دھمکائے صرف اس اندیشہ سے کہ شاید کوئی کافر آکر دھمکائے کلمہ کفر بولتے رہے گا رابعا اللہ عزوجل نے اس کلام میں دفع بلا کا اثر رکھ دیا ہے یہ اثر برکت و پسند کا ہے جیسا ذکر الہی میں یا غضب و ناراضی کے ساتھ ہے جس طرح جادو میں۔ بر تقدید اول اللہ عزوجل کی پسند کو مکروہ رکھنے والا کون ہوتا ہے اور وہ جو اسے کفر و شرک بتائے کیسا ہے بر تقدیر دوم مولیٰ علی جادو سکھانے والے ہوئے اور ابن عباس اس کے بتانے والے اور ابن السنی اس کے پھیلانے والے اور تقویت الایمانی دھرم پر کافر و مشرک۔ مولیٰ علی و ابن عباس رضی اللہ عنہما کی شان تو عظیم اعلیٰ ہی کیا امام ابن السنی یا امام دمیری آپ کے دھرم میں آپ کے امام الطائفہ کے دادا طریقہ پر دادا جناب شاہ ولی اللہ صاحب کی مثل ہیں جو ناد علی اور یا علی یا علی اور یا شیخ عبد القادر الجیلانی شیخاً اللہ قبروں کا طواف ہوتا کر تقویت الایمانی دھرم پر مشرک و مشرک گرا ہوئے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم خیر ان کفر پسندوں کو جانے دیجئے محبوبوں کے ناموں کے بعض

تعویذ اور سینے (۲) مواہب شریف میں امام ابو بکر احمد بن علی سعید ثقہ حافظ الحدیث سے ہے مجھے بخار آیا امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ کو خبر ہوئی یہ تعویذ مجھے لکھ کر بھیجا بسمہ اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ و باللہ و محمد رسول اللہ یا نارکونی بردا و سلما الخ یعنی اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت سے اور محمد رسول اللہ کی برکت سے اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی جالی آخرہ (۳) فتح المک المجدید میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے سار عیسیٰ بن مریم و یحییٰ بن زکریا علی نبینا الکریم و علیہم الصلاۃ و التسلیم فی بریۃ اذ رأیہا و حشیۃ ما خضا فقال عیسے لیحییٰ علیہا الصلاۃ و السلام قل تلك الكلمات حنة ولدت مریم و مریم ولدت عیسے الارض تدعوك ايها المولود اخرج ايها المولود بقدرۃ اللہ تعالیٰ یعنی سیدنا عیسیٰ و سیدنا یحییٰ علی نبینا الکریم و علیہما الصلاۃ و السلام نے جنگل میں کوئی وحشی مادہ دیکھی جسے بچہ پیدا ہونے کا درد تھا عیسے علیہ السلام نے تجھے علیہ الصلاۃ و السلام سے فرمایا یہ کلمے کہیے حسنہ سے مریم پیدا ہوئیں مریم سے عیسے پیدا ہوئے اے مولود تجھے زمین بلاتی ہے اے مولود اللہ تعالیٰ کی قدرت سے پیدا ہو راوی حدیث امام ثقہ ثبت حافظ الحدیث حماد بن زید فرماتے ہیں آدمی ہو یا جانور جسی و رودہ ہو یہاں تک کہ بکری جس کے بچہ پیدا ہونے میں مشکل ہو اس کے پاس یہ کلمات کہو بچہ ہو جائے گا (۴) امام دمیری نے سانپ کا زہر اتارنے کی دعا تحریر کی اور اسے فوائد مجربہ نافعہ سے فرمایا اس میں ہے سلم علی نوح فی العلین و علی محمد فی المرسلین نوح قال لکم نوح من ذکر فی فلا تلدغوه سلام ہو نوح پر جہاں والوں میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ رسولوں میں۔ نوح نوح۔ تم سے حضرت نوح نے فرمادیا تھا کہ جو میری یاد کرے اسے نہ کاٹنا (۵) امام ابو عمر ابن عبدالبر نے کتاب التمہید میں افضل التابعین سیدنا سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا بلغنی ان من قال حین یسمی سلم علی نوح فی العلین لم تلدغه عقرب مجھے روایت پہنچی ہے کہ جو شام کے وقت کہے سلام ہو نوح پر سارے جہاں میں اسے بچھونہ کا ٹیگا (۶) یہی عمل امام عمرو بن دنیار تابعی ثقہ تلمیذ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور اس میں یوں

ہے قال فی لیل اونہا وسلم علی نوح فی العلین دن میں کہے خواہ رات میں
(۷) یہی امام اجل ابوالقاسم قشیری قدس سرہ نے اپنی تفسیر میں نقل فرمایا اور اس میں ہے
حین یسی و حین یصبح سلم علی نوح فی العلین صبح شام دونوں وقت کہے
الکل فی حیاء الحیوان (۸) نیز امام دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بعض اہل خیر سے
روایت کیا ان اساء الفقہاء السبعة الذین کانوا بالمدينة الشریفة اذا کتبت
فی رفعة و جعلت فی القمح فانه لا یسوس ما دامت الرقعة فیہ یعنی مدینہ طیبہ
کے ساتوں فقہائے کرام کے اسمائے طیبہ اگر ایک پرچہ میں لکھ کر گہیوں میں رکھ دیا جائے تو
جب تک وہ پرچہ رہے گا گہیوں کو گھن نہ لگے گا ان کے اسمائے طیبہ یہ ہیں عبید اللہ عروہ قاسم
سعید ابو بکر سلیمان خارجہ رضی اللہ عنہ (۹) اسی میں بعض اہل تحقیق سے روایت کیا ان اساء ہم
اذا کتبت وعلقت علی الراس او ذکرک علیہ ازالک الصداع ان فقہائے
کرام کے نام اگر لکھ کر سر پر رکھے جائیں یا پڑھ کر سر پر دم کیے جائیں تو درد سر کھودیتے ہیں
(۱۰) نیز زیرو جاج بعض علمائے کرام سے نقل فرمایا جس نے کھانا زیادہ کھالیا اور بد ہضمی کا
خوف ہو وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتا ہوا تین بار یہ کہے اَللّٰیْلَةُ لَیْلَةُ عَیْدِیْ یَا کَرِشِیْ وَ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْ سَیِّدِیْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِیْ اے میرے معدے آج کی رات
میری عید کی رات ہے اور اللہ راضی ہو ہمارے سردار حضرت ابو عبد اللہ قریشی سے یہ سیدی
ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم قریشی ہاشمی اکابر اولیائے مصر سے ہیں حضور سیدنا غوث اعظم
رضی اللہ عنہ کی زمانے میں سولہ سترہ برس کے تھے ۶ ذی الحجہ ۵۹۹ کو بیت المقدس میں انتقال
فرمایا۔ اور اگر دن کا وقت ہو تو الیلۃ لیلۃ عیدے کی جگہ الیوم یوم عیدی کہے (۱۱) حضرت مولانا
جامی قدس سرہ السامی فحات الانس شریف میں حضرت سیدی علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ کی نسبت
فرماتے ہیں من جملة کراماتہ من ذکرہ عند توجہ الاسد الیہ انصرف غنہ
ومن ذکرہ فی ارض مبقاة اندفع البق باذن اللہ تعالیٰ ان کی کرامتوں سے
ہے کہ جس پر شیر جھپٹا ہو یہ حضرت علی بن ہیتی کا نام مبارک لے شیر واپس جائے گا اور جہاں
مچھر بکثرت ہوں حضرت علی بن ہیتی کا نام پاک لیا جائے مچھر دفع ہو جائیں گے ہاؤن اللہ

تعالیٰ یہ حضرت علی بن ہتی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے خادموں سے ہیں حضور کے بعد قطب ہوئے ۵۶۴ میں وصال ہوا (۱۲) اب شاہ ولی اللہ صاحب کے بعض اقوال ان کے رسالہ قول الجمیل سے لکھیں اور ان کی عربی عبارت پھر ترجمے سے اولیٰ یہ کہ شفاء العلل میں مولوی خرم علی مصنف نصیحۃ المسلمین کا ترجمہ ہی ذکر کریں کہ وہ بھی معتمدین وہابیہ سے ہیں تو ہر عبادت دوہری شہادت ہوگی۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے فرمایا سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان ہیں ڈوبنے اور جلنے اور غارت گری اور چوری سے (۱۳) اسی میں ہے یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ اصحاب کہف کے نام گھر کی دیواروں میں لکھے (۱۴) اسی میں تعویذ تپ میں ہے یا ام ملدم ان کنت مؤمنة فبحق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانکنت یهودیۃ فبحق موسیٰ الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق المسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ان لا اکلک لفلان بن فلانة محمالخ یعنی اسے بخار اگر تو مسلمان ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ اور یہودی ہے تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور نصرانی ہے تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ اس مریض کا نہ گوشت کھانہ خون پی نہ ہڈی توڑ اور اسے چھوڑ کر اس کے پاس جا جو اللہ کے ساتھ دوسرا خدا مانے (۱۵۰) اسی میں ہے جو عورت لڑکانہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گزرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو لکھے پھر یہ لکھے بحق مریم و عیسیٰ انا صالحا طویل العمر بحق محمد و آلہ یعنی صدقہ مریم و عیسیٰ کا نیک بیٹا بڑی عمر کا صدقہ محمد اور ان کی آل کا صلی اللہ علیہ وسلم واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۰۲: اگر حضرات سے احوال دریافت کرے وہ درست ہے یا نہیں۔ منقول از فتاویٰ افریقہ۔

الجواب: اقوال یونہی حضرات اگر عمل علوی سے غرض جائز کیلئے ہو اور اس میں شیطین سے استعانت نہ ہو جائز ہے حضرت سید حسینی شیخ محمد عطاری شطاری قدس سرہ نے کتاب الجواہر میں اسکے بہت طریقے لکھے اور حضرت علامہ شیخ احمد شناوی مدنی قدس سرہ نے ضامراً سرائر الالہیہ میں شرح کیے یہ کتاب جواہر وہ ہے جس کی اجازت شاہ ولی اللہ صاحب نے

اپنے اشیاء سے لی جس کا ذکر ہمارے رسالہ انوار الایمان میں ہے اور سب سے اجل و اعظم یہ کہ امام اوحید سیدی ابوالحسن نور الملتہ والدین علی النعمی قدس سرہ نے کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار و معدن الانوار میں ائمہ اجلہ عارفین باللہ حضرت سید تاج الملتہ والدین ابوبکر عبد الرزاق و حضرت سید سیف الملتہ والدین ابوعبداللہ عبد الوہاب و حضرت عمر کیانی و حضرت عمر بزار و حضرت ابوالخیر بشر بن محفوظ قدس سرہ ہم سے باسانید صحیحہ روایت کیا کہ ان سب حضرات سے حضرت ابوسعید عبداللہ بن احمد بن علی بن محمد بغدادی ازجی نے حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارک میں وصال اقدس سے سات برس پہلے ۵۵۴ ہجری میں بیان کیا کہ ۵۳۷ میں ان کی صاحبزادی فاطمہ ناگتخد سوا سال کی عمر اپنے مکان کی چھت پر گئیں وہاں سے کوئی جن اڑا لے گیا یہ بارگاہ انور سرکار غوثیت میں حاضر ہو کر ناشی ہوئے ارشاد فرمایا آج اذهب الی خراب الکرخ واجلس علی التل الخامس وحظ علیک راحة فی الارض و قل وانت تخطها بسم اللہ علی نية عبد القادر آج رات ویرانہ کرخ میں جاؤ اور وہاں پانچویں ٹیلے پر بیٹھو اور اپنے گرد زمین پر ایک دائرہ کھینچو اور دائرہ کھینچنے میں یہ پڑھو بسم اللہ علی نية عبد القادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب رات کی پہلی اندھیری جھکے گی مختلف صورتوں کے جن گروہ گروہ تمہارے پاس آئیں گے خبردار انہیں دیکھ کر خوف نہ کرنا پچھلے پہر ان کا بادشاہ لشکر کے ساتھ آئے گا اور تم سے کام پوچھے گا اس سے کہنا (حضور سید) عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور لڑکی کا واقعہ بیان کرنا حضرت ابوسعید عبداللہ فرماتے ہیں میں گیا اور حسب ارشاد عمل کیا مہیب صورتوں کے جن آئے مگر کوئی میرے دائرے کے پاس نہ آ سکا وہ گروہ گروہ گزرتے جاتے تھے یہاں تک کہ ان کا بادشاہ گھوڑے پر سوار آیا اور اس کے آگے جن کی فوجیں تھیں بادشاہ دائرے کے سامنے آ کر ٹھہرا اور کہا اے آدمی تیرا کیا کام ہے میں نے کہا حضور سید عبد القادر نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے میرا یہ کہنا تھا کہ فوراً بادشاہ نے گھوڑے سے اتر کر زمین چومی اور دائرے کے باہر بیٹھ گیا اس کے ساتھ فوج بھی بیٹھی بادشاہ نے مجھ سے مقصد پوچھا میں نے لڑکی کا واقعہ بیان کیا بادشاہ نے ہمراہیوں سے

کہا کس نے یہ حرکت کی کسی کو معلوم نہ تھا کہ اتنے میں ایک شیطان لایا گیا اور لڑکی اس کے ساتھ تھی کہا گیا کہ یہ چین کے عفریتوں سے ہے بادشاہ نے اس سے کہا کیا باعث ہوا کہ تو اس لڑکی کو حضرت قطب کے زیر سایہ سے لے گیا کہا یہ میرے دل کو بھاگئی۔ بادشاہ نے حکم دیا اس عفریت کی گردن ماری گئی اور لڑکی میرے حوالے کی میں نے کہا میں نے آج کا سا معاملہ نہ دیکھا جو تم نے حکم حضور کے ماننے میں کیا کہا ہاں وہ اپنے دولت کدے سے ہم میں عفریتوں پر جو زمین کے منہ پر ہوتے ہیں نظر فرماتے ہیں تو وہ ہیبت سے اپنے مسکنوں کی طرف بھاگ جاتے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی کو قطب کرتا ہے جن وانس سب پر اسے قابو دیتا ہے انتہے ہاں اگر سفلی عمل ہو یا شیطین سے استعانت تو ضرور حرام ہے بلکہ قول یا فعل کفر پر مشتمل ہو تو کفر شرح فقہ اکبر میں ہے لا يجوز الاستعانة بالجن فقد ذم الله الكافرين على ذلك فقال وانه كان رجال من الانس يعوذون برجال من الجن فزادهم رهقا و قال تعالى ويوم نحشرهم جميعا يعشر الجن قد استكثرتم من الانس وقال اوليهم من الانس ربنا استمتع بعضنا ببعض الاية فاستمتع الانسى بالجنى فى قضاء حوائجه و امثال او امره و اخباره بشيء من البغيات و نحو ذلك واستمتع الجنى بالانسى تعظيم اياه واستعانت به واستغاثة به وخضوعه له يعنى جن سے مدد مانگنی جائز نہیں اللہ تعالیٰ نے اسپر کافروں کی مذمت فرمائی کہ کچھ آدمی کچھ جنوں کی دوہائی دیتے تھے تو انہیں اور غرور چڑھا اور فرمایا جس دن اللہ ان سب کو اکٹھا کر کے فرمائے گا اے گروہ شیطین تم نے بہت آدمی اپنے کر لیے اور ان کے مطیع آدمی کہیں گے اے ہمارے رب ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا۔ آدمی نے شیطانوں سے یہ فائدہ لیا کہ انہوں نے ان کی حاجتیں روا کیں ان کا کہنا مانا ان کو کچھ غیب کی خبریں دیں علی ہذا القیاس اور شیطانوں نے آدمیوں سے یہ فائدہ لیا کہ انہوں نے ان کی تعظیم کی ان سے مدد مانگی ان سے فریاد کی ان کے لیے جھکے انتہی اور قوم جن کی خالی خوشامد بھی نہ چاہیے اللہ عزوجل نے انسان کو ان پر فضیلت بخشی ہے ولہذا فتاویٰ سراجیہ پھر فتاویٰ ہندیہ اور مدیۃ المفتی پھر شرح الدرر للنابلسی

پھر حدیقہ ندیہ میں ہے اذا احرق الطیب او غیرہ الجن افقی بعضهم بان هذا فعل العوام الجہال یعنی قوم جن کیلئے خوشبو وغیرہ جلانے پر بعض فقہانے فتویٰ دیا کہ یہ جاہل عوام کا کام ہے۔ ہاں تعظیم آیت و اسماء و ضیافت ملائکہ کے لئے نجور سلگائے تو حسن ہی اس فعل سے غرض صحیح کی اعلیٰ مثال وہ ہے کہ ابھی ہجرت الاسرار شریف سے گزری اور غرض نامحسوس یہ کہ مثلاً صرف ان سے ربط بڑھانے کے لیے ہو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ فتوحات میں فرماتے ہیں جن کی صحبت سے آدمی متکبر ہو جاتا ہے اور متکبر کا ٹھکانہ جہنم والعیاذ باللہ تعالیٰ سوال میں جو غرض ذکر کی کہ دریافت احوال کیلئے اس میں جائز و ناجائز دونوں احتمال ہیں اگر ایسا حال دریافت کرنا ہے جو ان سے تعلق رکھتا ہے یا حال کا واقعہ ہے جسے وہ جا کر معلوم کر سکتے ہیں غرض ایسی بات کہ ان کے حق میں غیب نہیں تو جائز جیسا واقعہ مذکورہ حضرت ابوسعید میں تھا اور اگر غیب کی بات ان سے دریافت کرنی ہو جیسے بہت لوگ حاضرات کر کے موکلاں جن سے پوچھتے ہیں فلاں مقدمہ میں کیا ہوگا فلاں کام کا انجام کیا ہوگا یہ حرام ہے اور کہانت کا شعبہ بلکہ اس سے بدتر۔ زمانہ کہانت میں جن آسمانوں تک جاتے اور ملائکہ کی باتیں سنا کرتے ان کو جو احکام پہنچے ہوتے اور وہ آپس میں تذکرہ کرتے یہ چوری سے سن آتے اور سچ میں دل سے جھوٹ ملا کر کاہنوں سے کہہ دیتے جتنی بات سچی تھی واقع ہوتی زمانہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا دروازہ بند ہو گیا آسمانوں پر پہرے بیٹھ گئے اب جن کی طاقت نہیں کہ سننے جائیں جو جاتا ہے ملائکہ اس پر شہاب مارتے ہیں جس کا بیان سورہ جن شریف میں ہے تو اب جن غیب سے نرے جاہل ہیں ان سے آئندہ کی بات پوچھنی عقلاً حماقت اور شرعاً حرام اور ان کی غیب دانی کا اعتقاد ہو تو کفر مسند احمد و سنن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے من اتی کاہنا فصدقه بما یقول اوتی امرأۃ حائضاً اوتی امرأۃ فی دبرھا فقد برعی مما انزل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کسی کا ہن کے پاس جائے اور اس کی بات سچی سمجھے یا حالت حیض میں عورت سے قرب کر لے یا دوسری طرف دخول کرے وہ بیزار ہو اس چیز سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی مسند احمد و صحیح مسلم میں ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے ہے

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من اتی عرافا ساله عن شيء لم تقبل له صلاة اربعين ليلة جو کسی غیب گو کے پاس جا کر اس سے غیب کی کوئی بات پوچھے چالیس دن اس کی نماز قبول نہ ہو مسند احمد صحیح مستدرک میں بسند صحیح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور مسند بزار میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من اتی عرافا او کاهنا فصدقه بما يقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کسی غیب گویا کا ہن کے پاس جائے اور اس کی بات کو سچ اعتقاد کرے وہ کافر ہو اس چیز سے جو اتاری گئی محمد ﷺ پر معجم کبیر طبرانی میں واثمہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من اتی کاهنا ساله عن شيء حجت عنه التوبة اربعين ليلة فلان صدقه بما قال کفر جو کسی کا ہن کے پاس جا کر اس سے کچھ پوچھے اسے چالیس دن توبہ نصیب نہ ہو اور اگر اس کی بات پر یقین رکھے تو کافر ہو جن سے سوال غیب بھی اسی میں داخل ہے حدیقہ ندیہ میں زیر حدیث عمران بن حصین دربارہ کہانت ہے المراد هنا الاستخبار من الجن عن امر من الامور کعمل المندل فی زماننا یہاں کہانت سے مراد جن سے کسی غیب کا پوچھنا ہے جیسے ہمارے زمانے میں مندل کا عمل اقول پہلی دو حدیثیں صورت حرمت سے متعلق ہیں ولہذا حدیث اول میں اسے جماع حائض دو طی فی الدبر کے ساتھ شمار فرمایا تو وہاں تصدیق سے مراد ایک ظنی طور پر ماننا ہے اور تیسری اور چوتھی حدیث صورت کفر سے متعلق ہیں تو یہاں تصدیق سے مراد یقین لانا اور پانچویں حدیث میں دونوں صورتیں جمع فرمائیں صورت حرمت کا وہ حکم کہ چالیس دن توبہ نصیب نہ ہو اور دوسری صورت پر حکم کفر۔ اس حدیث نے یہ بھی افادہ فرمایا کہ مجرد استفسار اعتقاد علم غیب کو مستلزم نہیں کہ سوال پر وہ حکم فرمایا اور تکفیر کو مشروط بہ تصدیق اس کی تحقیق یہ ہے کہ سوال بر بنائے ظن بھی ہو سکتا ہے اور کسی کی نسبت ظنی طور پر غیب جاننے کا اعتقاد کفر نہیں ہاں غیب کا علم یقین بے وساطت رسول کسی کو ملنے کا اعتقاد کفر ہے قال تعالیٰ علم الغیب فلا یظهر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ من رسول اللہ عالم الغیب ہے، تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو جامع

الفصولین میں ہے المنفی هو المجزوم به لا المظنون اور جن سے علم غیب یقینی کی نفی ہے نہ کہ ظنی کی تو اس فرع تا تاریخانیہ میں کہ یکفر بقوله انا اعلم السرورات اوانا خبر باخبار الجن ایای یعنی جو کہے میں گئی ہوئی چیزوں کو جان لیتا ہوں یا جن کے بتانے سے بتا دیتا ہوں وہ کافر ہے۔ یہی صورت دعائے علم قطعی مراد ہے ورنہ کفر نہیں ہو سکتا۔ یہ ہی اس مسئلہ میں کلام مجمل اور تفصیل کیلئے اور محل واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔ فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرلہ ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور۔

مسئلہ ۱۰۳، ۱۰۴: صاحب زکوٰۃ پر قربانی کرنا واجب ہے اگر ایک ہی مکان میں عمر و اور دیگر برادران دو چار ساتھ میں رہتے ہیں اور کمائی بھی سب کی ساتھ میں جمع کرتے ہیں اور زکوٰۃ بھی سب مل کر ایک ہی جگہ نکالتے ہیں اب اگر وہ سب برادران مل کر ایک ہی بکرا قربانی کریں تو جائز ہے یا نہیں اور وہ اتنی طاقت بھی نہیں رکھتے اور ہر ایک بندہ پر جدا جدا قربانی کرنے کا کب حکم ہوگا اس کا اندازہ کتنی طاقت کے بعد ہوگا جیسا کہ زکوٰۃ کا اندازہ یہ ہے کہ ساڑھے باون تولہ چاندی جس عاقل و بالغ کے پاس ہو سوائے قرض کے تو اس کو سو روپے پیچھے ڈھائی زکوٰۃ دینا فرض ہے اسی طرح ہر ایک برادر پر جدا جدا قربانی کرنا کب واجب ہے

الجواب: قربانی واجب ہونے کو صرف اتنا درکار کہ اس وقت اپنی حاجات اصلیہ سے فاضل چھپن روپے کے مال کا مالک ہو خواہ وہ مال کسی قسم کا ہو اور اس پر سال گزرا ہو یا نہ گزرا ہو اور زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے شرط ہے کہ یہ مال خاص سونا چاندی ہو یا تجارت کا یا چوپائے کہ اکثر سال جنگل میں چھوٹے چریں اور سال گزرنالازم ہے جس شریک کا مال مشترک میں جو حصہ ہے اور اس کے سوا جو اس کی خاص ملک ہے وہ ملا کر اگر اس وقت چھپن روپے کی مالیت ہو اور اس کی حوائج اصلیہ سے فاضل ہو تو اس پر قربانی واجب ہے اور جس شریک کا حصہ مع اپنے خاص مال کے چھپن روپے سے کم ہو یا اس پر قرض وغیرہ ہے جس کے سبب حاجت اصلیہ سے فارغ نہیں تو اس پر قربانی واجب نہیں پھر اگر دو یا زائد شریک ایسے ہیں جن پر وجوب کا حکم ہے تو ان کا ایک بکری کر دینا کافی نہ ہوگا ایک کی بھی قربانی ادا نہ

ہو کہ بکری بھیڑ میں حصے نہیں ہو سکتے ہاں اونٹ یا گائے کریں اور شریک سات سے زیادہ نہ ہوں تو سب کی ادا ہو جائے گی اور آٹھ ہوں تو کسی کی بھی ادا نہ ہوگی غرض اس صورت میں ہر شریک پر واجب ہے کہ اپنی اپنی قربانی جدا کرے زکوٰۃ اگر یکجائی نکالتے ہیں حرج نہیں کہ مجموع کا چالیسواں حصہ ہر ایک کے جدا جدا چالیسویں حصوں کا مجموعہ ہے یا اس سے زائد جبکہ جدا حصے میں غفونکلتا ہو اور جمع سے نہ رہے جس کا بیان ہمارے رسالہ تجلی المشکوٰۃ لا نارۃ اسئلہ الزکوٰۃ سے ظاہر ہی واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۵: قربانی کرنا شرط ایک دنبہ یا بکرا ہے اور وہ قربانی قیامت میں پل پر سواری ہو گی اب اگر زید قربانی کا بکرا ذبح نہ کرے اور اس بکرے کی قیمت دوسرے شہر میں مسجد یا مدرسہ میں بھیج دے تو درست ہے یا نہیں زید کہتا ہے کہ درست ہے جب مکہ معظمہ میں حج کے ایام میں قربانیاں کروڑوں ہوتی ہے اور پھر ایک کھڈ میں ذبح کر کے کیوں پھینک دیتے ہیں ان کی قیمت حرمین شریفین میں کیوں نہیں دیتے کیا وہاں قربانی کی قیمت دینا جائز نہیں ہے اور دیگر بلاد میں جائز ہے۔

الجواب: جس پر قربانی واجب ہے وہ اگر ایام قربانی میں بجائے قربانی دس لاکھ اشرفیاں تصدق کرے قربانی ادا نہ ہوگی واجب نہ اترے گا گنہگار مستحق عذاب رہے گا درمختار میں ہے رکنها ذبح فتجب الرأۃ الدم روا المختار میں نہایہ سے ہے لان الاضحیۃ انما تقوم بهذا الفعل فکان رکنا آجکل نیچریوں نے اپنے چندے بڑھانے کو یہ مسئلہ گھڑا ہے کہ قربانی نہ کرو ہمارے چندے میں دے دو یہ شریعت مطہرہ پر انکا افترا ہے ہمارے فتاویٰ میں اس کا مفصل رد ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۶: خون تھوڑا یا زیادہ کھانا حرام ہے اب قربانی کا خون چکھنا حرام ہے یا نہیں زید کہتا ہے کہ قربانی کا خون ذبح کے وقت اپنی انگلی بھر کے چکھنا درست ہے یہ قول زید کا باطل ہے یا نہیں۔

الجواب: زید کا قول باطل ہے خون مطلقاً حرام ہے قربانی کا ہو یا کسی کا۔ بہت ہو یا اترجمہ قربانی کی حقیقت کا جز ذبح کرنا ہے تو خون بہانا ہی ضرور ہے اترجمہ اسئلہ کہ قربانی اسی فعل ذبح سے تحقق ہوتی ہے تو ذبح اس کی حقیقت کا جز ہوا۔

تھوڑا۔ رگوں کا خون تو نص قطعی قرآن کریم حرام قطعی ہے قال تعالیٰ او دعا مسفوحا ذبح کے بعد جو خون گوشت سے نکلتا ہے وہ بھی ناجائز ہے یونہی جگر یا تلی کا خون اسکا فی البحر المحيط جامع الرموز وغیرہما اور دل کا خون تو خود نجس ہے اور ہر نجس حرام۔ حلیہ وقیہ و تجنیس و عتابیہ و خزائنہ الفتاویٰ وغیرہا میں ہے: دم قلب الشاة نجس واللہ تعالیٰ اعلم۔ مسئلہ ۱۰۷، ۱۰۸: ایک مسجد کی ملکیت دیگر مسجد میں خرچ کرنا درست ہے یا نہیں مسجد کا پیسہ مدرسہ میں خرچ کرے تو درست ہوگا یا نہیں۔

الجواب: دونوں صورتیں حرام ہیں مسجد جب تک آباد ہے اس کا مال نہ کسی مدرسہ میں صرف ہو سکتا ہے نہ دوسری مسجد میں یہاں تک کہ اگر ایک مسجد میں سوچٹائیاں یا لوٹے حاجت سے زیادہ ہوں اور دوسری مسجد میں ایک بھی نہ ہو تو جائز نہیں کہ یہاں کی ایک چٹائی یا لوٹا دوسری مسجد میں دیدیں درمختار میں ہے: تحذالواقف والجهة وقل مرسوم بعض الوقوف علیہ جاز للحاكم ان یصرف من فاضل الوقف الاخر علیہ لانہما حینئذ کشیء واحد وان اختلف احدهما بان بنی رجلان مسجدین اور جل مسجد او مدرسة ووقف علیہما اوقافا لا یجوز له ذلك ردالمحتار میں ہے المسجد لا یجوز نقل مالہ الی مسجد اخر واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۹: مسجد کی کوئی چیز ایسی ہو کہ وہ خراب ہو جاتی ہے اور اس کو بیچ کر اس کی قیمت مسجد میں دیں اور وہ جو چیز اگر دوسرا آدمی قیمت دے کر مسجد کی چیز اپنے مکان پر رکھے تو اس کو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے مگر اسے بے ادبی کی جگہ نہ لگائے درمختار میں ہے حشیش المسجد و کناستہ لا یلقی فی موضع یحل بالتعظیم واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۔ ترجمہ جیسا کہ بحر محیط و جامع الرموز وغیرہ ہا میں ہے: ترجمہ بکری کی دل کا خون ناپاک ہے ترجمہ دو وقفوں کا واقف بھی ایک ہو اور ایک ہی چیز پر وقف ہوں ان میں ایک کی آمدنی کم ہو جائے تو حاکم کو جائز ہے کہ دوسرے وقف کی بچت سے اس پر خرچ کرے اس لئے کہ اس حالت میں وہ دونوں کو یا ایک ہی چیز ہیں اور اگر واقف دو ہوں یا جدا جدا چیزوں پر وقف ہوں جیسے دو مخصوں نے دو مسجدیں بنائیں ایک مخص نے ایک مسجد اور ایک مدرسہ بنایا اور ان پر جائیدادیں وقف کیں تو اب حاکم کو بھی جائز نہیں کہ ایک کا مال دوسرے میں صرف کرے ترجمہ جائز نہیں کہ ایک مسجد کا مال دوسری مسجد کو لیا جائے۔

۲۔ ترجمہ مسجد کا گھاس کوڑا ہماڑ کر ایسی جگہ نہ ڈالیں جس سے اس کی تعظیم میں فرق آئے ۱۲

مسئلہ ۱۱۰: عمر نے اپنے فرزند کا عقیقہ کیا ہے اور بکرے کی ہڈیاں توڑ ڈالے یعنی ساڈھے کے سوائے سب کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر ڈالے تو وہ جائز ہے یا نہیں اور بعض علما منع کرتے ہیں کہ سوائے ساڈھے کے عقیقہ کے بکرے کی ہڈی نہیں توڑنا اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب: عقیقہ کی ہڈیاں توڑنا جائز ہے ممانعت کہیں نہیں ہاں بہتر نہ توڑنا ہے کہ اس میں بچے کے اعضاء سلامت رہنے کی فال ہے ولہذا کہا گیا کہ یہ گوشت میٹھا پکانا بہتر کہ بچے کی شیریں اخلاقی کی فال ہو سراج و ہاج میں ہے المستحب ان يفصل لحبها ولا يكسر عظمها تفاؤلا بسلامة اعضاء الولد شرعة الاسلام وفصول علانی میں ہے لا يكسر للعقیقة عظم شرح حصن حسین للعلامة علی القاری میں ہے ینبغي ان لا يكسر عظامه تفاؤلا فتاویٰ فتاویٰ حامد یہ پھر عقود دور یہ میں شرح جناب علامہ ابن حجر سے مع تقریر ہے حکمها كاحكام الاضحية الا انه ليس طبخها وبحلو تفاؤلا بحلاوة اخلاق المولود ولا يكسر عظمها وان كسر ليكره اشعة الممعات میں ہی و در کتب شافعیہ مذکور است کہ اگر پختہ تصدیق کنند بہتر است و اگر شیرین پزند بہتر بہت تفاؤل نکلاوت اخلاق مولود اسی میں اس سے اوپر ہے نزد شافعی استخوانہائے عقیقہ می شکند و نزد مالک نے اھ اقول قصیدہ ایں نقل آست کہ نزد مالک ممنوع باشد کہ اولویت ترک خود منصوص شافعیہ است واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱۱: ایک شہر میں سب لوگ نے اتفاق کے ساتھ ایک مکان نماز پڑھنے کے لئے بنایا اور اس کا نام عبادت گاہ رکھا گیا اور مسجد نام نہیں رکھا اس کی وجہ یہ کہ کبھی آدمی نماز نہ پڑھے تو وہ عبادت گاہ بددعا نہ کرے اب اس مکان میں بیٹھ کر لوگ دنیا کی باتیں کریں تو جائز ہے یا نہیں اور اس مکان میں جمعہ وعیدین کی نماز بھی ہوتی ہے اور لکڑی کا منبر بھی رکھا گیا ہی اور پیش امام بھی ہے تو وہ عبادت گاہ میں فقط محراب نہیں ہے تو اس مکان کا مرتبہ مسجد کا ہوگا یا نہیں اور اس میں دنیا کی باتیں کرنی درست ہے یا نہیں۔

۱۔ ترجمہ مستحب ہے کہ عقیقہ کی بوٹیاں بنائیں اور ہڈی نہ توڑیں بچے کے اعضاء سلامت رہنے کی فال کیلئے ۲۔ ترجمہ عقیقہ کی ہڈی نہ توڑیں نہ ترجمہ مناسب ہے کہ اس کی ہڈیاں نہ توڑیں کہ اچھی فال ہو ۳۔ ترجمہ عقیقہ کا حکم قربانی کی طرح ہے مگر اس کا پکانا سنت ہے اور میٹھا پکانیں کہ اس میں بچے کی مادیں میٹھی ہونے کی فال ہے اور اس کی ہڈیاں نہ توڑیں اور توڑیں تو مکروہ نہیں۔

الجواب: جب وہ مکان عام مسلمین کے ہمیشہ نماز پڑھنے کے لئے بنایا اسے کسی محدود مدت سے مقید نہ کیا کہ مہینے دو مہینے یا سال دو سال اس میں نماز کی اجازت دیتے ہیں اور اس میں نماز حتیٰ کہ جمعہ وعیدین تک ہوتے ہیں تو اس کے مسجد ہونے میں کیا شک ہے اس میں دنیا کی باتیں ناجائز اور تمام احکام احکام مسجد۔ مسجد ہونے کے لئے زبان سے مسجد کہنا شرط نہیں نہ محراب نہ ہونا کچھ منافی مسجدیت۔ مسجد الحرام شریف میں کوئی محراب نہیں خالی زمین نماز کے لئے وقف کی جائے وہ بھی مسجد ہو جائے گی اگرچہ یہ نہ کہا ہو کہ اسے مسجد کیا اس میں محراب کہاں سے آئے گی ذخیرہ و ہندیہ و بحر و طحاوی میں ہے! رجل له ساحة لا بناء فيها امر قوما ان يصلوا فيها بجماعة فهذا على ثلثة اوجه ان امرهم يا لصلاة فيها ابدا نصا بان قال صلوا فيها ابدا او امرهم بالصلاة مطلقا ونوى الابد صارت الساحة مسجدا وان وقت الامر باليوم والشهر او السنة لا تصير مسجد لومات يورث عنه درمختار میں ہے يزول ملكه عن المسجد بالفعل ويقول جعلته مسجدا یعنی بانی کی ملک مسجد سے دو طرح زائل ہوتی ہے ایک یہ کہ زبان سے کہہ دے میں نے اسے مسجد کیا دوسرے سے یہ نہ کہے اور اس میں نماز کی اجازت بلا تحدید دے اور اس میں نماز مثل مسجد ایک بار بھی ہو جائے تو اس سے بھی مسجد ہو جائے گی معلوم ہوا کہ لفظ مسجد کہنا شرط نہیں بحر الرائق میں ہے! لا يحتاج في جعله مسجدا قوله و قفته ونحوه لان العرف جار بالاذن في الصلاة على وجه العموم والتخلية بكونه وقفا على هذه الجهة فكان كالتعبير به اسي میں ہے! بنی فی فنائہ فی الرستاق دکانا لا جل الصلاة يصلون فيه بجماعة كل وقت فله حكم المسجد اقول بلکہ اگر نماز کیلئے وقف کرے اور اس کے ساتھ صراحة مسجد ہونے کی نفی کر دے مثلاً کہے میں نے یہ زمین نماز مسلمین کے لئے وقف کی مگر اتر جمہ مسجد ہونے کو کچھ ضرور نہیں کہ زبان سے کہے میں نے اسے وقف کیا یا اور کوئی لفظ اس کے مثل (مثلاً مسجد کیا) اس کہنے کی کچھ حاجت نہیں کہ عرف جاری ہے کہ نماز کی عام اجازت دے کر زمین اپنے قبضہ سے جدا کر دینا نماز کے لئے وقف کرنا ہے تو یہ ایسا ہی ہوا جیسے زبان سے کہتا کہ اسے مسجد کیا اتر جمہ گاؤں میں اپنی پیش دروازہ کوئی چہرہ نماز کے لئے بنالیا کہ لوگ پانچوں وقت اس میں جماعت کرتے ہیں اس چہرے کے لئے مسجد کا حکم ہے۔

میں اسے مسجد نہیں کرتا یا مگر کوئی اسے مسجد نہ سمجھے جب بھی مسجد ہو جائے گی اور اس کا یہ انکار باطل کہ معنی مسجد یعنی نماز کے لئے زمین موقوف پورے ہو گئے اور مذہب صحیح پر اتنا کہتے ہی مسجد ہو گئی اب انکار مسجدیت لغو ہے کہ معنی ثابت از لفظ سے انکار یا وقف مذکور سے رجوع ہے اور وقف بعد تمامی قابل رجوع نہیں اسکی نظیر یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بی بی کی نسبت کہے میں نے اسے چھوڑا چھوڑا مگر میں طلاق نہیں دیتا کوئی اسے مطلقہ نہ سمجھے۔ طلاق تو دے چکا اب انکار سے کیا ہوتا ہے۔ ہاں اگر یوں کہتے کہ ہم یہ زمین وقف نہیں کرتے صرف اس طور پر نماز کی اجازت دیتے ہیں کہ زمین ہماری ملک رہے اور لوگ نماز پڑھیں تو البتہ نہ وقف ہوتی نہ مسجد۔ یہاں یہ بھی معلوم رہے کہ زمین مذکور جسے بالاتفاق اہل شہر نے محل نماز کیا یا تو عام زمین ملک بیت المال ہو جس میں اتفاق مسلمین بجائے حکم امام ہے یا ان کی ملک ہو یا اصل مالک بھی اس میں شامل ہو یا اس کی اجازت سے ایسا ہوا ہو یا بعد وقوع اس نے اسے جائز و نافذ کر دیا ہو۔ ورنہ اگر اہل شہر کسی شخص کی مملوک زمین بے اس کی اجازت کے نماز کے لئے وقف کر دیں اور وہ جائز نہ کرے ہرگز نہ وقف ہوگی نہ مسجد اگرچہ سب اہل شہر نے بالاتفاق یہ بھی کہ دیا کہ ہم نے اسے مسجد کیا بحر الرائق میں ہے فی الحاوی القدسی من بنی مسجدا فی ارض مملوكة له الخ فافادان من شرطه ملك الارض ولذا قال فی الخانیة لوان سلطانا اذن لقوم ان يجعلوا ارضا من اراضیا لبلدة حوانیت موقوفة علی السجدا وامرهم ان یزید وافی مسجدهم قالوا ان كانت البلدة فتحت عنوة و ذلك لا یضر بالبارة والناس ینفذ امر لسلطان فیها وان كانت فتحت صلحا لا ینفذ امر السلطان لان فی الاول تصیر ملکا للغانین فجاز امر السلطان فیها و فی

ترجمہ حاوی قدسی میں ہے جس نے اپنی مملوک زمین میں مسجد بنائی اس سے ثابت ہوا کہ مسجد ہونے کے لئے شرط ہے کہ بانی اس زمین کا مالک ہو اسی لئے فتاویٰ قاضی خان میں فرمایا کہ اگر سلطان نے لوگوں کو اجازت دی کہ شہر کی کسی زمین پر دکانیں بنائیں جو مسجد پر وقف ہوں یا حکم دیا کہ یہ زمین مسجد میں ڈال لو ملانے فرمایا اگر وہ شہر بزرگ و مشیر فتح ہوا ہے اور وہ دکانیں بنانا مسجد میں اس زمین کا شامل کر لینا راستہ تنگ نہ کرے نہ عام لوگوں کو اس میں نقصان ہو تو وہ حکم سلطان نافذ ہو جائے گا اور اگر شہر صلح سے فتح ہوا تو نہیں کہ پہلی صورت میں شہر کی زمین بیت المال کی ملک ہو گئی تو اس میں سلطان کا حکم جائز ہے اور دوسری صورت میں اصل مالکوں کی ملک رہی تو سلطانی حکم اس میں نفاذ نہ پائے گا۔

الثانی تبقی علی ملک ملاکھا فلا ینفذ امرہ فیہا رد المختار میں ہے! شرط الوقف التأبید والارض اذا كانت ملكا لِغَيْرِهِ فلما لك استردا دہایہ بیان بغرض تکمیل احکام تھا سوال سے ظاہر وہی پہلی صورت ہے تو اس کے مسجد ہونے میں شک نہیں اور اس کا ادب لازم واللہ تعالیٰ اعلم۔

عزیرہ وقف کی شرط عقلی ہے اور زمین جب دوسرے کی ملک ہو تو مالک اسے واپس لے سکتا ہے۔

بشارتِ جلیلہ

تحریر جناب حاجی اسماعیل میاں صاحب

صفاۃ النجسین صفحہ ۴ دیکھو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کا خواب نبوت کے ٹکڑوں سے ایک ٹکڑا ہے صحیح بخاری میں ابو ہریرہ اور صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں عبد اللہ بن عباس اور احمد و ابن ماجہ خزیمہ و حبان کے یہاں بسند صحیح ام کرز کعبیہ ۳ اور مسند احمد میں ۴ ام المومنین صدیقہ اور معجم کبیر طبرانی میں بسند صحیح حذیفہ ۵ بن اسید رضی اللہ عنہما سے مروی و هذا لفظ الطبرانی حضور مفيض النور ﷺ فرماتے ہیں ذهبت النبوة فلا نبوة بعدے الا البشرات الرؤيا الصالحة يراها الرجل او تری له نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہ ہوگی مگر بشارتیں وہ کیا ہیں نیک خواب کہ آدمی خود دیکھے یا اس کے لیے دیکھی جائے اسی طرح احادیث اس بارہ میں متواتر اور اس کا امر عظیم مہتمم بالشان ہونا نبی ﷺ سے متواتر ان کی تفصیل موجب تطویل اور احمد و بخاری و ترمذی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اذاری احدکم الرؤيا يحبها فانما هي من الله فليحمد الله عليها وليحدث بها غيره جب تم میں کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پیارا معلوم ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے چاہیے کہ اس پر اللہ عز و جل کی حمد بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے فقیر اللہ عز و جل و محمد رسول اللہ ﷺ کے خوف کو اپنے سامنے رکھ کر اللہ عز و جل کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ فقیر بینوا کو اس سے زیادہ کیا پیارا ہوگا میرے سردار میرے آقا مولانا عالم عالمہ محبت سنت و اہل سنت عدو بدعت و اہل بدعت حاجی احمد رضا خاں صاحب غریب خانہ پر بنفس نفیس کرم فرمائیں۔ مولانا صاحب اب اصل خواب کی صورت یہ ہے کہ فقیر کا مکان ملک کا ٹھیاوار میں موضع لالپور ہے وہاں ہمارے بڑے بزرگ میاں شیخ یونس رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ مطہر ہے اس میں مسجد ہے اب

میں کیا دیکھتا ہوں کہ جمعہ کا دن ہے اور حضور وہاں تشریف لائے ہیں بعد نماز جمعہ آپ منبر پر بیٹھ کر وعظ فرماتے ہیں اور میرے والد صاحب آپ کے سیدھے بازو کھڑے ہیں اور میں سامنے حضور کے کھڑا ہوں میرے والد صاحب کی زندگی اللہ عزوجل زیادہ کرے وہ مجھے فرماتے ہیں فرزند دیکھو یہ مولانا مولوی حاجی احمد رضا خاں صاحب بریلوی ہیں اس وقت فقیر حضور کے پاس آ کر دست و پا پر بوسہ دیا اور پاؤں مبارک کو چبی کرنے لگا آخر جب حضور وعظ ختم کر چکے بعد فقیر حضور کے سامنے تمہید ایمان سے وعظ کہنا شروع کیا اور یہ آیت کریمہ پڑھنی شروع کی اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَ نَذِيرًا لِّتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَ تَعَزَّزُوْهُ وَتُقَوِّدُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اے نبی بیشک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سنا تا تا کہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔ فقیر زار زار روتا ہے اور بیان کرتا ہے اور حضور کو میں نے اس صورت سے پایا کہ پوشاک سفید پہنے ہوئے یعنی زار وجہ سفید ہے اور سر پر ٹوپی باریک ململ کی ہے اور قد مبارک آپ کا دراز ہے اور منہ کارنگ گندمی ہے اور بدن پتلا اور سر پر بال ہیں وہ دوش تک لٹکتے ہیں اسی صورت سے فقیر غفی عنہ نے تین جمعہ تک خواب دیکھا ہے اور اسی طرح حضور وعظ فرماتے ہیں اور فقیر بھی وعظ کرتا ہے الحمد للہ فقیر نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا اور اس خواب میں یہ اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی قدم بوسی میں سال بھریا کچھ کم زیادہ رہ کر قدرے علم حاصل کروں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَشَارَتِ دَوْم

دوسرا خواب ماہ ذیقعدہ تاریخ ۲۷ روز چہار شنبہ اور شب پنجشنبہ کو فقیر بعد نماز عشا کے اپنے ورد وظیفے کے بعد اپنے مکان میں آ کر ان مسائل میں تقریظ اول مولانا علامہ شیخ صالح کمال کی لکھ کر سو گیا فجر کے وقت خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے دو دہے بڑے موٹے عمدہ کھڑے ہیں میں نے اپنی زبان سے کہا کہ ماشاء اللہ کیا مضبوط دو دہے قربانی کے لائق کھڑے ہیں چھری لی اور دونوں کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کر دیا بعد روح نکلنے

کے فقیر پوست جدا کرنے کو نزدیک کیا اتنے میں قدرت الہی سے کیا دیکھتا ہوں کہ وہ دونوں دبنے حرکت میں آئے اور کھڑے ہو گئے اور دونوں کی شکل شیر کی بن گئی اور دونوں نے میرے مارنے کا قصد کیا جب میں نے کہا تمہاری طاقت نہیں ہے کہ تم مجھے مار لو جب بڑے زور کے ساتھ حملہ میرے مارنے کا کیا اتنے میں بفضلہ تعالیٰ میرے سامنے ایک مکان عالیشان نورانی ظاہر ہوا فقیر اس مکان میں داخل ہوا اور دونوں شیر مارنے کو میرے سامنے آئے جب میں نے کہا ہرگز تم مجھے نہ مار سکو گے اور اسی وقت میں نے نماز کی نیت کی اور تکبیر تحریمہ کہی کہ اللہ اکبر یہ لفظ نکلتا تھا کہ وہ دونوں شیر ایسے غائب ہو گئے کہ معلوم نہیں آسمان کھا گیا یا زمین میں سما گئے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ بشارت سوم

عزہ محرم شریف ۱۳۳۶ھ پنجشنبہ کو خواب میں چار سو نے مجھ پر حملہ کیا مگر بفضلہ تعالیٰ کارگر نہ ہوئے اور اس خاکسار نے تین سو کو ایک مکان میں قید کر دیا اور ایک اس کی ماں باقی رہ گئی اس نے میرے مارنے کا قصد کیا آخر کار گر نہ ہوئی۔ یہ مسکین ایک مسجد میں داخل ہوا وہاں جماعت سے عصر کی نماز پڑھی بعد نماز ایک مولانا صاحب قرآن شریف پڑھتے تھے ان کے ساتھ یہ خاکسار دلائل کی منزل یوم النہیس پڑھنے لگا اور وہ دعا اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ دِیْنِکَ اللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا بِسِتْرِکَ الْجَبِیْلِ یہ ہر ایک دعا تین تین بار پڑھی بعد ختم منزل قیام میں کھڑا ہو کر ہماری شفاعت کے کرنے والے جناب پاک محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلام پڑھنا شروع کیا کچھ دیر نہ ہوئی کہ بارش بڑی زور سے برسنی شروع ہوئی بعد ختم سلام کے مسجد سے باہر آیا تو میرے والد صاحب زاد عمرہ کی ملاقات ہوئی آپ فرمانے لگے فرزند نیاز ختم دلائل تیار ہے فاتحہ پڑھ کے کھالو میں دوڑا تو میرا پاؤں پھسلا اور زانو کے بل ہو گیا کیچڑ زانو میں لگی آخر کھڑا ہو گیا اور نیاز کھائی شیری تھی بعد طعام کے مغرب کی نماز پڑھی یہ خواب عبدالمصطفیٰ ﷺ و سگ دربار حبلائی قدس سرہ العزیز و غلامان غلام العلمائے دیکھی اور بیدار ہوا اس کی تعبیر آپ بیان فرمائیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ بشارت چہارم

فقیر غنی عنہ نے خنزیروں کے واقعہ سے پہلے دیکھا کہ میں مغرب کی نماز پڑھتا ہوں اور ایک شخص کالی شکل کا میرے سامنے آیا اور میرے دونوں بازوؤں کو پکڑ کے میرا منہ قبلہ کی طرف سے پھیرتا ہے فقیر نے کہا شیطان تجھے طاقت نہیں کہ میرا منہ تو قبلہ کی طرف سے پھیر دے اس نے بہت زور کیا آخر فقیر نے اس بد شکل کو نماز سے فارغ ہو کر زمین پر گرایا اور تین موٹھے اس کے منہ پر مارے آخر کے موٹھے مارنے سے زمین پر میرا ہاتھ لگا اور آنکھ کھل گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے میں زخم ہو گیا اور خون نکلا ابھی تک یہ زخم کی نشانی ہاتھ میں باقی ہے یہ اس کی تعبیر ہوئی اور حضور کی خوشی ہو تو خوابوں کو آخر رسالہ میں چھپوا دیں مگر خداوند کریم جل جلالہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اپنی بڑائی یا تکبر کے واسطے نہیں کہتا اب خوشی حضور کی۔

الجواب: ۱۔ خَيْرٌ لَّنَا وَشَرٌّ لِّاَعْدَائِنَا خَيْرٌ تَلَقَّاهُ اَوْ شَرُّ تَوَقَّاهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ خواب بھم اللہ چاروں مبارک ہیں اللہ عزوجل دونوں جہاں میں مبارک فرمائے۔ آمین۔

خواب اول: میں یہ آیت کہ آپ نے تلاوت کی سورۃ فتح شریف کی ہے اور خواب میں اس کی کوئی آیت تلاوت کرنا دلیل فتح و ظفر و برکات دنیا و آخرت ہے دین کو انشاء اللہ تعالیٰ آپ سے مدد پہنچے گی اور آپ کو ایک دعائے مستجاب ملے گی اور تعظیم حضور پر نور سید المجاہدین ﷺ کا وعظ دلیل محبت حضور و صدق ایمان و قبول رحمٰن ہے اور رونا کہ آواز سے نہ ہو دلیل فرحت و سرور خواب دوم میں دنیوں کی قربانی بلائے عظیم سے نجات ہے فدیہ بذبح عظیم دشمنوں کا دفع ہونا ہے خوف سے امن ہے ادائے دین ہے شفاۓ مرض ہے اور ان کا شیر ہو کر حملے کے قصد اور مکان نورانی میں برکت نماز ان سے نجات دلیل ہے کہ آپ کی حمایت دین سے اعدائے دین عاجز آ کر بذریعہ حکومت کچھ ایذا رسانی کی تدبیر کریں اور رحمت امارے لئے خیر اور ہمارے دشمنوں کیلئے شر۔ خیر ہے گرم اسے پاؤں کا شر ہے جس سے تم بچائے پاؤں اور سب غمیں اللہ کو جو سارے جہاں کا پروردگار ہے۔

الہی و نور ایمان آپ کی حمایت کرے اعدا خائب و خاسر رہیں خواب سوم بالکل اس کے مشابہ ہے جو اس فقیر نے ۱۳۰۵ میں زمانہ تصنیف تجلی التقین میں دیکھا تھا اس کتاب کے آخر میں اسے پائے گا وہیں سے تعبیر آپ کو ظاہر ہوگی مولیٰ تعالیٰ آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ وہابیوں اور بد مذہبوں پر غالب و مظفر رکھے گا اور ان کے فتنے آپ کے ہاتھوں بند ہوں گے اور ان کا حملہ آپ پر نہ چلے گا عصر کی نماز سب نمازوں سے افضل ہے اور جماعت دین کی برکت اور دعا رڈ بلا اور دلائل کی منزل اللہ تعالیٰ کی رحمتیں درود دین برکتیں سلام۔ اور سلام عرض کرنا محبت و تعظیم حضور اقدس ﷺ پر دلیل ہے جو عین ایمان ہے اور بارش رحمت الہی ہے اور نیاز ختم دلائل باعث برکات ہے اور نیاز کا شیریں ہونا میٹھی مراد ہے اور دوڑنا جلدی کرنا ہے اس کے باعث پاؤں پھسلنا اور کیچر لگنا اشارہ ہے کہ جلدی نہ چاہے اس سے لغزش ہوتی ہے مثلاً جل و علا کی جگہ (ج) اور ﷺ کی جگہ لکھنا یہ بھی جلدی ہی کی باعث ہے اور لغزش ہے اور کھڑا ہو جانا لغزش کا دور ہونا ہے بہر حال خواب سراسر برکت ہے۔

ج اب چہارم میں نماز مغرب مراد پوری ہونا ہے کہ وہ انتہائی نہار پر ہے باقی خواب ظاہر ہے کہ انشاء اللہ الکریم آپ کو شیطان لعین دین حق سے نہ پھیر سکے گا مولیٰ عز و جل حق پر قائم رکھے گا۔ واللہ الحمد واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔



== کی ==
دیگر بہترین
== کتب ==

شیراز اسلام آباد اسلام آباد علامہ مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ

باطل اپنے
انہی میں

اس کتاب کا دوسرا نام ایٹم بم ہے یہ وہ کتاب ہے جس نے باطل کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دیا ہے اس کتاب کو پڑھ کر کئی بد مذہب راہ راست پر آ گئے ہیں اس کتاب میں گستاخان رسول و گستاخان صحابہ و گستاخان اہل بیت پر کاری ضرب لگائی ہے ان پر ایسے سوالات کئے گئے ہیں جن کا جواب آج تک نہیں دیا گیا یہ باطل فرقوں کے رد میں لاجواب کتاب ہے۔

بدلا کبری

اس کتاب میں غزوہ بدر بیان کیا گیا ہے نئی نسل کے ذہنوں میں جہاد کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے یہ کتاب ایک عظیم سرمایہ ہے مسلمانوں کو ان کے اسلاف کے مجاہدانہ کارناموں سے واقف کرانے کے لئے ایک عجیب کوشش ہے جہاد کی فضیلت اور ضرورت کو ذہن نشین کرانے کی سعی بلیغ ہے۔

خدا کی ہستی
کے دلائل

یہ کتاب بین الاقوامی حالات کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جو سرے سے خدا کی ہستی کے منکر ہیں اور اس جہاں کی نمود و نمائش کو زمانے کی پیداوار سمجھتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے یہ کتاب مشعل راہ بلکہ روشنی کا مینار ہے اس کتاب میں توحید باری تعالیٰ کے عقلی دلائل پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کی ہستی کے آفاقی، نفسی اور عقلی دلائل قاطعہ سائنس ہیں

کتاب التنبیہ

خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہترین فضائل اور خصائل عطا کئے ان کے علاوہ کچھ آپ کی خصوصیات ہیں آپ کے خصائص کو آٹھ اقسام پر منقسم کر کے ان پر بحث کی گئی ہے مختلف امتحانات میں معترضین کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے جن سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوا ہے اس کتاب کے پڑھنے سے قاری کے سینے میں اللہ رسول کا دریا موجزن ہوتا ہے

دین فطرت

یہ کتاب اصلاح معاشرہ کی غرض سے لکھی گئی ہے اس کتاب میں پردے کی اہمیت پر بڑا زور دیا گیا ہے کیونکہ بے پردگی اور عریانی دعوت گناہ کا موجب ہے اس کتاب میں معاشرے کے مختلف پہلوؤں پر تبصرہ کیا گیا ہے معاشرہ میں جو برائیاں پیدا ہو چکی ہیں ان کو دور کرنے کے طریقوں پر بحث کی گئی ہے

مقامِ حجہ

ارکان نماز میں سے اہم رکن حجہ ہے اکثر نمازی حجہ خلاف سنت کرتے ہیں اس کتاب میں حجہ کا صحیح طریقہ بیان کیا گیا ہے حجہ کے فوائد اور حکمتوں پر حسین تبصرہ ہے حضور ﷺ نے حجہ کیوں کرتے تھے اس میں کیا راز تھا مکمل بحث کی گئی ہے حجہ کی ابتداء اور انتہا جان کی گئی ہے ایک حجہ ہی ایسا رکن نماز ہے جو بندہ کو خدا کے قریب کر دیتا ہے پاکستان میں اسے موضوع کی بھٹی کتاب ہے

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

گزشتہ طبع

کی بے پناہ مقبولیت عوام و خواص
میں اس کتاب کی انتہائی پذیرائی

کے بعد حضرت علامہ محمد دین چشتی دامت برکاتہم کی مفردات قرآن کے
صدفی نحوی اور لغوی مباحث پر مشتمل ایک منفرد اور شاندار پیشکش

تشنگان علوم قرآن حکیم

کے لیے ایک

بیش قیمت

اور

نایاب تحفہ

گزشتہ طبع

شرح مفردات القرآن

خصوصیات

● تفسیر قرآن میں مفردات القرآن کے صدفی و نحوی اور لغوی مباحث کو
جس انداز میں یکجا کیا گیا ہے اس کی مثال کسی دوسری کتاب میں نہیں ملتی۔

● کتاب کی ترتیب میں چونکہ ترجمہ و تفسیر کے تسلیم کی بہت سی ضرورتوں کو انتہائی
جامعیت و اختصار کے ساتھ پوری کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اس لئے اس کی شہرت
اور طلب اسکی اہمیت سے پہلے ہی بہت زیادہ ہو چکی ہے۔

● مکتبہ اہل سنت و اہل حق و انصاف کے مکتبہ اہل سنت و اہل حق کے مکتبہ اہل سنت و اہل حق کے
لہذا یہ کتاب ہم باہمی ہے چنانچہ یہ سکول کالج اور یونیورسٹی اور مدارس کے ساتھ ساتھ
طلبہ کے لئے ایک نایاب تحفہ ہے۔

● اس کتاب کا کماؤ و حرا کی کتاب انتخاب بطور قرآن حکیم میں سے کیا گیا ہے۔

● کماؤ و حرا کی کتاب حکیم کی سورتوں اور انکی آیات کی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔

● کلمات تراکیب قرآن حکیم کے نحوی سیاق و سباق کو واضح کرنے کے لئے ان
سے حاصل تفہیمات و احوال کو بھی اکثر و بیشتر درج کر دیا گیا ہے۔

● کلمات قرآنیہ کے مباحث کو نو عدد کالموں کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔

● آخری کالم میں زیر بحث کلمے کا اردو زبان میں استعمال مفرد یا مرکب شکل میں
بیان کیا گیا ہے۔

مکتبہ نوریہ رضویہ

صاحب طرز ادیب، شعلہ نوا خطیب اور صدارتی ایوارڈ یافتہ سیرت نگار

فیروز محمد عظیم باری

کی آسان، مختصر، مفہوم شہرہ آفاق کتب سیرت

محمد - معلم اخلاق

شہرہ آفاق کتاب سیرت "اخلاق رسول ﷺ" کا دوسرا حصہ۔ رسول پاک ﷺ کے مزید اوصاف حمیدہ کا ذکر مجمل۔ جناب عظیم باری کے مفرد اور موثر انداز میں ثانوی کتاب سیرت ایک انتہائی خوبصورت پیشکش جس کے مطالعے کے بغیر "اخلاق رسول ﷺ" مکلف مکمل نہیں ہوتا۔ یہ کتب نئی نسل کی کردار سازی کیلئے نصاب کا درجہ رکھتی ہیں۔

اخلاق رسول

ابتدائی، بنیادی اور قاری صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب سیرت۔ دور جدید اور نسل نو کے قاضیوں کے عین مطابق۔ رسول پاک ﷺ کے اخلاقی اوصاف کا بیان، قرآن حدیث اور سنت کی روشنی میں اور بالترتیب حروف ابجد اردو میں سائنس ایڈیشن کے بعد انگلش اور متحدہ دیگر قومی زبانوں میں تراجم اسکی انتہائی مقبولیت کی روشن دلیل ہیں۔

انگریزی ترجمہ

"MUHAMMAD-THE BEST OF MUMANITY"

محمد سب سے اچھے

غلاباز، امن پسند، لڑیہ، آرکیٹیکٹ، ڈاؤن پلان سفارکار، ایڈمنسٹریٹر، مکار، مہیشت ساز، خاص، دیکھن رائٹس و محافظ ہوکن رائٹس وغیرہ۔ ان عنوانات سے ظاہر ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں ہمارے راہبر و رہنما رسول پاک ﷺ ہیں۔ جدید اصطلاحات میں آج کے اہم ترین موضوعات پر مشتمل ایک تازہ کتاب سیرت۔ اس نایاب کتاب کا انگریزی ترجمہ "BEST OF THE BEST" کے عنوان سے جناب عبد الباقی سیال ڈی سی او بکر کے قلم سے دستیاب ہے۔ جسے یورپ میں ہاتھوں ہاتھ لیا جا رہا ہے۔ اور اس کے بین الاقوامی زبانوں میں مسلسل تراجم ہو رہے ہیں۔ بلاشبہ یہ دور جدید کے قاضیوں سے ہم آہنگ انتہائی اہم اور مفید کتاب سیرت ہے۔

محبت و اطاعت رسول

بے زبان جانوروں اور بے جان چیزوں کی محبت رسول ﷺ کا بیان جو صرف اور صرف اطاعت سے اپنے عشق رسول ﷺ کا اظہار کرتی ہیں۔ دہائی کلاسیک دعوے کرنے والے انسانوں کیلئے انتہائی سبق آموز کتاب جناب عظیم باری کے پرتاخم اور عقیدت گزار قلم سے ایک مختلف مگر انتہائی دلچسپ کتاب سیرت۔ اس موضوع پر بالکل نئی اور نادر کتاب ایمان کی تازگی کیلئے انتہائی سوزوں۔

ادب رسول پاک

اس دور میں کہ جب ہر کس نامکس کو دعویٰ عشق رسول ﷺ ہے۔ سارے زمانے کو ادب و احترام رسول ﷺ سے آگاہ کرنے کی مبارک کاوش، اس اہم ترین موضوع پر شاید پہلے سے ایسی کتاب موجود نہیں اسلئے اس کا مطالعہ ہر مسلمان پر فرض ہے اور ہر گھر میں موجود ہونا لازمی ہے (در طبع)

مکتبہ انوارِ اسلامیہ، گزٹڈ پبلشرز، لاہور

041-628048

ہماری مطبوعات



مکتبہ اہل سنت و جماعت بلکرا کے فیصل آباد